



اسلامی فتوحات کی عہدِ بہار سے تائید

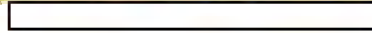
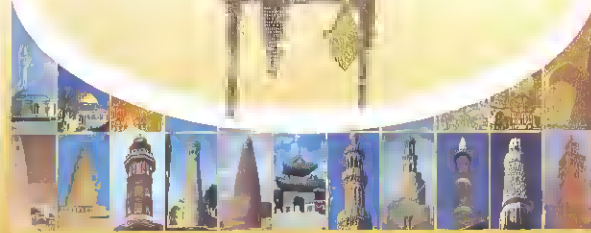
اسلامی فتوحات اسلامیہ

معارفِ اسلامی نے خلافتِ عثمانیہ کے فروغ تک وسط ایشیائے مرکزی و ایشیائے وسط اور وسط ایشیائے جنوب

دارالاسلام
کتاب خانہ اسلامیہ



تائید احمد عادل کمال
ترجمہ و تفسیر عثمانی



اپنی تاریخ سے نا آشنا قومیں اپنے جغرافیے سے بھی نا آشنا و حیثیتی میں

خطاب بہ جوانان اسلام
علامہ اقبال

کبھی اسے لو جوں مسلم! حذر بھی کیا تو نے؟ وہ کیا گردوں تھا، ٹو جس کا ہے اک ٹوٹا ہوا تارا؟
بچے اُس قوم نے پالا ہے آغوشِ محبت میں کچل ڈالا تھا جس نے پاؤں میں تاجِ سردار
تمدنِ آفریں، خلاقِ آئینِ جہاں داری وہ صحرائے عرب، یعنی شہزادوں کا گہوارا
ماںِ الفتورِ فکری کا رہا شانِ امارت میں بہ آب و رنگ و خال و خط چہ حاجتِ رُکے زیبارا
گدائی میں بھی وہ اللہ والے تھے غیور اتنے کہ شمع کو گدھا کے ڈر سے بے بیش کا نہ تھا پارا
غرض میں کیا کہوں تھ سے کہ وہ صحرائیں کیا تھے جہاں گیر، جہاں دار و جہاں بان و جہاں آرا
اگر چاہوں تو ہنسی کھینچ کر الفاظ میں رکھ دوں مگر تیرے عقلی سے فزوں تر ہے وہ نظارا
بچے آباء سے اپنے کوئی نسبت نہ نہیں سکتی کہ تو گفتار، وہ کردار، تو ثابت، وہ سیارا
مکتا دی ہم نے جو اسلاف سے میراثِ پاکِ قبی نہیں دینا کے آئینِ مسلم سے کوئی چارا
مگر وہ علم کے موتی، کتابیں اپنے آباء کی جو دیکھیں ان کو یورپ میں تو دل ہوتا ہے سیارا
(آئینِ دہ)





اسلامی فتوحات کی عہد بہ عہد سہری تاریخ

اسلامی فتوحات اسلامیہ

خلافتِ صدیقی سے خلافتِ عثمانیہ کے عروج و کچل، طرابلس سے کراچی، اندلس اور وسطی ایشیاء تک

■ 150 تصاویر، 160 صفحات ■ تاریخی تصاویر کی 300 لاپتہ تصاویر ■ گورنمنٹ سے آرہے

ترجمہ و اشعار: شمس قاری

دارالسلام



کتاب خانہ کی طرف سے جاری ہے

رقم الإيداع: ١٤٣٨/٦٧٥٣
تملك: ٢-٤-١٤٣٨-١٩٧٦-٩٧٨



اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے

انتساب

ہر اُس مسلمان مرد اور عورت کے نام جو اس پُر فتن دور میں، دنیا کے کسی بھی خطے میں، اسلاف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اسلام کی سر بلندی اور امت مسلمہ کی ”نشاۃ ثانیہ“ اور عظمتِ رفیعہ کی بحالی کا عظیم الشان فریضہ سر انجام دے رہا ہے۔

مضامین

مضامین کتاب

23	مضامین کتاب
31	مضامین کتاب
39	مضامین کتاب
43	مضامین کتاب
48	مضامین کتاب
49	مضامین کتاب
50	مضامین کتاب
52	مضامین کتاب
52	مضامین کتاب
53	مضامین کتاب
54	مضامین کتاب
55	مضامین کتاب
56	مضامین کتاب
57	مضامین کتاب
58	مضامین کتاب
59	مضامین کتاب
60	مضامین کتاب
61	مضامین کتاب

مضامین کتاب

1. عرب کی مہجور دیہاتیں

مضامین کتاب

مضامین کتاب

مضامین کتاب

مضامین کتاب

مضامین کتاب

مضامین کتاب

مضامین کتاب

مضامین کتاب

مضامین کتاب

صفحہ	عنوانات کتاب	نقشہ	عنوانات حواشی
62	عاب سوم بزمہ شامے عرب: عراقی، کتیز اور اوردم کی تشکیل		
62	1 عاب کا اعلیٰ نظریہ	2۔ بزمہ شامے عرب کی باقی تقسیم	1 " چا " " عجب " " قریب " " قریب
63	عراقی عرب کا اعلیٰ نظریہ		
64	2 کتیز اوردم کی تشکیل		" بحرین " " رسولیہ " " کتیز اوردم کی تشکیل
65	کتیز اوردم کے مذہب کے لیے کتیز والے نظر		
66	3۔ کتیز اوردم کی تشکیل		
67	کتیز اوردم کے مقامی نگہوں کے نتائج		" کرمان " " کرمان
68	3۔ بزمہ شامے عرب کی باقی تشکیل		" ۱۲۰ " " بزمہ شامے
69	جو کتیز اوردم کے بزمہ شامے کی تشکیل (کچھ ۱۰)		
70	بزمہ شامے اوردم کے بزمہ شامے کی تشکیل (کچھ ۲)		
72	4۔ عراق (جدید نقشہ)		
73	عاب اول توحید کا پرچار (علاقہ راندہ)		
73	1 عراقی چاند کی شکل عراق کا اعلیٰ نظریہ		" درہم کے نقشہ " " درہم کے نقشہ
74	5۔ درہم اور درہم کی تشکیل		
75	6۔ درہم کی تشکیل		
76	7۔ درہم اور درہم کے نقشہ کی تشکیل		" فرست کی تشکیل " " اپنا
77	8۔ درہم اور درہم کے نقشہ کی تشکیل		" کتیز " " کتیز
78	9۔ درہم اور درہم کے نقشہ کی تشکیل		" کتیز " " کتیز
79	10۔ درہم اور درہم کے نقشہ کی تشکیل		" کتیز " " کتیز
80	11۔ درہم اور درہم کے نقشہ کی تشکیل		" کتیز " " کتیز
81	12۔ درہم اور درہم کے نقشہ کی تشکیل		" کتیز " " کتیز
82	13۔ درہم اور درہم کے نقشہ کی تشکیل		" کتیز " " کتیز
83	14۔ درہم اور درہم کے نقشہ کی تشکیل		" کتیز " " کتیز

صفحہ	عنوان اسناد حوالہ	توضیح	عنوان کتاب
84		<u>14</u> شہداء و اہل بیت	
		<u>15</u> سرسبز و خوش	
85	» اُرشاب	<u>16</u> معرکہ شمشاد	جنگ شمشاد
			نبی و اہل بیت کے معرکے
86		<u>17</u> مئی اور فرانس کے معرکے	معرکہ فرانس
			خاندان دہلی کا عراق سے تعلق
67		<u>18</u> خاندان عراق سے تعلق	
88			2 خاندان دہلی کے عراق سے تعلق
89	» محسن افسر	<u>19</u> عراق میں خاندان کے معرکے	
90	» اہم چوہان سمرقند کی جنگ		3 معرکہ خیر
91		<u>20</u> جنگ خیر	
92		<u>21</u> معرکہ برب (1 اور 2)	
93	» ابراہیم » بنگلہ	<u>22</u> معرکہ برب (3)	4 معرکہ برب
94		<u>23</u> معرکہ برب (4)	
95		<u>24</u> معرکہ برب (6)	
96		<u>25</u> معرکہ برب (6)	
97		<u>26</u> سونے کی جنگ کی بظاہر	
98	» سواد	<u>27</u> سونے کی جنگ کی دعا	
99	» کربلا » مصلحین » فتنہ		معرکہ برب، حکماء اور خاندان
100	» خاندان		
101		<u>28</u> اہل بیت کے لئے عراق اور "بھوکہ"	
		عراق اور بھوکہ (خلافت راشدہ میں)	
102		<u>29</u> کربلا کے لئے دعا	
103		<u>30</u> خاندان کی فادہ برداری	
104		<u>31</u> مصلحین پر اسلامی جنگ 32، رحم و سہولت	
105			دست دوم
105	» ابراہیم		کا دہلی اور عراق کے لیے کربلا کے معرکے
106		<u>33</u> کربلا	1 جنگ کربلا
			اسلامی فتنہ کا دہلی میں شامل خاندان
			اسلامی فتنہ کا دہلی میں شامل خاندان
107	» کربلا » فتنہ » شہداء	<u>34</u> معرکہ برب کے لئے جنگ سے پہلے	

صفحہ	عنوان کتاب	تفصیل	عنوان کتاب
108	عنوان کتاب	35۔ فقہ رحمہ اللہ کی 9 ویں آہ	اسلامی اہل فطرت و سیر کے اہل سنت اور ان کے محافظ
109		36۔ میدان 15، سید کریم 37، چاند ہادیانی ہجوم	
110		38۔ احمد انیل کے قلم میں	پسلاؤں، آرامات
111		39۔ مہمن کا جامہ پہننا، 40۔ ایم ابرار	
112		41۔ ایم فخرات، 42۔ ایم فاس	
113		43۔ بچے کا عمل، 44۔ چاندوں کی چاندی	
114		45۔ رحمہ اللہ کی اور چاندوں اور چاندوں کا قرار	دور اور ان آثارات
115		46۔ محرم کے قادیان کے بعد خیر کا لقب	نمبروں اور ان آثارات
116		47۔ خیر کا لقب	چند ناموں پر ان آثارات
117		48۔ خیر کا لقب	3۔ محرم کے قادیان کے نام پہلے
118		49۔ خیر کا لقب	2۔ ذریعہ کا، پانی
119		50۔ خیر کا لقب	4۔ کا ہیرو سے ہادیان تک
120		51۔ خیر کا لقب	
121		52۔ خیر کا لقب	5۔ حذر دہائی
122		53۔ خیر کا لقب	بہر سیر کی فتح
123		54۔ خیر کا لقب	مسلمانوں کو چاہئے کہ کرتے ہیں
125		55۔ خیر کا لقب	ایمان سیر کی کاغذ
126		56۔ خیر کا لقب	دوبہ سوچ
127		57۔ خیر کا لقب	مسلمانوں کا دائرہ میں داخل ہونے ہیں
128		58۔ خیر کا لقب	1۔ محرم کے چاند
129		59۔ خیر کا لقب	اہل فاس کا کیا علاج
130		60۔ خیر کا لقب	بہر سیر کی فتح کی کتاب
131		61۔ خیر کا لقب	موتور چاند
		62۔ خیر کا لقب	موتور چاند
		63۔ خیر کا لقب	چاند کے اور کوئی کو حالت
		64۔ خیر کا لقب	
		65۔ خیر کا لقب	
		66۔ خیر کا لقب	
		67۔ خیر کا لقب	
		68۔ خیر کا لقب	
		69۔ خیر کا لقب	
		70۔ خیر کا لقب	
		71۔ خیر کا لقب	
		72۔ خیر کا لقب	
		73۔ خیر کا لقب	
		74۔ خیر کا لقب	
		75۔ خیر کا لقب	
		76۔ خیر کا لقب	
		77۔ خیر کا لقب	
		78۔ خیر کا لقب	
		79۔ خیر کا لقب	
		80۔ خیر کا لقب	
		81۔ خیر کا لقب	
		82۔ خیر کا لقب	
		83۔ خیر کا لقب	
		84۔ خیر کا لقب	
		85۔ خیر کا لقب	
		86۔ خیر کا لقب	
		87۔ خیر کا لقب	
		88۔ خیر کا لقب	
		89۔ خیر کا لقب	
		90۔ خیر کا لقب	
		91۔ خیر کا لقب	
		92۔ خیر کا لقب	
		93۔ خیر کا لقب	
		94۔ خیر کا لقب	
		95۔ خیر کا لقب	
		96۔ خیر کا لقب	
		97۔ خیر کا لقب	
		98۔ خیر کا لقب	
		99۔ خیر کا لقب	
		100۔ خیر کا لقب	

صفحہ نمبر	عنوان کتاب	نقشہ	عنوان کتاب	صفحہ نمبر
132	2	عنوان کتاب	عنوان کتاب	صفحہ نمبر
133	2	عنوان کتاب	عنوان کتاب	صفحہ نمبر
134	2	عنوان کتاب	عنوان کتاب	صفحہ نمبر
135	2	عنوان کتاب	عنوان کتاب	صفحہ نمبر
136	2	عنوان کتاب	عنوان کتاب	صفحہ نمبر
138	2	عنوان کتاب	عنوان کتاب	صفحہ نمبر
138	2	عنوان کتاب	عنوان کتاب	صفحہ نمبر
139	2	عنوان کتاب	عنوان کتاب	صفحہ نمبر
140	2	عنوان کتاب	عنوان کتاب	صفحہ نمبر
141	2	عنوان کتاب	عنوان کتاب	صفحہ نمبر
142	2	عنوان کتاب	عنوان کتاب	صفحہ نمبر
143	2	عنوان کتاب	عنوان کتاب	صفحہ نمبر
144	2	عنوان کتاب	عنوان کتاب	صفحہ نمبر
145	2	عنوان کتاب	عنوان کتاب	صفحہ نمبر
147	2	عنوان کتاب	عنوان کتاب	صفحہ نمبر
148	2	عنوان کتاب	عنوان کتاب	صفحہ نمبر
149	2	عنوان کتاب	عنوان کتاب	صفحہ نمبر
150	2	عنوان کتاب	عنوان کتاب	صفحہ نمبر
151	2	عنوان کتاب	عنوان کتاب	صفحہ نمبر
152	2	عنوان کتاب	عنوان کتاب	صفحہ نمبر
153	2	عنوان کتاب	عنوان کتاب	صفحہ نمبر
154	2	عنوان کتاب	عنوان کتاب	صفحہ نمبر

صفحہ	موضوعات کتاب	نقشہ	موضوعات کتاب
155	» شرابان	54	آرمینیا اور آذربائیجان کی کتابیات
156	» چارچٹا		
157	» جمیل دامن » کچھڑا سوو		
159	» ماوراء النہر » کردستان » پافوز		6
	» ترمین		
	» زرخ زادوہ خواف۔ اسطوئین، ارمینیا اور اوشیر		
160	» چگون » زرخ » ہست		
	» کابل » بکیر		
161	» بخارا » مقد		
	» سرکرد		
162	» کاش » طبرستان (کاشستان)		
	» پنجیس » اٹل		
163	» غورام (گندا) » طالقان » نصف		
164	» شاش » فرغانہ » کچر		
	» کاشان » کاشغر		
166			
			نام پانچم
			شام قسطنطین کی فتح
166			1
168		85	شام و لبنان (مہدی)
169		86	اردان و قسطنطنیہ (مہدی)
170	» اردان » حمص » بقاء		2
171	» دمشق		
172	» لبنان » جوبہ » جرات		
	» اسکندرون		
173	» بحیرہ کرم » اظاکیر » دریائے نیل		
	» عکا » حیفا		
174	» دریائے اردان » بحیرہ مردار » بلرچہ		
175	» فرود کوزہ		
176		87	جنگ مذت
177	» قسطنطنیہ، افریقہ، بحرہ رومین	88	عرب و رومان کی فتح
178			
179	» شام » افریقہ، بحرہ رومین کے آئینے میں		مسلمانوں کی توجہ
180	» افریقہ » قسطنطنیہ (قسطنطین) » دست برد		رومیان کی توجہ

صفحہ	موضوعات کتاب	نقشہ	موضوعات کتاب
181	» بحیرہ قدیم		
182	» اُچڑا زین » باقلا (کلیا بیب)		فتح شام کے واقعات
183		» مسلمانوں کی شام پر فکرتی	
184		» اسلامی مسلمانوں کے عداوتیں	
185	» شرح المکر » نیربان		
186	» نہ تر (پاکیرا) » خردان » جہنم		
187	» طرہ (مانات) »		
188	» ملب » تول » درعا (اورعات) »		ماریوں کی سب سے بڑی لغات
189	» پکس » حسنس » دیاؤب »		
	» صیاد »		
	» فرق » خلیل » منڈیلچ (ماسرو) »		
	» لذ » ہنس » گلووس »		
	» جہنم جہنم » رنج »		
190	» بہت لمبوں میں صہاقتی کی نثر » پتھرین		
192		» 21. شام کی جنگوں سے پہلے اسلامی فتح کی کارروائیوں	
193	» صفر		3. مصر، ایتھوپیا
194		» 22. مصر کا ایتھوپیا (1)	
195		» 23. مصر کا ایتھوپیا (2)	
196		» 24. مصر کا ایتھوپیا (3)	
197		» 25. مصر کا مشرق	
198		» 26. اسلامی مسلمانوں کی فتح کی طرف سے فتح	
199	» چاند تھری		4. مصر کی فتح ویتان
200		» 27. رومیوں کی ویتان آہ	
201		» مصر کی فتح ویتان (1 اور 2)	
202		» مصر کی فتح ویتان (3 اور 4)	
203		» مصر کی فتح ویتان (5 اور 6)	
204		» مصر کی فتح ویتان (7)	
205		» 85. فتح کے وقت ویتان اور اس کے رہائے	
206		» 86. ویتان کا عاصرو اور فتح	
207			5. مصر کی رومیوں
208		» 87. مصر کی رومیوں کی فتح ویتان	

صفحہ	ضمائم و حواشی	تعداد
209	معمر بن الحارث بن ابی سفیان (2)	96
210	معمر بن الحارث بن ابی سفیان (3 اور 4)	90-99
211	معمر بن الحارث بن ابی سفیان (5 اور 6)	92-91
213	معمر بن الحارث بن ابی سفیان (7)	93
214	معمر بن الحارث بن ابی سفیان (8 اور 9)	94
215	معمر بن الحارث بن ابی سفیان (10 اور 11)	95
216	معمر بن الحارث بن ابی سفیان (12 اور 13)	96
217	معمر بن الحارث بن ابی سفیان (14 اور 15)	97
218	معمر بن الحارث بن ابی سفیان (16 اور 17)	98
219	معمر بن الحارث بن ابی سفیان (18 اور 19)	99
220	معمر بن الحارث بن ابی سفیان (20 اور 21)	100
221	معمر بن الحارث بن ابی سفیان (22 اور 23)	101
222	معمر بن الحارث بن ابی سفیان (24 اور 25)	102
223	معمر بن الحارث بن ابی سفیان (26 اور 27)	103
224	معمر بن الحارث بن ابی سفیان (28 اور 29)	104
225	معمر بن الحارث بن ابی سفیان (30 اور 31)	105
226	معمر بن الحارث بن ابی سفیان (32 اور 33)	106
227	معمر بن الحارث بن ابی سفیان (34 اور 35)	107
228	معمر بن الحارث بن ابی سفیان (36 اور 37)	108
229	معمر بن الحارث بن ابی سفیان (38 اور 39)	109
230	معمر بن الحارث بن ابی سفیان (40 اور 41)	110
231	معمر بن الحارث بن ابی سفیان (42 اور 43)	111
232	معمر بن الحارث بن ابی سفیان (44 اور 45)	112
233	معمر بن الحارث بن ابی سفیان (46 اور 47)	113
234	معمر بن الحارث بن ابی سفیان (48 اور 49)	114
235	معمر بن الحارث بن ابی سفیان (50 اور 51)	115
236	معمر بن الحارث بن ابی سفیان (52 اور 53)	116
237	معمر بن الحارث بن ابی سفیان (54 اور 55)	117
238	معمر بن الحارث بن ابی سفیان (56 اور 57)	118

صفحہ	عنوانات حوالہ	نوع	عنوانات کتاب
239	» دکنور » دمسس		7 فتح اسکندر
240	» قسطنطنیہ » شیخ میرالمومنین		
242		107 لیبیا (ج ۱)	
243			باب اول فوجیات اسلامیکا دور امر صلیب (۱۰ویں صدی اسلامی دور)
244	» یروشلم » فلان » زولج		1 نوب (لیبیا) اور صلیب کی فوج حاکمات طارث
245	» طرابلس الغرب	108 یروشلم اور طرابلس کی فوجیات	2 طرابلس
246	» بمرث » صیرات » دذیان	109 طرابلس، ایجوڈا اور مراکش (ج ۱)	3 طرابلس، ایجوڈا اور مراکش کی فوج
247			
248	» منجہ » منجہ » نوج	110 طرابلس کی فوج	طیب بن یحییٰ بن یحییٰ کی شہادت
249	» قیصر دین، صلیب، رسول کا آوارہ رہنما	111 ایجوڈا اور مراکش کی فوج	فرمانچہ کی بغاوت اور مراکش کی از سر نو فوج
250	» کزارست » فرطانہ لار طارث	112 مراکش کی فوج	باب ۱۱۲ اندرس (انگلیز) کی فوج
251	» مراکش » العرب		1 فوج اندرس، بائیس، صلیب
252	» جنگ جودا		
253	» مرقی بن سیر		
254			2 طارق بن زیاد کی بغاوت
254	» انکین » سہد	113 دارائی، کھلی، جنگ	
	» گنچند » علی بن ابی طالب		
255			
256	» خلیفہ المظفر (جزیرہ)		
257			
258	» جزیرہ المظفر		
259	» فرط، اسلامی اندرس کا بیرونی مسلمانوں کے قتل		
260	» دارائی، کھلی، کھلی		
261	» بیات، بیاتی اور طارق کا ایمان لڑو کھلی		
	» مہمان، فرط		
262	» انجیلج » اندر		
263	» باخند » دارائی، اندر » دارائی، اندر		

صفحہ	عنوانات کتاب	نقشہ	عنوانات کتاب
264	3 مولدات کی کتاب	114 فتح انور	3 مولدات کی کتاب
265			
266			
267			
268			
269			
270		115 سندھ اور سوات کی فتح	
271			
271			
272			
273			
274			
274			
275			
276			
277		116 کچھو کچھو کی جنگ	
279		117 کچھو کچھو کی جنگ	
280		118 کچھو کچھو کی جنگ	
281			
282			
283			
284			
285			
286			
287			
288		120 سبکی (سبکی) کی فتح	

صفحہ	عنوانات کتاب	نقشہ	عنوانات حوالہ
289	اسد کن فرانس کا مسلمہ		» چنگیز: اسلامی تہذیب کا گہوارہ
290			» خسرو
291	پارسی کی فتح		» محمد بن ابی بکر ادریسی
292	فتح نصر پورہ		» خسرو = گلشن ابداد
293	سرفروں (سیر آریز) کی فتح		» مسیح = طاعت (تاریخ)
294	نورینا (طبرستان) کی فتح		» قوط
295		121 رقبہ سیاح	
296	مسند و پادشہ، سر (تاریخ) کی فتح		
297	شیرجہا (طبرستان) کی دوسرا فتح		
298	رومیوں کا تاج کی فتح		
299	امور کو بنی اللہ کی فتح		» آئی کے اندر مسلم ریاست = تاریخی اور تاریک
300	مظفر سلطانوں کے ہاتھ سے گلشن		» پانچ = جزائر پاک
301	6. پانچ، جزائر پاک، اور سارا جزائر کی کیمات		» امیر عبد اللہ جنگ طلب = سارا جزائر
302	جزائر پاک		» کچھ زعفران
303		122 پانچ کی فتح 123 فتح سپہ سالار	
304		124 سارا جزائر اور تلو کی فتح	» دہلی = چھ = آئی کے پہلا اسلامی مسلمہ
306			» قرمانی
307		125 ترک (پہچ)	
307	باب اول،		» دربار کے قریب = کچھ زعفران
308	مسلحہ، طاہر کے سپہ سالاروں کی فتح		» ترکستان
309	1. جاتی ترکوں کی اور تلو، آریز، دلائی		» شہزادہ = فوج = عا دلدین کی فتح
310	ہاتھ میں شہزادوں کی پہلا فتح		» تاریخی جنگ = زعفران اور کیمادول
311			» کچھ شہر = کچھ = کچھ
312	2. حاکم اول، اور تلو حاکم کا آغاز		» قزوین، حصار = کچھ زعفران = کچھ زعفران
	حاکم تلو، قزوین، حصار پر فتح		» ازمیت = کچھ = کُرس = کُلی شہر

	عہدات کا سلسلہ	۱۲۵
313	سلطنت عثمانیہ کی وسعت	۱۲۶
314	یورپ (جدید)	۱۲۷
315	قریبی	۱۲۸
316	مطالعہ عالم	۱۲۹
317	دور	۱۳۰
318	مقدمہ	۱۳۱
319	جہاد	۱۳۲
320	سربل	۱۳۳
321	یروشلم	۱۳۴
322	دعائے سرخ	۱۳۵
323	کود	۱۳۶
324	مراور	۱۳۷
325	یروشلم	۱۳۸
326	سربل	۱۳۹
327	سلطنت عثمانیہ کی وسعت	۱۴۰
328	یروشلم	۱۴۱
329	سلطنت عثمانیہ کی وسعت	۱۴۲
330	سلطنت عثمانیہ کی وسعت	۱۴۳
331	سلطنت عثمانیہ کی وسعت	۱۴۴
332	سلطنت عثمانیہ کی وسعت	۱۴۵
333	سلطنت عثمانیہ کی وسعت	۱۴۶
334	سلطنت عثمانیہ کی وسعت	۱۴۷
335	سلطنت عثمانیہ کی وسعت	۱۴۸
336	سلطنت عثمانیہ کی وسعت	۱۴۹

صفحہ	عنوانات کتاب	نقشہ	عنوانات اضافی
337	۱۳۳ (الہامیہ) (ج ۱)		
338	۱۳۴ قسطنطنیہ اور باکس کا دستور		
339	۱۳۵ قسطنطنیہ		
340	۱۳۶ قسطنطنیہ کی تاریخ		
341	۱۳۷ قسطنطنیہ کی تاریخ		
342	۱۳۸ قسطنطنیہ کی تاریخ		
343	۱۳۹ قسطنطنیہ کی تاریخ		
344	۱۴۰ قسطنطنیہ کی تاریخ		
345	۱۴۱ قسطنطنیہ کی تاریخ		
346	۱۴۲ قسطنطنیہ کی تاریخ		
348	۱۴۳ قسطنطنیہ کی تاریخ		
350	۱۴۴ قسطنطنیہ کی تاریخ		
351	۱۴۵ قسطنطنیہ کی تاریخ		
352	۱۴۶ قسطنطنیہ کی تاریخ		
353	۱۴۷ قسطنطنیہ کی تاریخ		
354	۱۴۸ قسطنطنیہ کی تاریخ		
355	۱۴۹ قسطنطنیہ کی تاریخ		
356	۱۵۰ قسطنطنیہ کی تاریخ		
357	۱۵۱ قسطنطنیہ کی تاریخ		
358	۱۵۲ قسطنطنیہ کی تاریخ		
359	۱۵۳ قسطنطنیہ کی تاریخ		
360	۱۵۴ قسطنطنیہ کی تاریخ		
361	۱۵۵ قسطنطنیہ کی تاریخ		
362	۱۵۶ قسطنطنیہ کی تاریخ		

صفحہ	تقریب	عنوانات و مآخذ
363		== سلاویجا == لیسویا == کروشیا
364		== لیچانو == ڈراڈو
364		
365	1338	سلطنت عثمانیہ مسلم اہل کی تخت نشینی کے وقت
366		== شہر یز == مغربی سلطنت
367	1339	ایشیا 1520ء میں
368		== پالادیاں == فاروس
369		== مریتہ واقع
370		== صلیبیہ
371		== طلائعہ کی مجموعی تعداد
372	1440	سلطنت عثمانیہ مسلم اہل کی وفات کے وقت
373		== عثمانی شہر کی ادنیٰ تالی کی نگارست
374		== عباسیہ روض == عثمانی شہر کی دروازہ است
		== جنگہ سو پاس
375		== علیہ جہا == چارلس پنجم
376		== افسر ا == یڈا
377	1441	برہنہ سلطان اعظم کی وفات کے وقت
378	1442	مردہ طائف کے قبرستان کی طویل کی دریافت
379		== الجوزہ == یازہ و ساروہ چانوی سلیمان
380		== اترانز == کیردوان پاشا == چارلس پنجم
		== مظالم
381	1443	براعظم افریقہ 1506ء میں
382	1444	پارہ و ساروہ کی کمری مہمات
383		== قرمانان و قرمانان == صاردو مان
384	1445	عثمانی سلطنت مسلم اہل کے قبرستان
385		== قرمانیہ عثمانیہ کی قبرستان پر بطار
386		== گراڈکی == چارلین و ساروہ مان و ساروہ
		== ہیکا == زورک

عثمانیہ کتاب

فتح سلطان و عثمانیہ

باب چہارم:

سلطنت عثمانیہ و عثمانیہ

1 سلطان مسلم اہل اور لغات شرقیہ

1338

سلطنت عثمانیہ مسلم اہل کی تخت نشینی کے وقت

== شہر یز == مغربی سلطنت

1339

ایشیا 1520ء میں

== پالادیاں == فاروس

سلطان مسلم اور عثمانیہ کی عثمانیہ

(مصر میں عثمانیہ)

2 تمام افسر اور عثمانیہ کی عثمانیہ

چارلین و ساروہ چانوی سلیمان

3 سلطان مسلمان تالی اور اس کی وفات

فتح سلطان

روض اور عثمانیہ کی فتح

فتح سو پاس کے بعد کی عثمانیہ مہمات

1441

برہنہ سلطان اعظم کی وفات کے وقت

1442

مردہ طائف کے قبرستان کی طویل کی دریافت

4 عرب اور نجد العربیہ پارہ و ساروہ کی کمری مہمات

1443

براعظم افریقہ 1506ء میں

1444

پارہ و ساروہ کی کمری مہمات

1445

عثمانی سلطنت مسلم اہل کے قبرستان

فتح قبرس

فتح سیکو

387	عنوانات عوامی	عنوانات کتاب
388	== دس == اعراب العربی == اعراب مصری	سلطان مراد کا ایک کتاب تجارت
389		سلطنت قاسم علی سلطان مراد کی
390	== ایزو == مہاسب	ولایت عثمانی کی عثمانی اور مشرقی قریب
391		میں توسیع
392	== ملکہ اوجیز ہول کا مورخات کے نام کا مکتبہ	
393		اور پھر سلطنت عثمانیہ کے 1520ء تک
394		1460 قریب سلطنت عثمانیہ 1520ء تک
395		150 قریب سلطنت عثمانیہ (1520ء تا 1639ء)
396	== سلطنت عثمانیہ زوال اور اختتام	
400		تو زمانہ کا شمار ہے (نہیں)
400		تو زمانہ اسلامیا کیسے کہیں
401		غارت اور زخم اور امونی و عیسیٰ کی دور کے
414		تاریخی واقعات
420		سلطنت عثمانیہ کے تاریخی واقعات
420		باب اول۔
420		مسلم عثمانیہ کے مشاہیر (تاریخی خاکے)
421		تاریخ دین دلیہ خانہ
421		جنگی مسلمانین
422		مشرکین کے دلیہ خانہ
424		خاندان اسلام اور قریب کے ہیں
426		یکے تا دس میں تجارت
426		فتح میں شرکت
426		فتح عرق میں شرکت
426		فتح تمام میں شرکت
426		خاندان دلیہ خانہ کے مسرے
430		واقعہ میں تحریر دلیہ خانہ
430		تو زمانہ میں فتح خانہ کے مسرے کا زمانہ
438		مفتی ابن حارثہ شریفی خانہ
438		سعد زانیہ خانہ
438		قول اسلام اور تجارت مراد میں شرکت

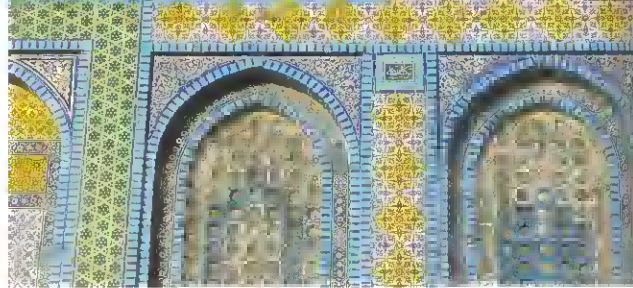
صفحہ	مواضع و اشارات	تفصیل	مواضع کتاب
438			خبر عروسی کا پہلا سال
440	■ غنیمت		عروسی کی ذمہ داری کے بعد
441			عروسی کی ذمہ داری کے بعد
			عروسی کی ذمہ داری کے بعد
442	■ واقعہ (یا فوج)		عروسی کی ذمہ داری کے بعد
444	■ اسکاٹ لینڈ میں عروسی کی عمارت اور ان کی آبادی		عروسی کی ذمہ داری کے بعد
446			عروسی کی ذمہ داری کے بعد
450			عروسی کی ذمہ داری کے بعد
456			عروسی کی ذمہ داری کے بعد
459	■ کیمپور اور وٹل	191 عروسی کی ذمہ داری کے بعد	عروسی کی ذمہ داری کے بعد
461			عروسی کی ذمہ داری کے بعد
			عروسی کی ذمہ داری کے بعد
462			عروسی کی ذمہ داری کے بعد
463			عروسی کی ذمہ داری کے بعد
464			عروسی کی ذمہ داری کے بعد
465	■ افریقی و سیم اور سرب		عروسی کی ذمہ داری کے بعد
466			عروسی کی ذمہ داری کے بعد
468			عروسی کی ذمہ داری کے بعد
469			عروسی کی ذمہ داری کے بعد
471	■ خوش (سیر)		عروسی کی ذمہ داری کے بعد
472			عروسی کی ذمہ داری کے بعد
473			عروسی کی ذمہ داری کے بعد

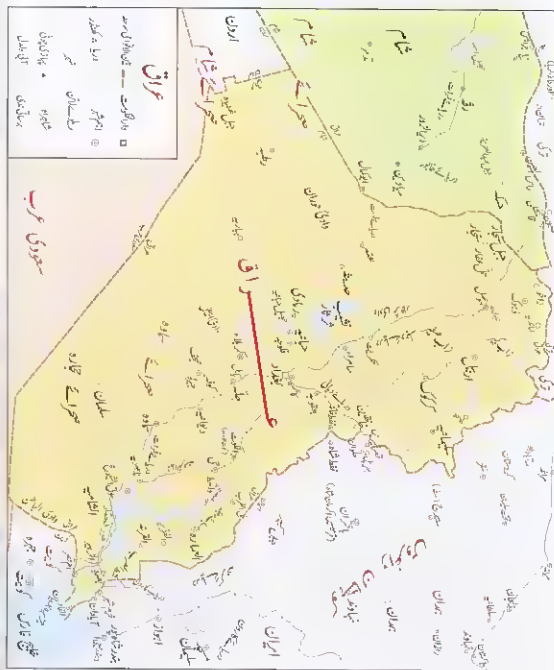
صفحہ	عنوانات حواشی	تقریب	عنوانات کتاب
474	■ کرنگوری کا فنر		انٹرویو بے خبری
475	■ اپرلینٹی سلطنت		نظروں کی پادری اور لفظ اسلام کی جانچ
477			پرتل راول
478	■ فیصلہ کر سکتی		فیصلہ مردم کی کال پانچ آئی ٹی
479			فلسفہ میں مصر پر ایرانی قبضہ
480			سرکاری کا فورور اور پرتل کی جال
481			پرتل ایرانی دارالحکومت میں
482			اسلامی آئینہ عارف اور روس کی پانچ آئی
			پرتل اور اس کی اواز دیکھ انعام
			پرتل پرتل پرتل کا قاتل
			پرتل کی کورائی کا قاتل
	■ سائنس پرتل		سائنس
483	■ پانچ		سائنس پرتل کے ایک سبب پرتل
484	■ سائنس پرتل		سائنس پرتل کے ایک سبب پرتل
485			سائنس پرتل کے ایک سبب پرتل
487			سائنس پرتل کے ایک سبب پرتل
488	■ عربی سائنس		سائنس پرتل کے ایک سبب پرتل
489			سائنس پرتل کے ایک سبب پرتل
490			سائنس پرتل کے ایک سبب پرتل

حصہ دوم

عہد صدیقی سے عہد فاروقی و عثمانی تک

- باب اول فتوحات کا پہلا مرحلہ (خلافت راشدہ)
- باب دوم کادس اور مدائن کے قبیلہ کن مصر کے
- باب سوم مسلمان بادشاہان میں داخل ہوتے ہیں
- باب چہارم فتوحات کا دائرہ پھیلتا ہے
- باب پنجم شام و فلسطین کی فتح
- باب ششم فتح مصر





نقو حات کا پہلا مرحلہ (خلافت راشدہ)

۱

عراق پر ابتدائی حملے

عراق کا طبعی جغرافیہ

عراق کو اپنے وقوع کی بنا پر تہذیبی اور سرکاری لحاظ سے بڑی اہمیت حاصل تھی اور یہ ایشیا، یورپ اور افریقہ کے مابین پل کی حیثیت رکھتا تھا۔ یہ بڑا عظیم ایشیا اور افریقہ کے ان ممالک میں شامل ہے جو بحر ہند اور بحیرہ روم کے درمیان واقع ہیں۔

عراق ایک کینٹینی میدان ہے جو مشرق میں چپالہ کاس (کھڑوں)، شمال میں آرمینیا و آذربائیجان کے پہاڑوں، مغرب میں صحرائے ماہود اور جنوب میں نجد و عرعر اور خلیج کے مابین گھرا ہوا ہے۔ یہ ملک دو تاریخی دریا کی دلدرا و فراہ کی دایروں پر مشتمل ہے اور یہی دو دریا اس کی سرسبز و شادابی اور زرخیزی کا باعث ہیں۔ دریائے دجلہ^۱ ترکی کی جنوب مشرقی سطح مرتفع سے نکلتا ہے۔ اس میں کئی غلیاں آکر ملتی ہیں۔

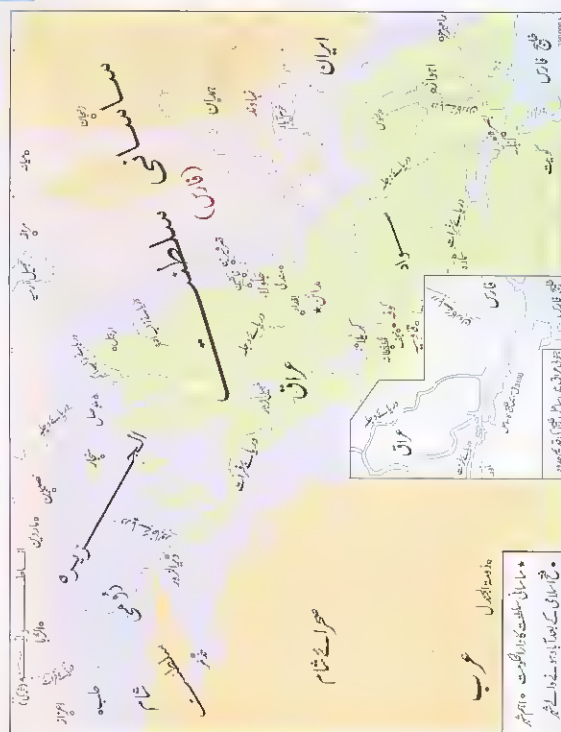
دریائے فرات^۲ شمال مشرقی ترکی کے پہاڑوں سے نکلتا ہے۔ اس میں سے بعض شاخیں نکل کر دریائے دجلہ میں گرتی ہیں حتیٰ کہ دجلہ اور فرات دونوں مل کر شط العرب بناتے ہیں^۳۔ خلیج فارس میں جا گرتا ہے۔ (مذکورہ شاخیں تک پہنچا اسکے قسط نمبر 20 اور 26 میں دیکھیے)

۱ دریائے دجلہ: دجلہ مشرقی ترکی کے پہاڑوں سے نکل کر جنوب مشرق میں شط العرب کی طرف بہتا ہے۔ دجلہ کے معاون دریا اب کبیر و اب صغیر اور دجلہ جہا، نوسیل، بخت، سامراء اور بغداد کے تاریخی شہر اور سامانی دارالحکومت۔ آئن کے کنارے دریائے کاسر سے ملتی ہیں۔ انچھنی الاطام کے مطابق مدائن ان جوں سلطان پاک کہلاتا ہے۔

۲ دریائے فرات: یہ ترکی سے جنوب کی طرف بہتا ہوا شام میں داخل ہوتا ہے۔ شمال مشرقی شام میں سے گزر کر فرات جنوب مشرق کا رخ کرتا ہے۔ شام کا تاریخی شہر دمشق اس کے کنارے آیا ہے۔ مابعدیال کے مقام سے فرات عراق کی سرزمین میں بہتا ہے۔ حدیث و روایت، حبابہ قحج، دجلہ و حبابہ اور تاسرہ کے شہر اور دمشق کے مکمل فرات کے کنارے واقع ہیں۔ اگرچہ ان کو نہ دریائے فرات کی طرہ سے مشرق کے مغرب میں آیا ہے۔ فرات کے مقام پر دجلہ اور فرات مل کر شط العرب بناتے ہیں۔ بھروسہ کا تاریخی شہر شط العرب ہی کے کنارے آیا ہے۔ بھروسہ سے آگے ایمان سے آگے والا دریائے کارون شط العرب میں آتا ہے، چھرقلہ العرب کا بانی قحج عربی (خلیج فارس) میں جا گرتا ہے۔ بھروسہ کے تھوڑا جنوب میں ماضی کا شہر اُبلہ ہے۔ بکر فرات کے غلی کا سرے پر آیا تاسرہ کے باطن میں دریا پار لڑیم تا دیکھی شہر "اُبلہ" اور "کھنکھلہ" ہیں جو ان طرہ سے ابھیر کہلاتا ہے۔

۳ دریائے فرات سے تین شاخیں جنوب مشرق کی سمت بہتی ہوئی دریائے دجلہ میں جا گرتی ہیں۔ ان کے نام بکر الملک، صغیر کوئی اور بکر لیل ہیں۔ سرکوئی کے کنارے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جائے پیدائش کوئی دارج ہے۔







دریائے فرات کے کنارے گھوڑوں کا پاش

دریائے فرات کے کنارے گھوڑوں کا پاش

دریائے فرات جنوب میں دو شاخوں میں بٹ جاتا ہے۔^۱ مغربی بڑا دریا ماراجیرہ (موجودہ نجف) کے پاس سے بہتا ہے۔ فرات اور درجلہ دونوں کے دھاراں سے کئی دھاراں ریزہ میں آئی ہیں جو اس سرزمین کے ایک بڑے حصے پر پھیلی ہوئی ہیں۔ سب سے بڑی دھاری پچاس میل چوڑی اور دو سو میل لمبی ہے۔ یہاں سلطنت سامانیہ کے عہد اور خراسانی دلدل نما جھیلیں بن گئی تھیں۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے جنگ قادسیہ کا عملی اثر بیان کرتے ہوئے حضرت عمر بن خطابؓ کو جو خط لکھا اس میں ان دھاریں اور جھیلوں کا ذکر کیا ہے۔ (تکثیف: 4)

فتح عراق کے لیے خلیفہ اول ابو بکر صدیقؓ نے جلائر کے اقتدارات

حضرت ابو بکر صدیقؓ نے دریائے فرات کے مغرب میں دو لشکر بھیجنے کی منصوبہ بندی کی تھی۔ پہلا لشکر ہیرا سے خالد بن ولیدؓ کی قیادت میں آئندہ کی طرف بھیجا گیا جو شامی العرب کے کنارے آباد تھا۔ وہاں سے انھیں حیرہ کا رخ کرنا تھا۔ دوسرا لشکر عیاض بن غنمؓ کی سپہ سالاری میں عراض سے بھیجا گیا جو بایج اور حجاز کے مابین واقع تھا۔ اس لشکر کی منزلت ساج (عراق) تھا اور انھیں پہلے دوسرا ابجدل اور پھر حیرہ پہنچنا تھا۔ ان میں سے جو پہلے حیرہ پہنچا، اسی کو متحدہ لشکر کا سربراہ ہونا تھا۔ پھر ان میں سے ایک کو حیرہ کو سر کرنا اور دوسرے کو مدائن کا رخ کرنا تھا۔ خالدؓ جلائر نے 78 ہزار کے لشکر کے ساتھ یلغار کی اور چالیس دنوں کے اندر حیرہ فتح کر لیا۔ اور عیاضؓ جلائر دوسرا ابجدل میں ٹھہرے رہے مگر وہاں جلائر وہاں پہنچ گئے اور اس کی فتح مکمل میں آئی۔ (تکثیف: 7)

۱ فرات سیب ہیرہ کے مغرب دو شاخوں میں بٹتا ہے۔ شرقی شاخ "نہر الفلج" یا "نہر الفلج" کہلاتی ہے اور بجلہ کے نزدیک سے بہتی ہے اور زمیہ کے مغرب میں بہے دھارے سے چلتی ہے۔ سبب عراق میں یہ شلی فرات پر واقع ہے اور صوبہ بابل کا دار الحکومت ہے۔ (المستند فی الاعلام: 633، فصل الفلج والفلج علی سبب)

۲ آئندہ: رچرٹر دریائے دجلہ (شامی العرب) کے کنارے نصرہ غفری سے شنگ کی جانب واقع ہے۔ کربلا کے درمیں سبک فوجی چڑی تھا جہاں پہ سالار رانی ہمارے ساتھ مقیم تھا۔ آئندہ کے متعلق مجھ کی ذمہ داری باقری کے ہیں۔ (معجم البلدان: 774)



نقشہ 7

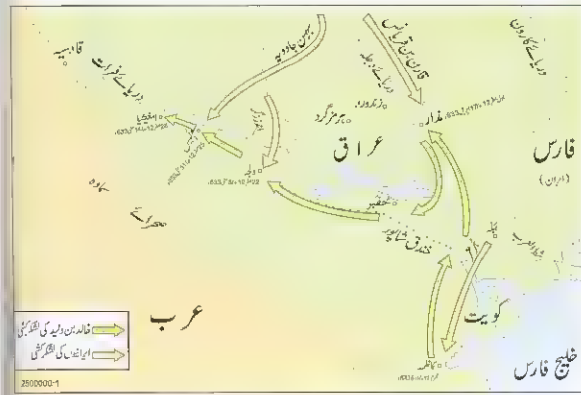
خالد بن ولیدؓ اور عیاض بن غنمؓ کے لشکروں کی عراق پر یلغار

خالد بن ولیدؓ کا جنوبی عراق پر حملہ
خالدؓ نے مقدمہ پیش پر، دمشق میں عارضہ نیکیا کی اطلاع کو سامہ لیا تھا۔ یہاں پر عاصم بن عمروؓ چھٹی اور سمرہؓ پر مدی بن حاتم طائیؓ کی قیادت ہوئے تھے۔ خالد بن ولیدؓ نے جرہ کھینچنے سے پہلے باغی معرکہ کر کے:

- ① ذات السلاسل (محرم ۱۲ھ / مارچ اپریل 633ء)
- یہ جنگ کا نذرہ^۱ کے مقام پر لڑی گئی اور ہر دو کی قیادت میں ایرانیوں نے شکست کھائی۔ ہر دو حضرت خالدؓ کے ہاتھوں شہید ہوئے، شاہ فارس ٹیڑھے (پھر شہرہ) نے اس کی مدد کے لیے ایک لشکر بھیجا تھا مگر وہ لشکر اسی مذہبی ہنگامہ پر اسے ذات السلاسل کی شکست کی خبر مل گئی۔
- ② ذار (اپریل ۱۲ھ / ۱۶۱۷ء)

اس جنگ میں ایرانی سپہ سالار ران بن قریاشؓ تھا۔ خالدؓ نے اسے لڑ کر دیا اور ایرانیوں کو شکست دلائی۔ ایرانی فوج کے 30 ہزار سپاہی میدان جنگ میں گھٹے رہے۔

۱ کا نذرہ: یہ قصبہ بحرین سے گزرے ہوئے ساحل سمندر پر آتا ہے اور پھر وہاں سے وسطی علاقے کے (معمولاً ۱۵۰۰۰۰) کی جگہ پر واقع ہے۔ اس کی جائے وقوعہ شیعہ نو بہت پر موجود ہے، جیسا کہ انیسویں صدی کے دور میں ان کے مابین تھی۔



خالد بن ولیدؓ کی جنوبی عراق میں لشکر کشی

تقریباً 8

① اب حکومت ہماؤن نے ایک اور لشکر اندر زگر کی سپہ سالاری میں بھیجا اور اس کے پیچھے یمنین چادڑ پہ کی قیادت میں ایک اور لشکر روانہ ہوا۔ اندر زگر دلچسپ تک چلا آیا اور یمنین نے دسلی عراق سے یطفا کی تاکہ وہ وہاں خالدؓ کو ڈھار سے دیکھی پر آگھیریں۔ لیکن خالدؓ تیزی سے زمیں دجلہ اور پھر سحر آ کی طرف نکل آئے اور چھپاؤ کی جنگی حکمت عملی استعمال کی، پھر انہوں نے پلستہ کر اندر زگر کے لشکر پر چھاپہ مارا اور اسے شکست دی۔ اس جنگ میں عرب قبیلے یمنین واک کے لوگوں نے ایرانیوں کا ساتھ دیا۔

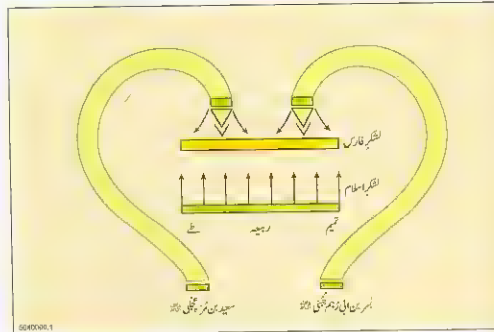
② دریں اثنا یمنین چادڑ نے اپنا مقدمہ انجش اٹلیس روانہ کیا جس کی قیادت جابان کر رہا تھا۔ خالدؓ نے ان پر اس وقت حملہ کیا جب وہ کھانا کھا رہے تھے اور لشکر کا صفایا کر دیا۔ یہ معرکہ 25 صفر 12ھ / 11 مئی 633ء کو پیش آیا۔

③ پھر خالد بن ولیدؓ اسیطیا کی طرف بڑھے۔ یہ ایک بڑا شہر تھا۔ یہاں کے لوگوں نے ایرانیوں کی مدد کی تھی۔ حضرت خالدؓ نے 28 صفر 12ھ / 14 مئی 633ء کو اس شہر کی لہنت سے لہنت بھا دی۔ (تقریباً 8)

دُنیا کا معرکہ کارزار

اس جنگ میں خالد بن ولیدؓ نے اپنے لشکر کی اس طرح صف بندی کی کہ دو دستے عقب میں رکھے۔ ایک دستہ یمنین بنی نضیر کی قیادت میں میمنہ کے پیچھے اور دوسرا معین بن مزہجی کے زیر قیادت میسرہ کے پیچھے، خدیجہ لڑائی ہوئی جس میں مسلمان غایت قدم رہے۔ اس دوران میں

حضرت خاندانِ مجتبیٰ نے دلوں کو حرکت میں آنے کی ہدایت کی اور وہ پھر کانٹ کر ایمانوں کے چھپے جاپنچے۔ انھوں نے مجوسوں کی صفیں تیز تر کر دیں اور وہ جگمگاتے گئے۔ ان کا سپہ سالار اور غور کر سمجھ کر کی طرف فرار ہوا اور وہاں یہاں سے مر گیا۔ (بخاری ۵)



9.

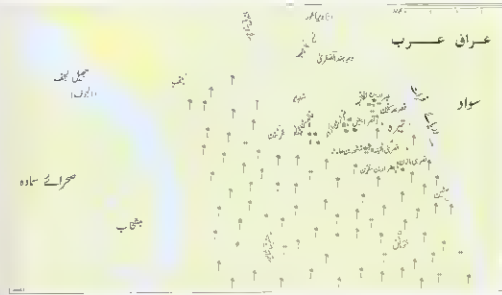
وُجْہ (عراق) میں خالد بن ولیدؓ کی جنگی حکمت عملی

فتح حمیرہ

خالد بن ولیدؓ کو دیکھ کر ان کے لیے دیوارِ شکی کے راستے سے معجزات رونے لگے اور ان کے پیچھے سے تمام اسلامی دستے آگئے۔ اور جہرہ کا پرزبان (گورنر) زاد بن مخنف اور قریش کے رہنما نے دالہ سے ملے۔ جب اسے خالدؓ کے قریب آ پہنچے تو فریاد و بے پرواہی سے فرات کے پار چلا گیا اور جہرہ کے عربوں کو نہیں سمجھو کیا کہ اگر جہت ہو تو خود اپنا پناہ لیں۔ ان لوگوں کے چار ہاتھ تھے۔

- ⑤ ضرار بن قطاب، جنڈلہ نے حصن عرسین کا محاصرہ کر لیا۔
- ⑥ ضرار بن ازور بن لہث نے قنصرہ اعلیٰ کو جا گھیرا۔
- ⑦ مثنیٰ بن حارثہ بن ابیہ نے قصر بنی ہاشم کو حصار میں لے لیا۔
- ⑧ ضرار بن مقرن بن لہث نے قصر بنی مازن کے گرد گھبراؤ ڈال لیا۔

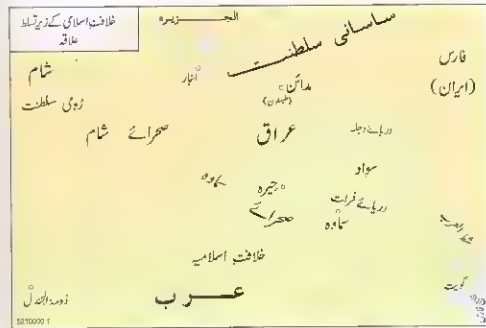
جبریل علیہ السلام کی آمد اور حکومت قرآن میں کوئی اور شخص کے آواز عرق میں کوئی اور شخص کے درمیان پائے جاتے ہیں۔ (آغاز اسلام کے وقت) یہاں اسطوری سے بیان کیا گیا ہے کہ (نعمان بن منذر کے نام پر) اس کا نام سحرۃ اصفہان پڑ گیا۔ (خوف خدا و تائیدِ حق پر) جسے شمر و ہارثہ سے وابستہ رہے۔ (المجد فی اسلام)



نقشہ (دریچہ اول ۱۲ء / ۶۳۳ء) (نقشہ ۱۰)

ان قباہوں کے اور گرد جنگ جاری رہی اور ان پر ہر طرف سے پھیلنے لگی تھی کہ انھوں نے جیسے اور مسلمانوں کی طاعت میں آنے کی شہادت
 صلح کر لی۔ یہ واقعہ دریچہ اول ۱۲ء / ۶۳۳ء میں پیش آیا۔
 فتح حیرہ کے نتائج

⑤ حیرہ و مسلمانوں کے صدر مقامات میں سے پہلا صدر مقام تھا جو مسلمانوں کے ہاتھ لگا۔ اس سے اہل فارس کی ہیبت جاتی رہی اور قریبی علاقوں
 کے سردار مسلمانوں سے صلح کرنے لگے۔



جنوبی عراق میں خلافت اسلامیہ کی توسیع (دریچہ اول ۱۲ء تک) (نقشہ ۱۱)

- ① عراق میں حیرہ مسلمانوں کا پہلا جنگی مرکز بنا اور سبھی سے انھوں نے سامانی دارالحکومت مدائن کی طرف جیٹھ لہی کی۔
- ② حیرہ مسلم سار کے لیے مرکز و مسجد بن گیا۔ یہاں سے انھیں گوشت و دودھ، مچھرو، اناج اور چاند فرام ہونے لگا۔
- ③ حیرہ مسلمانوں کے لیے سواد عراق (عربی بیرونی دنیا، یعنی دہلیک کا جنوبی حصہ) اور کنار صحرا کے بائین لیل و نکت کا مرکز بھی ثابت ہوا۔ مناسب ہوتا تو وہ سواد میں جیٹھ لہی کرتے اور اگر چیکھے جیٹھ کا ٹکڑا ہوتا تو صحرا کی چٹائی میں آچا دلینے۔ (نکٹ 5)

انبار کی فتح



صوبہ انبار کے شہر شہر کی ایک مسجد

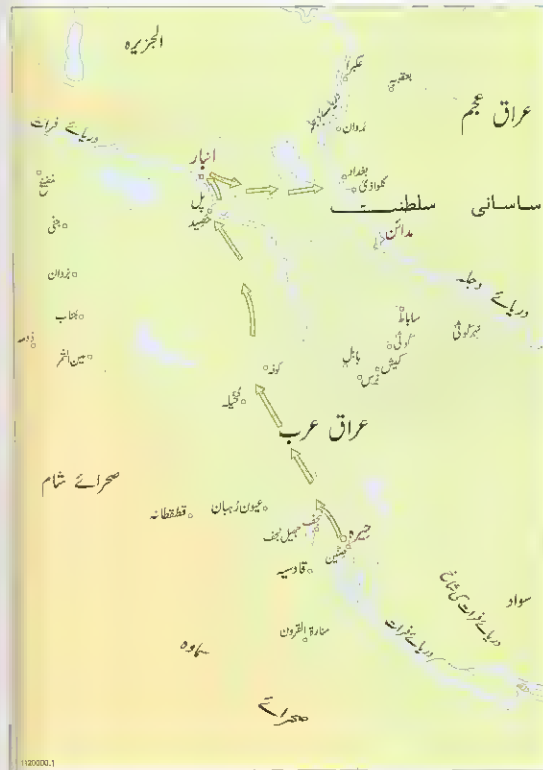
یحییٰ بن عقیل بن خالد ذومہ الجہول کے سامنے ٹھہرے، یہ ہے کہ ان کے پاس اسے فتح کرنے کے لیے مناسب فوجی قوت نہ تھی۔ پھر انھوں نے خالد بن ولید بن خالد سے مدد مانگی۔ حضرت خالد بن خالد نے ان کی مدد کو جانے کا فیصلہ کیا مگر اس سے پہلے انھوں نے خالد کے امیرانی قہوں کا مقابلہ کرنے پر توجہ دی جن میں اہم ترین حصن انبار تھا۔ خالد بن ولید بن خالد نے جیٹھ لہی کی اور زلے اونٹوں کو ذبح کر کر خندق میں ڈال دیا۔ خندق چٹائی اور مسلمانوں نے بلتہ بولا تو امیرانی سپہ سالار شیرزاد نے اس شرط پر خالد مسلمانوں کے حوالے کر دیا کہ اسے پُر امن طور پر لشکر سمیت انبار کی اجازت دی جائے۔ یہ فتح 4 رجب 147ھ 633ء کو حاصل ہوئی۔

بین اتر پر قبضہ

امیرانوں نے حصن بین اتر میں ہیران، بن ہیرام کے ذریعہ بہت بڑی ہجرت اکٹھی کر دی تھی۔ خالد بن ولید نے غر مسلمانوں کے ایک بڑے لشکر کے ساتھ خالد بن ولید بن خالد کا راستہ روک کر مسلمانوں نے زوردار حملے سے امیرانوں کی کمر قزوی۔ حلی کی فوج بھاگ گئی۔ یہ دیکھ کر ہیران اپنے لشکر سمیت دریائے فرات پار کر کے کابل کی طرف چلا گیا۔ حضرت خالد بن خالد نے آگے بڑھ کر بین اتر پر قبضہ کر لیا۔ (10 رجب 12ھ 633ء)

۱۔ مدائن: اس مقام کا پہلی نام تبتی قران (Ctesiphon) ہے۔ یہ بعد اوسے تھوڑے فاصلے پر جنوبی سمت میں دہلیکے قریب واقع تھا۔ چنگ یہاں کے بعد وجر کے شہر آباد ہوئے تھے۔ اس لیے امیرانوں نے اسے مدائن (مدینہ کی تبتی شہر) کہا شروع کر دیا (انبار کا پہلا تاریخ نام 611ء، حاشیہ از مولانا کلام رسول مر)۔ ان دنوں مدائن کے مقام پر مسلمان پاک تابی شہر آباد ہے جہاں قلعہ قلعہ سلون کے کھنڈر ہیں جن میں خان کی کرسی بھی ہے۔ پہلی تحران علیہا کی نے یہاں سولہ کے نام سے دارالحکومت ڈالا تھا۔ بعد میں سامانی دارالحکومت مدائن اسلوبیہ سے متعلق ہو گیا۔ (المستجد فی الاصلاح، ص: 306)

۲۔ انبار: یہ شہر خالد کے عہد میں جیٹھ لہی کے ذریعہ زوردار فتح کے واقع ہے۔ اس کا نام اسے شاہ کا نام دیتے تھے۔ انبار جو وجر کے امیرانوں کے نام سے پڑا۔ پہلے جاسی علیہا بن اسحاق سلطان نے اسے اپنا دارالحکومت بنایا (مستجد البلدان: 2571)۔ انبار شہر کے کھنڈر دروازے فرات کے کنارے پائے جاتے ہیں، انبار عراق کے مغربی سوسے کا نام انبار ہے جو شام اور اردن سے متعلق ہے۔ اس کا دارالحکومت رماوی ہے اور اس میں قائم، معدے، بیت، شہر، زعفران اور غنہ کے املاک بھی ہیں۔ (المستجد فی الاصلاح) (نکٹ 10)



1120000.1

نقشہ 12

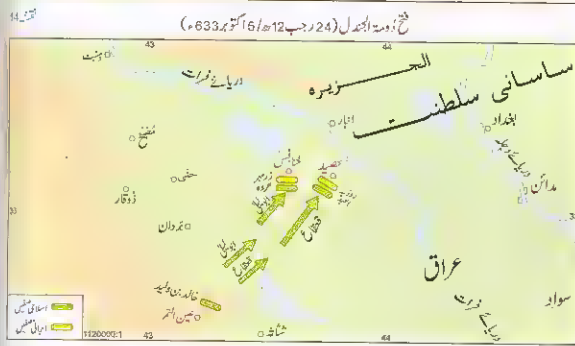
نقشہ انبار (4 رجب 12ھ / 14 ستمبر 633ء)



ذمہ اچھال کی فتح

مترک: حبید و خنایس

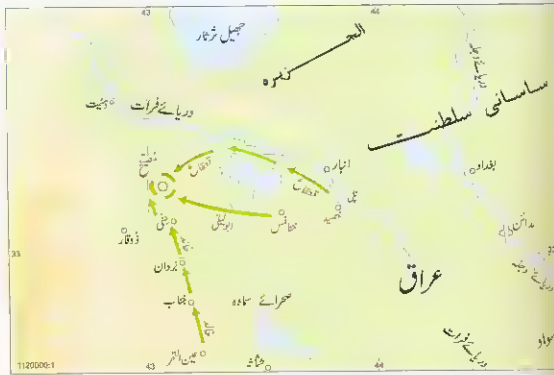
[illegible]



معرکہ حدیدہ و قناتس (10 اور 11 شعبان 12ھ / 20 اور 21 اکتوبر 633ء)

میں جانشین ہوئے جو وہاں جمع ہو چکے تھے۔ یہ واقعہ 10 اور 11 شعبان 12ھ / 20 اور 21 اکتوبر 633ء کو پیش آیا۔ (فتشہ 16)

ابن قتیبہؒ نے حدیث سے روایت کی ہے کہ انہوں نے خلافت کے لیے جھگڑا کیا اور ان کے درمیان میں حضرت علیؓ نے فیصلہ کر دیا۔ (فتشہ 16)



معرکہ بنی نہشل (18 شعبان 12ھ / 29 اکتوبر 633ء) (فتشہ 16)

فتح و ذہول کے سر کے
خالد بن ولیدؓ نے خلافت کے لیے جھگڑا کیا اور ان کے درمیان میں حضرت علیؓ نے فیصلہ کر دیا۔ (فتشہ 16)

1۔ رُضاب: رُسل (خبر)، دانوں سے جھڑپ کے بعد حضرت خالد بن ولیدؓ نے رُضاب پھینچ دی۔ (فتشہ 17)

معرکہ فرات



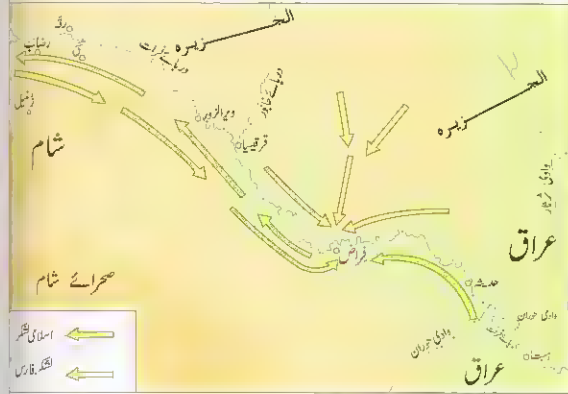
ہامہ (۶۳۰ء) کے کنڈر

اس دوران میں ایرانی اور بحقیقہ طاقے کے روٹی اور مقامی عرب اس راستے پر جمع ہو چکے تھے۔ ہمدان سے حضرت خالد بن ولیدؓ حیرہ کو واپسی کا سفر کر رہے تھے۔ انھیں شکست دے کر خالد بن ولیدؓ نے حیرہ کی راہ لی اور پھر راستے ہی سے مکہ کا رخ کیا۔ حج ادا کرنے کے بعد وہ اپنے لشکر سے جا ملے جو اس وقت حیرہ پہنچ گیا تھا۔ (تقدیر: ۱۶)

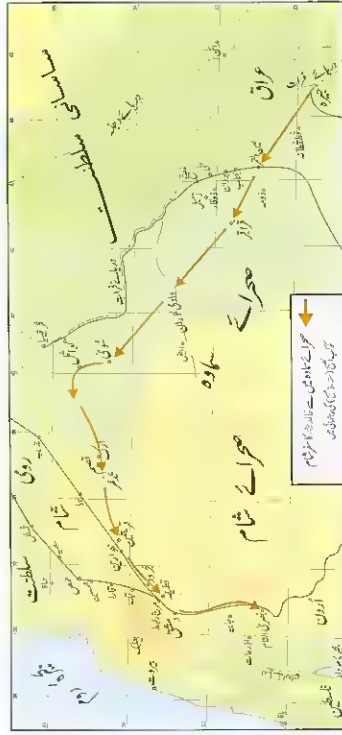
خالد بن ولیدؓ بنو ہاشم کا عراق سے شام پہنچنا

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حج شام کے لیے جو پیشی مامور کیے تھے ان کے مقابلے میں روایوں کی ہولناکی حدودی برتری کے باعث انھیں کمک پیچیدگی کی ضرورت

پڑی تو علیحدہ اول حضرت ابوبکر صدیقؓ نے خالد بن ولیدؓ کو حکم دیا کہ وہ عراق سے شام پہنچیں، چنانچہ انھوں نے ابوبکر صدیقؓ کے



شامی اور فرات کے معرکے



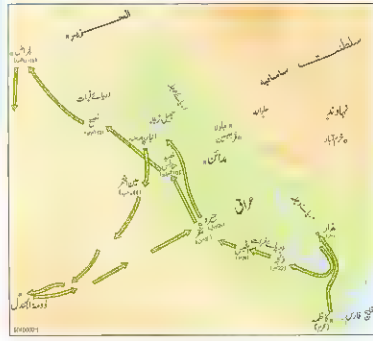
خالد بن ولید کا عراق سے شام تک سفر

تقریباً 15

انکسارات کے مطابق نصف فوج عراق میں رہنے لگتی تھی۔
 پاس چھوڑی اور شام کا رخ کیا۔ راستے میں انھوں نے
 صحرائے باد کو عبور کیا جو کمال درجے کی جہالت تھی۔ ہم
 نے اپنی کتاب: الطريق إلى المدائن (مدائن کی راہ پر)
 میں خالد بن ولید کے صحرائے باد کو عبور کرنے کی تاریخ اور
 دن کے راستے کے حقائق اپنی تحقیق ورج کی ہے۔ خالد
 بن ولید بن خالد بن جزار کا لشکر ستر ہزار 13 عہد 1 ہجری
 634ء میں عراق سے شام روانہ ہوئے تھے۔ یہاں
 حضرت خالد بن ولید کے اس سرگرمی نے بزرگ سے ظاہر
 کیا ہے۔ یہ خط سطر تاریخی روایات، ذرا لفظی تحقیق اور
 سارا ہیج (سیرہ زہرہ) سے لگی استدلال کی بنا پر سمجھا گیا
 ہے جیسا کہ ان کے سبزی احوال میں سترہ سچ سے رہنمائی
 لینے کا ذکر آتا ہے۔ یہ راستہ ہم سترہ سچ میں درج ذیل
 مقامات سے گزرتا دکھایا ہے: حیرہ، بین اثیر، ودرہ،
 ذفرہ، شوی، سکران، اربک، قس، عذیرہ،
 قرین، ملو، مرج، رطب، غوطہ، دمشق، حایہ اور
 لیس فی الشام۔



لبنانی الشام کی ایک خوبصورت جگہ



عراق میں خالد بن ولیدؓ کے سفر کے نقشہ 19

انہیں قوم داروں سے پہلے اور ان کو اختیار سے آگے لے گئے۔

① خالد بن ولیدؓ کی فوج کے تیز رفتاری کے سامنے ایرانی اعلیٰ میں ناکام رہی تھی کیونکہ اسلامی لشکر کی فوج کی حرکت کی خبریں ایرانیوں تک پہنچانے کے لیے جو لوگ سامورہ سے ان کے قریب پہنچانے سے پہلے خالد بن ولیدؓ کی حرکت کے متعلق خبریں کے سر پر جانچتے تھے۔

② ایرانی فوجی کہیں میں سالاروں اور سپاہیوں دونوں میں دو جہتی اور افواجی زوال در آ چکا تھا اور ان کا مورال بہت ہو گیا تھا جس کا مظاہرہ سقوطِ جردہ سقوطِ اہار اور عین الفتر ۹ سے ایرانیوں کے خلاف کے وقت دیکھنے میں آیا۔

ہم جانتے ہیں کہ دشمن کا نفسیاتی اور بیرونی قواؤں کو ہم پر کم ہو جانا اس کی مکمل پاکست کا چیلر خیر ہوتا

جسے اسلامی کیمپ کی صورت حال اس کے برعکس تھی۔ عموماً جنگ کا نتیجہ میدان جنگ میں ملے ہوئے سے پہلے فریقین کے حدودی قیادت ہی سے معلوم ہو جاتا ہے لیکن مسلمانوں کی روحانی اور اخلاقی برتری نے اس تصور کو پختہ دیا تھا۔

③ ایرانیوں میں ہم آہنگی نہیں تھی۔ ان میں لشکرِ فارس، لشکرِ اہواز، لشکرِ گیلان، اہلِ سواد اور اہلِ حمیرہ الگ الگ تھے اور ان میں باہمی ربط و عکس تھا۔ ان کی بڑیاں بھی مختلف تھیں۔ ایرانی اپنے عربِ طینوں کو تھارت کی لڑائی سے دیکھتے تھے۔ ان میں سے بعض بہت منہ زور تھے، اسی طرح ان کی تربیت بھی ناقص تھی۔

④ ایرانیوں کی آبادی زیادہ تھی اور وہ میدان جنگ میں بھی زیادہ فوری لڑتے تھے۔ ان کے لشکر میں جنگی باجی بھی ہوتے تھے۔ انہیں یہ فائدہ بھی حاصل تھا کہ وہ اپنی سر زمین اور اپنے علاقے میں لڑتے تھے۔ ان کی سر زمین اپنی دفاعی حیثیت اور آبی رگاؤں کی بدولت مازندگاری اور مزبور و شہاب داریوں میں ہوائی کی قلت سے دو چار تھے ہوتے تھے گرد و لوگ کمزور، بزدل اور غیر تربیت یافتہ تھے اور ان کے سالار فکر، عاری اور غیاضت سے نکالی تھے۔ اس کے برعکس مسلمان لشکر اہلِ شہدائے کم تھے لیکن وہ نہایت طاقتور و مضبوط ایمان والے اور اعلیٰ تربیت یافتہ تھے اور اللہ کی راہ میں شہادت پانے کی آرزو رکھتے تھے۔

۹۔ عین الفتر: یہ کوفہ کے مغرب میں انبار کے قریب ایک قصبہ ہے۔ عین الفتر (12ھ) کے موقع پر جو فوجی حالیے گئے ان میں امام محمد بن حنفیہ کی والدہ سیمہؓ بیچا اور عمران بن یاسر مملی جہان بن عثمانؓ شامل تھے۔ (مصحف البلدان: 178/4)

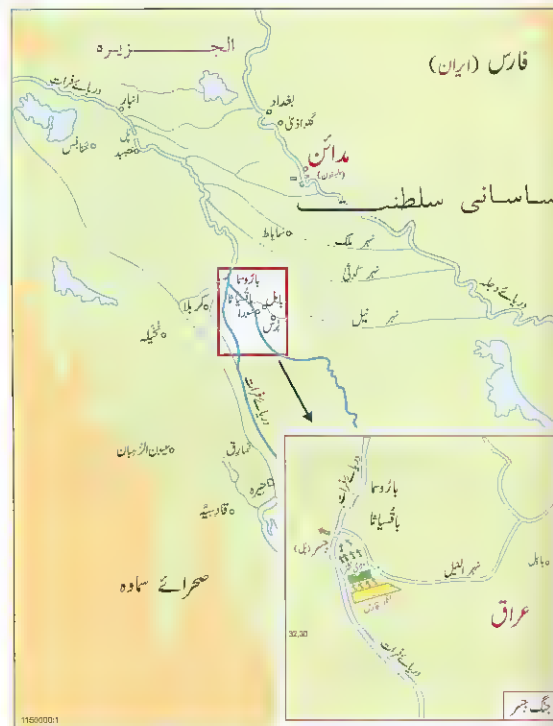
خالد بن ولیدؓ کی عراق سے شام روانگی کے بعد عازر عراق پر ان کے چالیس ہشتائی بن عازرؓ تھے۔ اس پر ایرانی شیر ہو گئے اور دمشق پر مسلسل وبا ڈالنے لگے، چنانچہ انھوں نے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے مدد طلب کی مگر ان کی طرف سے تاخیر ہوئی تو ہشتائی ہشتائے ہشتائے پہنچے۔ علیؓ اور صاحب فرار تھے، لہذا ہشتائی تھلا کو ان سے اس معاملے میں گفتگو کرنے کا موقع ملا تاہم ابوبکر صدیقؓ کو ان کی آمد اور ضرورت کا علم ہو گیا اور انھوں نے نئے خلیفہ عمر بن خطابؓ سے اپنے آخری کام میں یہ تاکید کی کہ وہ ایک لشکر تیار کر کے ہشتائی کے ساتھ روانہ کر دیں۔ امیر المومنین کوفہ راقیؓ نے زمام خلافت سنبھالنے کے بعد یہی کیا اور لوگوں کو چار عراق میں شرکت کی دعوت دی۔ لوگ تین دن لشکر میں شامل ہوئے۔ سے گریز کرتے رہے۔ ایرانیوں کے خوف سے وہ تردد کا شکار رہے۔ سب سے پہلے جس شخص نے عرقہ راقیؓ کی آواز پر لبیک کہا، وہ ابوبکر بن مسعود ثقفیؓ تھے، چنانچہ امیر المومنین نے انہی کو عراق جانے والے لشکر کا سالار بنادیا اور وہ عراق روانہ ہو گئے۔¹

اُضرہ ایش سے بہن جادویشکر لے کر نکلا، اس کے ساتھ جنگی کچھی بھی تھے۔ ابوبکر ثقفیؓ نے حیرہ سے جیس قدرتی کی۔ اب ان دونوں کے بدرمیان صرف دریاے فرات کاٹ تھا۔ ابوبکرؓ، ہشتائی، ہشتائی اور مسکری معلومات رکھنے والے دیگر افراد کی نصیحت نظر انداز کر کے اسلامی جیش کو دریا پار لے گئے۔ بہن نے ان کے لیے میدان جنگ میں جگہ جگہ چھوڑی تھی جہاں مسلمان آڑاؤ اور نقل و حرکت نہیں کر سکتے تھے۔ ایرانیوں نے ہاتھوں اور گڑسواروں سے مسلمانوں پر حملہ کیا اور ان پر تیروں کی بارش کر دی۔ اس سے مسلمان گڑسواروں کی لڑنے کی صلاحیت متاثر ہوئی تو وہ سب پھل لڑنے لگے۔ اس دوران میں ایک پانی نے ابوبکرؓ کو شہید کر دیا۔ اس پر لشکر کی قیادت کا بار ہشتائی بن عازرؓ کے شانوں پر آ پڑا۔ اس اثناء میں عبداللہ بن مرثد ثقفی نے پیچھے سے کھڑکڑ دیا تا کہ وہ چاہدین کو ثابت قدم رکھ سکیں۔ اضرہ ایرانیوں نے مسلمانوں پر دواؤں کا شروع کیا جس سے بعض مسلمان دریا میں گر پڑے تاہم ہشتائی بن عازرؓ نے اپنے دلیر چاہدین کو جمع کیا اور ایرانیوں کے مقابلے میں ڈٹ گئے حتیٰ کہ خلیفہ تیار ہوا اور مسلمان پسا پسا ہو کر دریا پار کاٹ گئے۔

اس صحرے میں چھ ہزار ایرانی مارے گئے اور چار ہزار مسلمان شہید ہوئے۔ میدان جنگ سے چار ہزار مسلمانوں نے راہ فرار اختیار کی تھی اور چار ہزار وہ تھے جو ہشتائیؓ کے ساتھ ثابت قدم رہے تھے۔ غروب آفتاب کے ساتھ لڑائی ختم ہوئی تھی۔ مسلمان دریا پار کر کے انھیں کے بالرائی صحرای کی طرف پلٹ آئے لیکن ایرانیوں میں اتنی ہمت نہ تھی کہ وہ مسلمانوں کا تعاقب کر سکیں۔

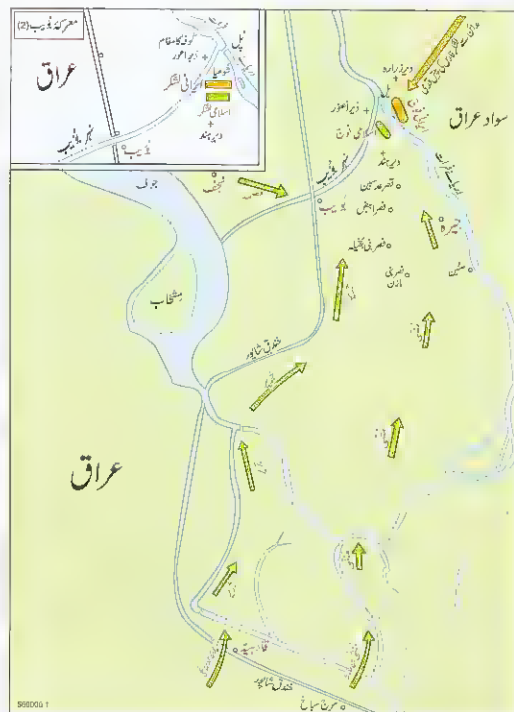
معرکہ بدر پہلا اور آخری معرکہ تھا جس میں مسلمانوں نے نقصان اٹھایا اور ساتھ جنگوں میں حاصل کردہ کامیابیاں نگاہ رانگیاں نہیں۔ اس جنگ کو مہر و تفرس، تفرس اور تفرس اناضاب کے نام بھی دیے جاتے ہیں۔

1 ابوبکر بن مسعود ثقفیؓ نے شہید ہونے کا شرف بھی اٹھایا تھا، ثقفی اور ہمدانیہ زوجہ عبداللہ بن عمرؓ کے ہمدانیہ تھے۔ وہ رسول اللہؐ کے عہد میں اسلام لائے۔ حضرت عمرؓ نے 13ھ میں انھیں ہمدانی شہر دے کر عراق بھیجا جس میں اہل بدر کا ایک گروہ بھی شامل تھا۔ (اصحاح: 201/8)



نقشہ 20

ابو جہل بن مسعود ثقفی نے اپنے ہاتھوں میں شہر (سمرقند) فتح کیا



نقشه ۲۱

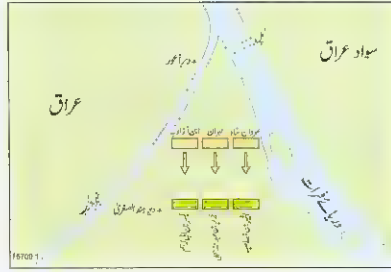
محرکات و سبب (۱) (در زمان ۱۳۳ هجری ۶۳۴ هجری)

4

معرکہ کربلا

(رمضان 13، 684ھ / نومبر 684ء)

جہر کی خورزیر جنگ کے بعد امیر المومنین عمر بن خطابؓ نے مدینہ میں حارثہؓ کو کھینچ کر قید کر لیا۔ ۱ کے لوگ جہنم کی قیامت معصوم بن عبداللہؓ افسی کر رہے تھے اور جریر بن عبداللہؓ کلچلہ کی قیادت میں قبیلہ بنی قریظہ کے لوگ اور دیگر افراد بھی تھے۔ اہلانی لشکر قرامز گزرمو اردن پر مشتمل تھا جن کا سالار و ہرمان بن ہاذان ہمدانی تھا۔ وہ مدائن سے حیرہ کی طرف چلا۔ علی بن حارثہؓ بنی قریظہ سے سہانہ میں ڈیرے ڈالے ہوئے تھے۔ انھوں نے کوفہ کی طرف تیزی سے چل پڑی کی۔ معصوم اور جریر کو بیوقوفانہ سمجھ کر وہ فلاں فلاں راستے سے آگے بڑھیں اور تھیں لشکر بویب کے پاس اکٹھے ہوں گے۔ (نقشہ 21)



22

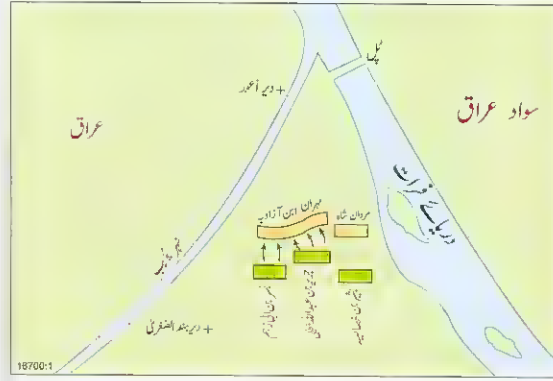
معرکہ کربلا (3)

۱۔ اہل بابؓ ہمدانی عرب قبیلہ معصوم سے تھا اور اسے ہم جن معصومانہ بن اربن طائر بن الیاس بن مسر سے نسبت تھی۔ ہم کی اولاد ہم اہل بابؓ کہلاتی تھی کیونکہ انھوں نے ہمدان بن اربن سے ملحقہ تعلقات استوار کیے تھے (الانساب للسمعانی: 39/3؛ والیاب: 18/1)۔ ہم اہل بابؓ اکٹھے رہے تھے قبیلہ قریش کے اکٹھے حیرہ میں نہ کہ وہاں پہنچے۔ (مقدم فیما فی العرب: 418/2؛ بحوالہ ابن دؤب)۔
 2۔ بنی قریظہ: اس عرب قبیلہ کو تھلک بن معصوم بن سعد الحضر سے نسبت تھی۔ ہم اسام سے پہلے قاز اور کریم میں آباد تھے۔ فتوحات اسلامیہ کے دوران میں وہ دینا بھر میں پھیل گئے اور پہنچے دن میں اس قبیلہ خود ایش رو گئے۔ (مقدمۃ الانساب: ص 365؛ والاعلام لکھنؤ: 44/2)

ہو یہ ایک مہر کا نام تھا جو دریائے فرات سے نکل کر الجوف میں جا گرتی تھی۔ یہ ایک سیلابی نہر تھی جو آس پاس کی زمین کو زیر آب آنے سے بچانے کے لیے تعمیر کی گئی تھی۔ مسلمان شہیا میں آئے تھے تو نے جبکہ ایرانی ہوسیدہ میں ڈیرے ڈال چکے تھے۔ ان دونوں کے درمیان دریائے فرات جاگتا تھا۔ حضرت منشی جٹنڈا کو مسرکہ حیر سے ملنے والا پہلی یاد تھا، لہذا انھوں نے دریائے پار کرنے سے انکار کر دیا اور ایرانیوں کو اس طرف آنے کی دعوت دی، چنانچہ دو فرات کے پار چلے آئے۔ (نقشہ 21)

حضرت منشی جٹنڈا نے مہند پر پتھر بنی خاصا صیہ جٹنڈا کو مامور کیا اور تیسروں پر ہنر بنی اہم تختی جٹنڈا کا تخت بن کیا۔ قلعہ میں تیرہ بن محمد اللہ علی جٹنڈا کو رکھا۔ ہیران کے مہند پر امین آزاد پرورد تیسروں پر مردان شاد تھے جبکہ قلعہ کی قیادت خود ہیران کے پاس تھی۔ رمضان کا مہینہ تھا مگر مسلمانوں نے جنگ کی وجہ سے روزہ نہیں رکھا تھا۔ انھوں نے پہل کی اور فرارانی ایرانیوں پر دھاوا بول دیا۔ (نقشہ 22)

دونوں فوجوں کی آگلی میں ایک دوسری سے ٹکرائیں اور دیکھتے دیکھتے کھٹکوں کے پھٹے لگ گئے۔ اس دوران میں حضرت منشی جٹنڈا ہیران پر حملہ آور ہوئے اور اسے ایرانی مہند کی طرف بچھاڑ دیا۔ مسلمان ایرانی جیش کے قہب میں ٹھس گئے، ورنہ ان کی سٹیکس فاکر دیں اور انھیں پیچھے دھکیل دیا۔



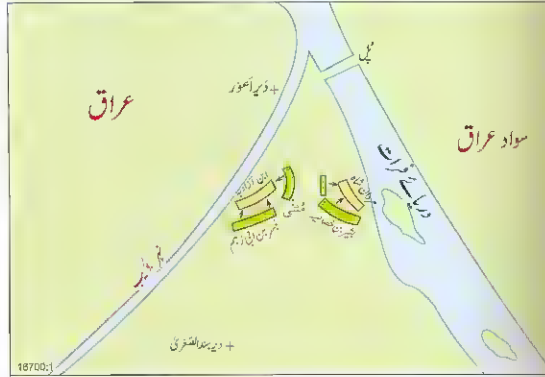
نقشہ 23

مہند پرورد (4)

میران ہمارا گیا اور اس کا لشکر دوسروں میں بٹ گیا۔ مسلمان اطراف سے بڑھ کر ان پر حملہ آور ہوئے رہے حتیٰ کہ انھوں نے ایمانیوں کو پہاڑی پر پھونک کر دیا۔
ایرائیوں نے رادفرار اختیار کی لیکن حضرت حبشیؓ نے ایک دستہ کے ساتھ قبیلہ قدیمی کی اور روایا کا پل توڑ کر دشمن کے فرار کا راستہ محدود کر دیا۔ ایرانی داعیوں نے نہیں کھڑے ہوئے اور مسلم گھڑ سوار انھیں موت کے گھاٹ اتار دے۔ اس جنگ میں ایرانی مقتولین کا اندازہ ایک لاکھ لگا پایا گیا۔ جب حبشیؓ لڑائے جنگ جسر میں حصہ لینے والے 4 ہزار عجمی اور قبیلہ جیلہ کے 2 ہزار افراد کو بھانستے ہوئے ایرانیوں کے تائب کا گم دیا۔ انھوں نے ساہل تک دشمن کا پیچھا کیا اور انھیں کثیر مال قیمت حاصل ہوا۔ معزز چمر کے بعد ایک ہی ماہ کے اندر معزز یوب نے مسلمانوں کا کھنڈا بڑھ کر بحال کر دیا۔ (تفسیر 25، 24، 23)

مسلمانوں کی کامیابی کے اسباب درج ذیل تھے:

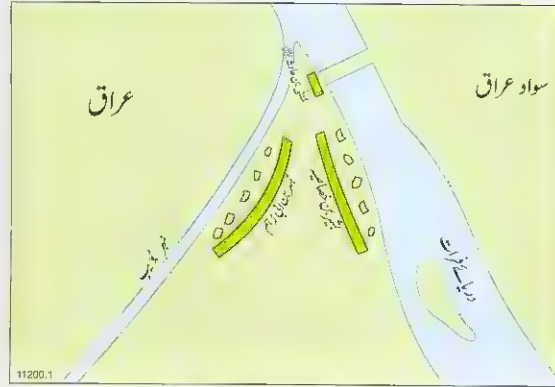
① مسلمانوں نے جنگ کے لیے وہ تمام تہیہ کیا جو ان کے لیے نکلا تھا جبکہ ایرانیوں کے لیے ننگ تھا۔



تفسیر 24

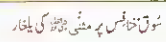
معزز یوب (5)

- ① حضرت منشی ٹانڈے کا جنگی منصوبہ بہت کارآمد ثابت ہوا اور ایرانی "ہوتل کی گردن" میں اس طرح پھنس گئے کہ ان کے لیے رادفرار نہ رہی۔
- ② حضرت منشی ٹانڈے نے مرکزہ حصر سے سبق حاصل کیا اور ایرانیوں کو اس کے برعکس اس اقدام پر آمادہ کیا جس سے مسلمان نقصان اٹھائے گئے۔ اس طرح یہ جنگ پچھلی جنگ کی تکرار تھی مگر اس میں فوج اور متوجہ بدل گئے تھے۔
- ③ مسلمان ایران والے تھے اور ان کے جذبے بلند تھے۔
- ④ اس جنگ سے حضرت منشی ٹانڈے نے جو سبق حاصل کیا، جنگ کے بعد، اس کے ثبوت اور حقیقی پہلوؤں پر چاروں میں سے تارلئے فیصلہ کیا۔ یہ انہی کا فیصلہ تھا کہ انہوں نے ایرانیوں کی دایہ کی راستہ مسدود کر دیا تھا اور یہ انہی کا کام تھا کہ انہوں نے مسلمانوں کو مرنے مارنے پر آمادہ کیا جبکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں جنگ کے شدید نقصانات سے محفوظ رکھا۔
- ⑤ اس جنگ نے مسلمانوں کے لیے سرزمین عراق کے دروازہ سے اس طرح کنول دیے کہ ان کی افواج جنوب سے شمال تک پہنچنے میں تھک نہ گئیں۔
- ⑥ مرکزہ بویب میں ایرانیوں کا مورال بہت گر گیا۔ ابھر ہر سال ان کے پیلے (نوق) منہدہ ہوتے تھے۔ بعض پیلے گزر چکے تھے جبکہ جناس اور بغداد کے پیلے ابھی منہدہ ہونے لگے اور ان کی تاریکیوں قریب آگئی تھیں۔ ان دونوں سطحوں میں اموال کی فراوانی ہوتی تھی۔ حضرت منشی ٹانڈے نے



نقشہ 25

مركزہ بویب (ب)





نقشہ 27

نوشہ بغداد پر مشنٹی ڈیٹنگ کا دھواوا

راستوں کا چاکہ لایا اور ان دونوں مقامات اور عمارت کے مابین فاصلوں کا اندازہ کر کے مسافروں کے وقت کا حساب لگایا، پھر انھوں نے سواد عراق کے گرد و خاں میں دو فوجی دستے بھیجے جنھیں معرکہ ابویب کے بعد دشمن کے قبا قب کا کام سونپا گیا تھا۔ سواد عراق میں اس کارروائی کا مقصد دشمن کو غلط فہمی میں ڈالنا بھی تھا۔

اب حضرت مشنٹی ڈیٹنگ نے میان اور بنی جمل قبائل کی طرف نکلے اور ان کی یہ جوش قہمی بھی امیر انبوس کو غلط فہمی میں ڈالنے کے سلسلے کی ایک کڑی تھی۔ انھوں نے حیرہ سے نکل کر جنوب مشرق کی طرف آگئیں تاکہ جمل قبائل سے مغرب کو جمل قبائل سے اور حیرہ کے اندر غائب ہو گئے، پھر شمال کی راہ لی تھی کہ دشمن میں جمل قبائل کے دن سچ ہو تے ہی جا چکا ہے مارا۔ (نقشہ 26)

امیر انبوس کا سلیکٹ کر مشنٹی ڈیٹنگ نے حیرہ سے انبار کا رخ کیا (شوال 13ھ 634ء)۔ انبار سے سامان رسد اور گائیڈ لے کر انھوں نے بغداد کی طرف نصف مسافت، یعنی تین کلومیٹر طے کر کے قیام کیا تاکہ سب اکٹھے ہو جائیں۔ کھائی میں اور جمل قبائل۔ اسی دوران میں راستوں پر پیہرے لٹھا دیے تاکہ ان کے بارے میں دشمن کو کوئی خبر نہ لگے، پھر رات کے آخری پہر انھوں نے دجلہ پار کیا اور سواقی بغداد جا پہنچے جبکہ سپیدآب شہر خوددار ہو رہا تھا۔ مسلمانوں نے خوب تلوار چلائی اور سونا چاندی لوٹ کر واپس ہو گئے۔ دو ٹوٹ کر انبار آئے اور

9 سوار: اس سے مراد عراق کا آباد جزیرہ علاقہ ہے۔ اس کا نام سرگزری فسلوں، سمجھوں اور درختوں کی کثرت کے باعث سواد (نیچ) رکھا گیا۔ سواد کی حد در حد میں حد بلانہ الحدو صل سے حد دان (امریاں) تک اور غرض میں لفظ یہ تہہ سب سے ملتا ہے (ایران) تک ہیں۔ (معجم البلدان 272/3)



بغداد میں رہا گئے اجازت ایک منظر



عین کی سیر وادی ہاں

وہاں سے کھاٹہ^۱، مضمین^۲، تفریحی اور مسکن^۳ اور فخریہ^۴ کی طرف چھاپے مارا کروا لیا گیا تھا۔

مصر کے یوسف کے اثرات و نتائج

① یہ چھاپے مارا کروا لیا گیا تھا کہ یوسف کا شاندار اور نفع بخش نتیجہ تھیں۔ مضمین، فخریہ اور فخریہ کے چار سو کوئی تیس سال تک دھوا ہوا ہوا تھیں جبکہ جنوب میں انھوں نے قراچ سوا تک چھاپے مارے۔ ان سے مسلمانوں کو غیر مایہ نیت حاصل ہوا اور انھیں اس سے محرم ہو گیا۔ اسلامی دھنوں کی ان کارروائیوں نے دشمن کا بے پناہ غم بھرا کر اسے کمزور کر دیا۔

② مضمین میں عمارتوں نے اپنے دشمن کو منتشر اور پریشان کر دیا اور ایرانی حکمرانوں کی اپنی رعایا کے سامنے کوئی وقعت نہ رہی اور اُرد اور تک کو لوگوں کو یقین ہو گیا کہ سامانی سلطنت اب انھیں چھوڑ فراہم نہیں کر سکتی۔

③ مضمین، فخریہ اور فخریہ کی اساتذہ کیلئے ماز داری کے ساتھ ناگہانی حملوں پر مبنی تھی۔ یوں وہ سامانی دار الحکومت دھاک کے قریب پہنچ گئے۔ وہ دھاک کے قیام کے ساتھ فخریہ قریب کر کے دشمن پر چاک ٹوٹ پڑنے پر چھاپے مارے اور اسے شام میں آرام کرتے اور سامان رسد کا بندوبست کر لیتے تھے۔

④ مضمین، فخریہ اور فخریہ میں چھپنے اور چھپنے کیلئے امور کی وضاحت کرتے۔ یقیناً یہ مثنیٰ جرأت جان کی بازی لگانے کے سزاؤں سے اور مضمین جدید مضمون کے اعتبار سے چھاپے مار جنگ کا اسلوب اپناتے تھے۔

۱) کھاٹہ: الخرمہ کی پہلی فوجی ترقی پانچویں صدی کے آغاز میں تھی۔ (معجم البلدان: 433/4)

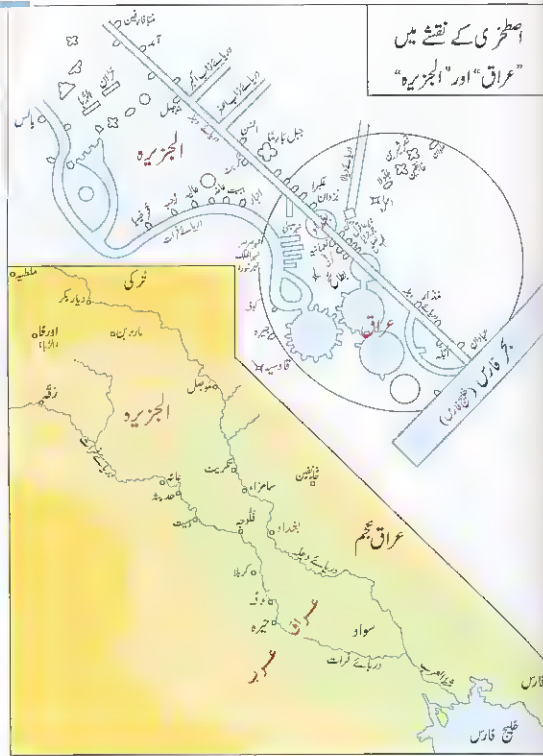
۲) مضمین: نظام کا یہ تمام درجے فخریہ کے دائرے کے پانچواں درجے ہیں۔ یہاں 37/807 میں علی بن ابی طالب اور معاویہ بن ابی سفیان کے فخریہ میں جنگ ہوئی تھی جس کے اثر میں دھوا ہوا تھا۔ اس کے بعد فخریہ نے حضرت علی بن ابی طالب کے خلاف بغاوت کر دی (الفتح فی الارحام)۔ یہ فرقہ اور ہاس کے درمیان ایک مضمین ہے۔ یہاں 37/807 میں علی بن ابی طالب اور معاویہ بن ابی طالب کے فخریہ میں جنگ ہوئی جس میں 70 ہزار افراد ہلاک ہو گئے۔ (معجم البلدان: 414/3)

۳) مسکن: یہ وہاں تھا جہاں کے ہاس نے فخریہ کے کاروائی (۱۹۷۵ کے قریب) ایک قصبہ بنے جہاں اب ایک بنی ہوا ہے اور مضمین بن کر چھپ رہی ہے۔

۴) فخریہ: یہ قصبہ بغداد کے شمال میں بغداد اور کربلا کے درمیان واقع ہے۔ (معجم البلدان: 371/4)

- ⑤ امیرائی قیادت کو اپنی پالیسیوں کے ناقص ہونے کا احساس ہوا تو انھوں نے اتفاق رائے سے بڑا گروہم کو تاج و تخت چیل کیا اور رستم اور فیروزان سے مدد طلب کی۔ انھوں نے لشکرِ چار تاجرا کرنا شروع کیا اور ان کے اکسائے پر اہل سولہ نے مسلمانوں سے کیا نوا عہد کر دیا۔
- ⑥ امیرائوں کے مقابلے میں مٹی بٹھکا کا آئینہ پرواز کا لشکر بہت کم تھا، اہل انھوں نے صحرائی طرف پہاڑی مناسب جانی، چنانچہ مسلمان پلٹ کر صحرائیں ۱۱۱۱۱ تک گھیل گئے۔
- یہ واقعات ۱۱۱۱ قمری ۱۱۱۱ھ ۱ جنوری ۱۱۱۱ء میں پیش آئے۔ مٹی بٹھکا نے امیر المؤمنین عرفا دوقی بٹھکا کے نام لکھ کر انھیں تمام صورت حال سے آگاہ کیا۔ جب امیر المؤمنین بٹھکا نے پیش آمدہ معرکہ کا دس^۱ کے لیے مسلمانوں کو چیل دیا تو وہ دنی۔

۱۔ "تادیس" چوتھے ۱۱۱۱ قمری پر واقع ہے۔ کابھ کا مذہب سے قائل ہے۔ دہلی کے جہول کابھ کا مذہب سے پہلے تھا کیا جاتا تھا۔ اور یہ بھی کیا جاتا ہے کہ اس کا نام مذہب کے پاس واقع تھیں وہی گیل کی نسبت سے کادیس کہلا گیا۔ کادیس کو کف کے جنوب مغرب میں قنارہ نواحی پر ایک منزل پر تھا صحرا میں داخل ہونے سے پہلے لط (دریا کا کنارہ) کا آخری گاؤں تھیں کابھ کے علاقہ میں ایک گاؤں تھیں (کابھ خرو) تھا۔ قنارہ کادیس کے گرد نواح کے سارے علاقے کو انھوں نے نام سے پکارتے تھے۔ اسی عینہ ڈھٹے سے روایت ہے کہ گوارا کا حکم ملنا تھا وہاں جاتے ہوئے کادیس سے لڑے۔ یہاں انھیں ایک بڑھیا ملی جس نے آپ کا سر چھایا۔ آپ نے اسے دعا دی کہ تو اس میں ملے گا جس عہد میں ہے۔ اسی وجہ سے اسی قصبہ کا نام کادیس پڑ گیا (مصحف اللہ: ۱۱۱/۱: ۲۸۱)۔ کادیس، جنوب کے جنوب میں واقع ہے۔ ان دونوں کادیس عراق کا ایک صوبہ ہے جس کا صدر مقام دیالی ہے (المستجد فی الدیالہ)۔ کادیس کے جنوب مغرب میں نیر اشقی ہور کر کے کے لیے کابھ پٹی، عاودا تھا جسے نیر اشقی یا نیر اشقی کا دس کہتے تھے۔ وہاں سے دجلہ کے مشرقی کنارے پر سمرام سے ۵ میل جنوب مشرق میں بھی کادیس واقع ہے۔ یہ علاقہ دی شہر کا قافل ہے جسے ہاران یا مستحکم نے سمرام کی بنیاد رکھنے سے پہلے بنایا تھا۔ ان کے علاوہ قوت حموی، مہمل اور اربل کے درمیان واقع کادیس نامی دو دیہات اور نیر ہان میں نیر کے قریب سمرام کا دس سے بھی آگاہ تھا۔ (ماخوذ از اردو وائزہ صرافہ اسلامیہ: ۱۱۱-۱۱۱: ۲۲)۔ سمرام کا دس کادیس غرات کی طرف لپٹی کیلئے کے کنارے اور پھر سے تقریباً ۲۵ کلومیٹر جنوب میں ہے (ریلزس انس آف دی برلن: ۱۸۵۱)۔







نقشہ 30

جزیرہ نمائے عرب سے تہاں کے لشکروں کی قابو سیر وادگی



رسم کی پیش قدمی مدائن سے تادیب کی طرف نقشہ 32

مسلمانوں کی صفیں کی طرف پیش قدمی نقشہ 31

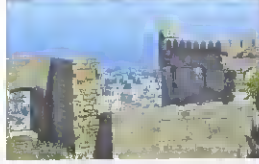
قادیسیہ اور مدائن کے قبیلہ کن معمر کے

1

جنگ قادیسیہ

معمر کا قادیسیہ کا آغاز قریشیت کی لام بنی، جھگم اور جنگی حیداریوں سے ہوا۔ ماویٰ و زومانی ذرائع اور راستوں کے بارے میں معلومات حاصل کی گئیں اور طریقہ کی فنی قوت اور زمینی احوال کے واسطے سے کمزور اور اہمیت پرستی کی گئیں۔

اہم اتحاد کی فوج میں 60 ہزار گھڑ سوار، 60 ہزار پیادہ، 30 ہفتی اور 80 ہزار ان کے خدمت گزار تھے۔ ان ایرانیوں کی کل تعداد 2 لاکھ تھی۔ ۱۱ ہجری ان آہستے سے تھے۔ سپہ سالار و قیام بن فرخ زاور تھا جسے جنگی اور سیاسی حوالے سے ایرانی میں بہت شہرت حاصل تھی۔ اس کے علاوہ ہرمزان، چالیوں، بہمن، جاد، دیہ، ہرزان، بروت اور کازاری وغیرہ ایرانی دستوں کی کمان کر رہے تھے۔ سلطنت کے داخلی حالات محکم کے گنبد، جس میں اپنے شیروں کے قریب ہی لڑائی اور پیش تھی۔



دربند (الباب) کا قلعہ اور شہر

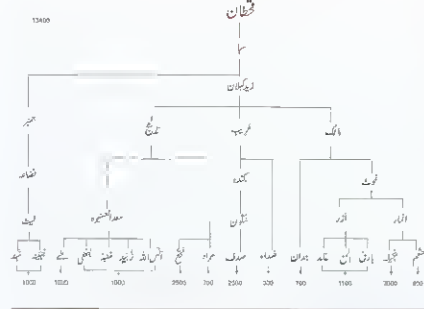
مسلمانوں کی قیادت سعد بن ابی وقاص چلا کر رہے تھے۔ ان کا مقصد: فوجیں فوجوں بن کر پہنچنا کی کمان میں 60 سپہ سالار رکھے گئے۔ سعد چلائے اسی رات میں کھڑے سواروں کا دستہ نکلیں جن کے ساتھ لٹی بیٹوں کی سالاری میں جبر و کی طرف بھیجا۔ انھوں نے منہ بیکس کا پلے ہو کر کر کے گھروں کے چھوٹے میں کھات لگائی۔ وہاں انھیں حاکم جبر و آڑا، چکی پٹی عرس ملی جو والی پٹیل کی طرف جاری تھی۔ کبیر نے اسے حراست میں لے کر اس کے ہی انکوں کو ستر چکر دیا اور اس کے قدم، بڑھ کر دھا کر لیے اور گدبہ الیہا تات کے مقام پر سعد چلائے سے آئے (قتل 32)۔ سعد چلائے کا لشکر ۱۵ صفر ۱۵ھ 301 مارچ 636 کو قادیسیہ پہنچ گیا۔

اور حراست کے مدائن سے نکل کر ساہل میں دبر سے ڈالے۔ اس نے فوج کی صف بندی اس طرح کی،

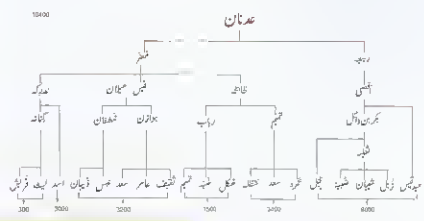
۱۔ مقدمہ فوج میں 40 ہزار سپاہی رکھے۔ یہ الباب ۱ کا لشکر تھا جس کا سالار چالیوں تھا۔

۱۔ الباب اس کے بارے میں واقعہ کوئی لکھتے ہیں۔ باب الا باب کو "الباب" اور "دربند" یا "دربند شران" بھی کہتے ہیں۔ یہ غیرہ طبرستان (شیر و خزر) پر جاتی ہے۔ یہاں فوج مدائن نے قیام اور ہیبت کی دیار، پہاڑوں سے مندرنگ، غیر کرائی تھی (مجموع البلدان 304، 303/۱)۔ سید ابوالاعلیٰ مودودی لکھتے ہیں: "دربند اور درہیل کے درمیان ۱۲۱ فہمی قوام کے محاصرے کے لیے 50 میل لمبی، 2800 فٹ بلند اور ۱۵۰ فٹ چوڑی، دیوار بنائی گئی۔ مسلمان مورخین اور مغربی دان اس کی کوسر ۱۵ فہمی قرار دیتے ہیں۔" وہ مزید لکھتے ہیں: "مورخین کی غیر کرائی کی غیر کرائی کے متعلق بعض لوگوں میں یہ غلط خیال پایا جاتا ہے کہ اس سے مراد لشکر و دیوار نہیں ہے، بلکہ اس کے واسطے ۱۵۰ فہمی کے علاقہ و خطان میں درہند اور درہیل کے درمیان بنائی گئی تھی" (تہذیب القرآن: 77، 73-72)۔ ابن ہشام اور بخاری جیسے مورخین و خطان کی تعداد 6 ہے جو غیرہ کتب میں ۱۵۰ فہمی کے علاقہ و خطان (106-125 ح) کے مطابق مشہور ہے۔ وہ مدعی ہیں کہ قلعہ۔ وہاں سے 1806 میں درہند کے مستقل شہر بنالیا۔ و خطان آذربائیجان کے شمال میں ہے۔ وہاں کے درمیان فاصلہ ۱۵۰ فہمی ہے۔ (طیلس بلقان (اورو) ص 229)

اسلامی لشکرِ قادسیہ میں شامل قحطانی دسے



اسلامی لشکرِ قادسیہ میں شامل عدنانی و سہ



- ☆ مینڈس 30 ہزار روپیہ تھے۔ انوار فکری نے ہرمزان کے زیر قیادت کیا۔
☆ بیسویں کے 30 ہزار روپیہ سے وہ اور جہاں سے آئے تھے اور ان کا سارا اور ہرمزان
ہاں بہرام تھا۔
☆ 20 ہزار سپاہی مقبض ہو گئے۔ نہایت دور ہیستان کے اس لشکر کی قیادت
ہرمزان کر رہا تھا۔
☆ 80 ہزار سپاہی پورے لشکر کی خدمت بحالہ نے یہ مامور تھے۔



(المسجد من الأعمام) - حفر على

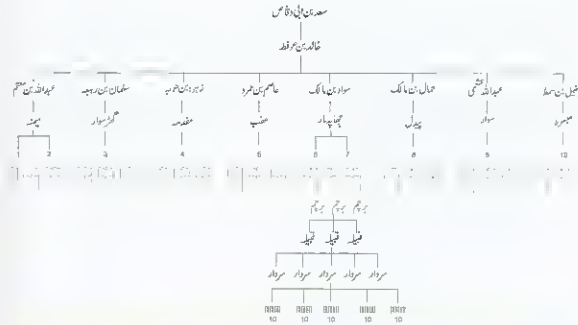
فی صدر مقام ہے۔ اس کی آبادی ایک لاکھ 30 ہزار
 (115) راوی میں "از عمر فاروق قدوسی (ص: 115)

تھے۔ یہ گزرگاہ شمال مشرق میں القادسیہ اور جنوب

اس دوران میں رستم منہاجی میں اس عقیم بواہ جانپاس آگے کا قیاس ہے کہ
 یہ طرف بڑھا اور زہرہ منہ سے کے باقائیل اس کا بہن نے جانپاس کی جگہ
 لی۔ رستم، جبرائیل، مہران اور مہرمان جانپاس کی جگہ خوارہ آجینے جگہ
 بہن جانپاس کیلئے حقیقت ہے اور چار دین طرف کا رخ کر کے "فدائے" سے
 باقائیل آنکھ راجہ کی تلمیذ نامان تاج میں سعد بن جلالہ حقیقت ہے (10 شعبان
 1281ھ 17 ستمبر 1863ء) اس طرح ایرانی تلمیذ شکر سے آتے دے اور رستم

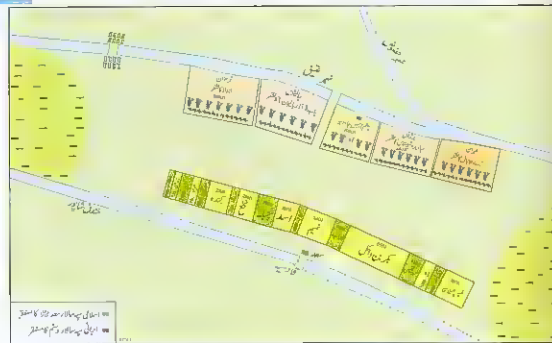
کوئی عرفان کے قصبہ کوئی مٹی نہیں مٹی کے ٹکڑے جانتے ہیں۔ اس کا ذکر جہان
میں اس کی مثال کی روایت کے مطابق حضرت امام غزالیؒ کی مٹی میں جو اسے سمجھے، اچھے اور برے میں
تفصیل یہاں اس کو اٹھائیں مٹی کا ٹکڑا ہے (مقدمہ البدان: 275)۔ مختلف جہانوں میں
ہے (المندرج فی الاعلام)۔ تجھ کو کے ساتھ میری رسالت کا ٹکڑا ٹکڑا کرنا سلسلہ ہے
نہر افسانہ: دیباچہ فرات کی ایک شاخ بنی تھی جو میری جانب بھی تھی، اس نے اپنے
مطلب میں افسانہ قصبہ کے درمیان کو آجھی (اوراد و معارف: اسامیہ: 218-219)۔ ذیل

اسلامی لشکر قادیسیہ کے دستے اور ان کے کمانڈر



نقشہ 35

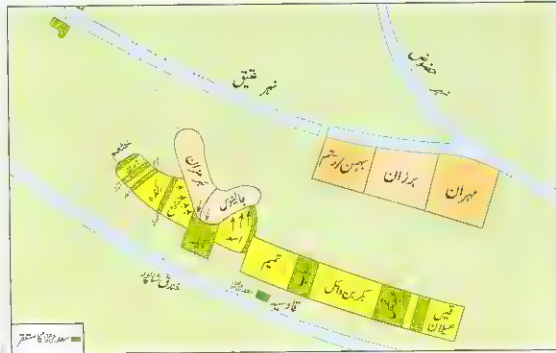
لشکر برترحمی قادیسیہ



نقشہ 36: قادیہ کے میدان میں مسلمان اور ایرانی آئینے سامنے



نقشہ 37: قبیلہ کے دستے پر ایرانیوں کا ہجوم (قادیہ 2)



قبیلہ قبتیہ کی جگہ کا نشانہ کرتا ہے (قادیسیہ 3)

انہیں ان کی مناسب جگہوں پر قبتیات کرتا رہا۔
 سہ ماہی نے اہل انداز کو اس وقت تک نہر قبتی کا پل پار کرنے کی اجازت نہیں دی جب تک کہ کھیتی باڑی کے اوقات نہیں کر لیے۔ اس دوران میں
 اہل انداز نے قبتیوں کے باغیچوں کی کھیتی باڑی کے وقت نہر قبتی پل پار کرنے کی اجازت نہیں دی اور وہ نہر پار کرنے کے بعد فریقین نے ان مقامات پر صف
 بندی کر لی جن کی وضاحت نقشہ 36 میں کی گئی ہے۔
 مگر قادیسیہ چاروں اور چھوڑا میں چاری رہا۔ اس میں 2 لاکھ اہل انداز کے مقابلے میں مسلمانوں کی تعداد 33 ہزار کے لگ بھگ تھی، البتہ وہ
 ایمانی تھے، جماعت اور اعلیٰ تربیت سے بہرہ ور تھے۔

پہلا دن: اُرمات (جمہرات 13 شعبان 15 201ھ ستمبر 633ء)

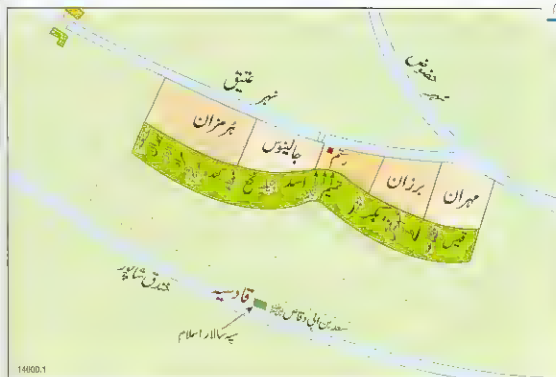
رستم نے ہرمزان اور چالڈوس کو 13 ہتھیوں، 26 ہزار گھڑ سواروں اور 25 ہزار چاہوں کے ساتھ آگے بڑھنے کا حکم دیا۔ ان کا مقابلہ قبیلہ قبتیہ کے
 2 ہزار چاہوں اور کئی سواروں کے ساتھ ہوا۔ 5 ہزار چاہوں نے کیا۔ لڑائی کا بازار غریب گرم ہوا اور کشتیوں کے پھٹنے لگ گئے۔ تب سہ ماہی نے ہرمزان کو
 حکم دیا کہ 13 ہتھیوں کی مدافعت کریں، چنانچہ انہوں نے چالڈوس کے دستے پر حملہ کر دیا۔ یہ دیکھ کر رستم نے چالڈوس اور ہرمزان چاہوں کی مدد کو 11 ہتھی
 اور 4 ہزار چھوڑے بھیجے تاکہ ہرمزان کا مقابلہ کریں۔ 11 میدان جنگ میں مسلمانوں کے مقابلے میں ڈٹ گئے۔ (نقشہ 39، 38، 37)
 تب سہ ماہی نے اپنے لشکر کو حکم دیا کہ رستم کی فوج پر فوج چڑھ، چنانچہ مسلمان ہندو اکبر کے خیرے لگاتے ہوئے دین سے 11 چاروں لڑنے
 لگے (نقشہ 40)۔ یہ ستر کے خیرے کے وقت شروع ہوا تھا۔ اس دوران میں جوہیم جان کی بازی لگا کر ہاتھوں کو میدان جنگ سے نکال باہر کرنے میں



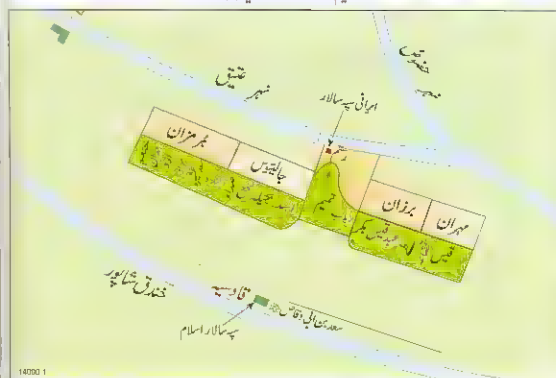
نقشه 39: پهن جاده به کاخ اسد پور قادیبه (4)



نقشه 40: پهن جاده قادیبه (5)



پہم انکوائٹ قادیہ (۵)



پہم انکوائٹ قادیہ (۶) (نقشہ اسلام کا ایراتوں پر چار حاکمہ)



43. 43.



113

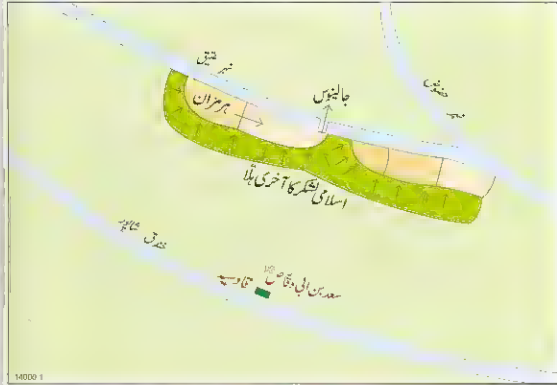
کامیاب رہے۔ عشاء کے بعد لڑائی رک گئی اور رات بھر میدان جنگ پر خاموشی چھائی رہی۔

دوسرا دن: 14 شعبان 15ھ / 21 ستمبر 636ء

اس روز پیش فائدہ کے 6 ہزار مجاہدین شام سے حمّاز عراقی پر پہنچا شروع ہو گئے تھے جن کے سپہ سالار قحط بن ابی وقاص (سعد بن ابی وقاص کے بھائی) تھے اور ان کے مقدمہ انگیز کے سالار قحط بن عمرو بن قحطان تھے۔ اس دن ایرانی باغی میدان میں نہیں آئے کیونکہ ان کی ستارچوں کی مرمت کی جارہی تھی۔ کثیر کے بعد مسرکہ کا رزار گرم ہوا۔ مسلمانوں نے ایرانی کلب پر شدید حملہ کیا اور ان کے گھوڑوں کے منہ پکیر دیے اور قریب تھا کہ مسلمان دشم کے تخت تک پہنچ جاتے، اسے میں ایرانی گھڑسوار پلٹ آئے اور دوبارہ اپنی اپنی پوزیشنوں پر وٹ گئے۔ فریقین آدمی رات تک لڑتے رہے پھر ایک دوسرے سے الگ ہو گئے۔ (نقشہ 41)

تیسرا دن: تھمّاس (بغداد 15 شعبان 15ھ / 22 ستمبر 636ء)

اس دوران میں ایرانی باغیوں کی تعداد بڑھ رہی تھی، لہذا باغی اس روز بھر میدان جنگ میں آئے۔ انیس میدان جنگ سے نکال باہر کرنے کی ذمہ داری ایک بار بھر جو جیم بنہ اٹھائی۔ انھوں نے باغیوں کی آنکھوں کو کھٹکھٹایا اور ان کی سونہیں کاٹ ڈالیں، چنانچہ ظہر سے پہلے باغی ہٹکارے ہوئے میدان سے نکل گئے۔ لڑائی رات تک جاری رہی حتیٰ کہ فریقین اپنی اپنی لشکروں میں پلٹ آئے۔ تھمّاس کاٹا اور ان کے ساتھی



سحر کے قاصد کا آخری مرحلہ..... (قاصد 10)۔ رستم قحط اور جالیوں کا اور ہرمزان کا شمار



معمر کے قیاس کے بعد دشمن کا تعاقب

-9-

ایمانداران کا تقاضا ہے (18 جولائی 16 اگست 23/6/69ء)

انہی شروع ہوتے ہی شکار خانہ کے نرہ اور اغلیا اور
 انہی طرف سوجا کر لیا۔ انہوں نے کہا بہت کھائی اور
 دھو دھو مہرانی فخر میں کھستے پاتے (بخشش 44۔)

بکیر کے جڑوں کے ہزاران کا دست ہر شجر تک پہنچے ہوئے تھا اور
 انہوں نے انہی کی آواز کی کہ اسے سن کر تیرا وہی بلے سے زخم کا
 سامان کیا گلا اور دوا دوا سے ساتھ ساتھ شجر میں جا گر اس
 اور انہی ہر شجر کوست کے انوار کیا گیا۔ سلطان، مرن کو
 دے گئے۔ انہی ہر شجر کا چٹپٹا اور چٹپٹا ہر شجر میں
 دے گئے۔ انہوں میں سے ایک (بخشش 44) کا جائز میں جس
 کا شجر کا دور کہہ دیا گیا ہے ہزاروں کے کاغذ
 اور انہوں کے ہمر کے لیے پہنائی کاغذ، چٹپٹا
 مسلمانوں کے شکار کے پیشہ کار دے گا۔ ہر شجر انہی
 میں ہر شجر کے ہمر سے پہلے تمام ہمر ہو گیا۔ ہر شجر
 کے ہمر سے انہوں کے انہوں کے ہمر سے ہر شجر کے ہمر
 نے ان کا چٹپٹا (بخشش 45) اور انہوں میں جائز میں
 قریب ہزاروں کے کاغذ کے ہمر کے ہمر کے ہمر ہر شجر

ایمانداران کا تقاضا ہے

ہم ارث اور یوم اغواث کو اڑھائی ہزار مسلمانوں نے
شہادت کیا اور لیلۃ النہر اور اوم القادسہ کو بھی اڑھائی ہزار

معمر کے قادیسیہ کے اہم پہلو

① مہران قادیسیہ کی جانے دو بڑی اہمیت رکھتی تھی۔ یہ حدود صحرا پر واقع تھا اور پاس ہی ارض سواحی تھے نہروں کے پانی اور زرعی فصلوں نے سرسبز و شاداب بناد رکھا تھا۔ جنگ کا پانسہ مسلمانوں کے خلاف پلٹتا تو وہ صحرا کی طرف پھپھکا سکتے تھے تاکہ جنگی چال چل سکیں، اپنے لشکر سے چالیس تکی کران کے لیے جڑائی حملہ ممکن ہو۔ اور اگر جنگ کا پانسہ ایرانیوں کے خلاف پلٹتا تو ان کے پیچھے آبی دلدلیں تھیں جہاں ان کے لیے نقل و حرکت دشوار تھی۔

② یہ میدان جنگ خندق شام پر¹ اور مشرق کے درمیان گھرا ہوا تھا۔ اس کے دائیں طرف اور شمال میں پانی کے دھارے تھے۔ مسلمانوں نے جوش قدمی کر کے حصن قدیس پر قبضہ کر لیا تھا جہاں ان کے سپہ سالار سعد بن ابی وقاصؓ لشکرِ یوسف فرما تھے۔ مسلمان اس زمین پٹی پر قابض ہو کر اپنی ضروریات حسبِ خواہش پوری کر سکتے تھے اور انھوں نے ایرانیوں کے لیے ننگی سی جگہ چھوڑی تھی جس سے ان کی عددی برتری سے فائدہ نہ لے سکی تھی۔ اس ننگی محاذ پر ایرانیوں کے لشکر ہزاروں کے لیے آسانی سے نقل و حرکت ممکن نہیں تھی، بجز اس جگہ سورج ایرانیوں کے سامنے تھا اور ہوا کا رخ بھی ان کے مخالف تھا۔

③ رستم نے جنگ سے پہلے مسلمانوں کو اس پوزیشن سے ہٹانے کی کوشش کی تھی لیکن سعدؓ ٹانڈوٹن کے اس راوے سے بڑی آگاہ تھے۔ انھوں نے راوے کے علاقے میں ایرانی لشکر کے خلاف چھاپہ مار کارروائیاں کر کے رستم کو اپنے سامنے آنے پر مجبور کر دیا یہاں تک کہ اس کے ساتھی چٹا آٹھے گھران کے لیے کوئی اور چارہ دہی نہیں تھا۔ یوں معمرؓ قادیسیہ میں مسلمانوں کی کامیابی ایک سو بیس جنگی لشکر کا نتیجہ تھی۔

④ مسلمان مجاہدین اعلیٰ ہمسائی و عربی ممالک میں رکھتے تھے۔ تختہ اتردا اور عراق میں اویسین لڑائیوں سے انھیں جو تجربہ حاصل ہوا تھا وہ اس معرکہ میں کام آیا تھا۔

⑤ مسلمانوں کا ایمان پختہ تھا اور وہ ہر آن شہادت کی طلب رکھتے تھے جیسے کہ ایک روایت میں ہے کہ مساکر اسلام میں کوئی ایک شخص بھی ایسا نہ تھا جو لوٹ کر اپنے اہل و عیال کے پاس جانا چاہتا ہو۔ انھیں اس آیت قرآنی پر پورا پورا یقین تھا:

﴿لَا تَحْزَنْ جُنْدُ اللَّهِ لَأُولَٰئِكَ عَلَيَّتْ حُتْلَةٌ كَثِيرَةٌ ۚ يَأْذِنُ اللَّهُ﴾

”کتنے ہی گھمسان کروہ اللہ کے حکم سے کثیر گروہوں پر غالب آئے۔“ (البقرہ 2: 249)

1 خندق شام پر: یہ خندق شام اور عراق (عربی میں ”سایز“) سے منسوب تھی۔ تیسری اور چوتھی صدی مسیح میں شام پر نام کے جن حکمران ہوئے۔ یہ خندق قنار شام پر اہل (249 تا 271 م) نے کھودی تھی۔ (اسٹیکلہ پمپٹا تارن عالم: 129، 128/2)

دُرش کا واپائی

پرنس قاس کا معروف جھنڈا تھا جو سلطنت سراسیمہ کے آٹھارے سرکاری جھنڈا چلا آ رہا تھا۔ اس کی چوڑائی 8 ذراع اور لمبائی 12 ذراع تھی۔ اس کا پھیلاؤ تقریباً چار مربع فٹ تھا۔



قاس (قاس) کے سامانی پرستوں کا پرچم "دُرش کا واپائی"

بلبی کہتے ہیں کہ اس سے پہلے ایرانی تمام جنگوں میں کامیاب رہے تھے جن میں دُرش کا واپائی لہرا رہا ہوتا تھا۔ یہ پرچم معرکہ دُسر میں کین جادو پر کے پاس بھی تھا۔ وہ لوگ ہر جگہ کے بعد اس پر جواہر چھاد کر دیتے تھے۔ اسے سونے، چاندی، جواہرات اور موتیوں سے سجایا جاتا تھا۔ انھوں نے علم نجوم کے حساب سے اس پر ایک طسم بھی نقش کر رکھا تھا۔ وہ لوگ اس سے برکت حاصل کرنے کا دعویٰ کرتے تھے اور مہلتے کے ساتھ اس کی خریدیں بیان کی جاتی تھیں حتیٰ کہ اس نالاب اور اچھوتے جھنڈے کے لیے پانچ سو دھان (جوئی پر دہست) مقرر رہے جو اسے اٹھانے والے کے آگے چلتے تھے۔

فرہادی طوسی لکھتا ہے: "اس پرچم پر سورج کی عکس رنگ کی شبیہ تھی جس کے اوپر شہری چاند لپٹا ہوا تھا۔" اور مسعودی کہتے ہیں: "قادیانہ کے دن وہ (دُرش کا واپائی) بشار بن خطابؓ کے ہاتھ لگا۔ لیکن عکس کا کہنا ہے کہ یہ جھنڈا قبیلہ بنی قریظ کے ایک آدمی نے اٹھایا تھا، پھر سعد بن ابی وقاصؓ نے اسے شاہِ روم کی خدمت میں لے کر لایا۔ اس کے ساتھ امیر المومنین عیسیٰ بن علیؓ کی خدمت میں مدینہ لے آئے تھے۔

دُرش کا واپائی کا شہر جابر کسری میں ہوتا تھا جو قصر مدائن سے حاصل ہوئے تھے۔ ان میں بزرگروں کی ملکہ شریک، بادشاہ کا سپاہی گھوڑا شہد بڑا، اس کا سپاہی اچھی اور کسری کی کا "بہار" نامی دُرش شامل تھے جو نوے کڑ لہا اور دس کڑ چڑا تھا۔ اس میں پھول پنجاں، درخت، مہرین، تصویریں اور شے سب ہوتے، چاندی اور جواہرات سے بنائے گئے تھے اور موسم بہار گزرنے پر اس کی یاد میں اس دُرش پر بیٹھ کر بادشاہ اور اعیان حکومت شراب نوشی کرتے تھے۔¹

1 دُرش کا واپائی: "کا دُرش" کا لفظ کا تعلق جہاں جھنڈا تھا جس کے باعث مہدیہ پر فردوس (ظالم بادشاہ) نے خفاک پرچم حاصل کی تھی۔

(حسن المقاتل (قاسی) ص 383)

قادسیہ سے مدائن تک

فتح قادسیہ کے بعد سپہ سالار باغلی سعد بن ابی وقاص بن کلاب نے ڈیرہ بن حویہ کی قیادت میں متعدد الجوش جبرہ اور کوکب کی طرف بھیجا جہاں خزرجان کے دو رہنما ایک اموی لشکر ذریعہ سے ڈالے ہوئے تھا۔ خزرجان نے روفو راہ اختیار کرنے ہی میں غایت جاتی۔ پھر لشکر اسلام نے جیل قدی کی اس کے بعد کے سالار عبداللہ بن مسلم بن کلاب سے جنگ شروع کی۔ سعد ان کے پیچھے پیسہ کی قیادت کر رہے تھے۔ پھر سپہ سالار ہاشم بن جبہ تھے جنہیں حضرت سعد بن ابی وقاص نے اپنا نائب بنایا تھا۔ آخر میں عقب کے سالار خالد بن عرفطہ بن کلاب تھے (شوال 16ھ / نومبر 636ء)۔ اسلامی لشکر ایمانوں کا مالی قیادت سبط کے بعد اب تمام لشکر سواروں پر مشتمل تھا۔

عبداللہ بن مسلم بن کلاب نے کوکب کا قیام کیا اور ذریعہ سے "نہرس" پہنچ کر دشمن کی ایک جمیعت کو شکست دی جس کی قیادت یسیر بن کلاب تھا۔ باغلی باغلی کی طرف فرار ہو گئے۔ ذریعہ نے وہاں تک ان کا پیچھا کیا جہاں خزرجان، یسیر بن کلاب اور ہرمزان وغیرہ اکٹھے ہو چکے تھے۔ سعد بن کلاب نے بھی "نہرس" کی طرف جنگ قدی کی، پھر تمام اسلامی لشکر باغلی کی جانب بڑھا اور اموی کو کچلے دیکھتے تھے۔ (تفسیر 47)

اس دوران میں امیر المومنین عمر فاروق بن کلاب نے مدینہ کو روانہ کر دیا۔ اس کے ساتھ ایک کی طرف بھیجا تاکہ وہ ایمانیوں کو مصروف رکھیں اور ان کی جنگی کوششوں میں رکاوٹ ڈالیں۔ اسے میں ہرمزان پیچھے ہٹ کر اپنے وطن امداد چاہا۔ فرزان نے اپنے مستقر بنالہ کی دہلی اور خزرجان اور ہرمزان لپکا ہو کر مدائن میں ڈٹ گئے۔ وہ شہر بارگاہ ایک بنی فون کے ساتھ پیچھے چھوڑ گئے جس میں الہاب (دربند، آذربائیجان) کے لشکر شامل تھے۔ ہرمزان کے ہاتھ، دستے کوئی اور ذریعہ اب کے درمیان خیمہ زن تھے۔

1. خزرجان (خارجان): لپکا ہوتے امویوں کے خلاف۔ انہوں نے 211-76ء میں ان کا قیام کیا۔ ان کا قیام بھی ان کے ہاتھ آ گیا۔ ہرمزان کے ہاتھ فتح

ذی قعدہ پر مشتمل تھا۔ (ارکان و معارف اسلام: 211-76)

2. نہادند: ایمان کا پرچم کرنا۔ 210 ہجری (خارجان) کے سرخی میں واقع ہے۔ آدھی 26 ہزار ہے (الحدید، فی الحدید)۔ نہادند سپہ سالار میں اس کے دار الحکومت ہمدان سے تقریباً 70 کلومیٹر جنوب میں واقع ہے۔ نہادند کے 30 ہزار میں تقریباً 80 کلومیٹر اور مشرقی سرحدوں واقع ہے۔ (ارکان و معارف اسلام: 211-76) 3. نہادند: کرمان شاہ سے اسطہان جانے والی شاہراہ واقع ہے۔ شمال ان لینہ پر مشرقاً قریب سے پہلے سو جوتھا۔ بلبلوں میں شیر سے واقف تھا۔ سامانی اور میں جہاں ایک آٹھ رو کی قلعہ قادی میں جنگ نہادند کی تاریخ کے بارے میں مختلف بات لکھتے ہیں۔ فتحی سلف بن کلاب اور 639/40ء میں 19ء (640ء) اور ان آٹھ، انڈسٹر، ہادی اور کینی (Caolton) 643ء میں نہادند کا علاقہ پہلے ہمدان (ہمدان) کا نام و پارکلات تھا۔ 19ء کے بعد اس کے قیامات میں شامل کر دیا گیا۔ 998ء 1589ء میں عبدالحامد اول مغربی میں یہاں پتلا لڑا۔ وہ نے ایک قلعہ تعمیر کیا (پھر اس پر فتحی قابض ہو گئے)۔ قلعہ اور راج کے انتقال کے بعد نہادند کی قلعہ ہرقون میں بنو بختی اور شہنوں کو جہاں سے نکال دیا گیا۔ اس کے نتیجے میں 1072ء 1603ء میں ترکی سے دوبارہ لڑائی ہوئی۔ 1146ء 1730ء میں تاتاریوں نے ان کو اس سے نہادند تک پارچہ بچھین لیا۔ (ارکان و معارف اسلام: 528/22)



آتش 47

عراق اسلام کی مدائن پر طغیان

بہرہ زعفرانی میں اسے نوبہر کہا جاتا ہے۔ یہ قوت مملکت تھی۔ یہ ان سات مملکتوں میں سے ایک ہے جن کے گروے کا نام مدائن ہے۔ یہ وہ آرد
 (مجموع البلدان: 515/1)

زہرا میں وہ پہنچا اور ان کے لشکر نے ہمدانہ حیدر
 کے دشمن پر دھاوا بول دیا۔ زہرا میں لڑائی میں شہید
 ہوئے۔ ان کے ہاتھوں مارا گیا اور اس کی فوج
 ہلاک ہو گئی۔ مسلمانوں نے بہرہر کی طرف پیش قدمی
 کی۔ وہاں پہلے پہنچ گئے۔ انہوں نے وہاں کی شہر پر حملہ کر لیا۔
 زہرا نے سادہ کے فوج میں ہمدان کے زیر نگران شہر
 کو فتح کر لیا۔ وہاں تک کہ وہاں تک کہ مسلمانوں کو
 فتح کر کے کے لیے ہمدان کسری سے ایک پانچویں
 مسلمانوں کی طرف چھوڑا۔ جسے ہمدان کے تختے پر ہم
 جہان علی داس بنانے کو اسے مار ڈالا۔ پھر لشکر اسلام
 نے بہرہر کی طرف کوچ کیا اور اس کی فیصل کے سامنے
 چلا آیا۔ بہرہر مدائن کی سات مملکتوں میں سے
 ایک تھا اور یہ دجلہ کے مغربی کنارے پر واقع تھا۔



مسلمانوں کے ہاتھوں بہر سیر (مغربی مائن) کی فتح



دجلہ پاراسطانیہ اور ہندوستان (مشرقی مدائن) پر طیار

سقوطِ مدائن

(صفر 16ھ / مارچ 637ء)

مدائن ایک بڑے شہر کا عربی نام تھا۔ یہ جن مساتہ بستوں پر مشتمل تھا، ان کے نام یہ تھے: دجلہ کے مشرقی ساحل پر طبلون، اسفاہن (شاہی محلہ)، اور رومہ¹ آباد تھے۔ انہیں مدائن القصبی (پرسے والا مدائن) کہتے تھے۔ دجلہ کے مغربی کنارے پر بہریرہ، باس آباد، سلقہ² اور ساباط نامی بستیاں تھیں۔ انہیں مدائن الدیلمی (قرمشی مدائن) کہا جاتا تھا۔ دریا کے دونوں کناروں پر یہ بستیاں متصل یا قریب قریب واقع تھیں۔

عراق کے غزوہ آقا قدس کے چار کروہ قدیم نقشے میں بہریرہ کو دجلہ کے جنوبی کنارے پر رومہ اور اسفاہن کے باہم قابل و با کے موڑ کے اندر دکھایا گیا ہے۔ لیکن جگہ "سومر" شمار 27 (1979ء) میں درج ہے کہ آغا قدس کی کھدائی سے ثابت ہوا ہے کہ بہریرہ دجلہ کے مغرب کی طرف مدور فصیل کے اندر واقع تھا جس کے بارے میں پہلے خیال تھا کہ یہ سلقہ کے گرد گرجی جگہ سلقہ کی جائے فروغ بہریرہ کے مغرب کی طرف بتائی جاتی ہے۔ ہم نے 48 اور 49 نمبر نقشوں میں یہی دکھایا ہے۔

بہریرہ کی فتح

سپہ سالار اسلام مسجد بننے والے تھے جس مقصد جنہیں ہوا کہ بہریرہ کے ارد گرد نصب کرادیں۔ ان کے ذریعے سے فصیل پر شکاری کی جاتی رہی اور یہ محاصرہ وہاں جاری رہا۔ اس کے نتیجے میں ایرانی دجلہ پار کر کے اسفاہن اور طبلون کی طرف چلے گئے۔ انہوں نے دریا کا پل جلا دیا اور تمام کشتیاں اپنی طرف جمع کر لیں۔ مسلمان رات کی تاریکی میں بہریرہ کی فصیل پر چڑھے اور شہر کی گلیوں میں سے گزرتے ہوئے دریا تک جا پہنچے جہاں سامنے شاہان فارس کا مستقر اسفاہن رکھائی دیا تھا (صفر 16ھ / مارچ 637ء)۔ انہیں رات کے اندھیرے میں ایمان کرنی کا مفید پلندہ دیا گیا۔ غزوہ آقا قدس مسلمانوں نے اسے دیکھ کر غرور سے بغیر پلندہ کرنے شروع کیے حتیٰ کہ صبح ہو گئی۔ بزرگ رہنما نے گھبرا کر اپنے خزانے پیچھے ہٹنے شروع کر دیے۔ اس وقت دجلہ شہرانی میں تھا۔ مسجد بننے والے گھوڑوں پر تیرتے ہوئے دجلہ عبور کرنے کی تدبیر اختیار کی۔

مسلمان دجلہ عبور کرتے ہیں

600 مسلمان کھڑسواروں کا دستہ کچھ پہاڑی اٹھواں تیزوں کی آغیاں بلند کیے آگے بڑھا، ان کی قیادت حاکم بن محمد بنی کر رہے تھے۔ دوسرے

¹ سلقہ یا سلیو کی: سلیکی بادشاہوں نے اس نام کے قریب رہائے جن میں سب سے مشہور شہر (سلیکیہ) دیا ہے۔ دجلہ کے کنارے واقع ہے جسے سلیس اول (پالٹین سکندر اعظم) نے آباد کر کے مملکت سوریا کا دار الحکومت بنایا تھا اگرچہ بعد میں اس نے اٹلی کے کوہ راگھوست بنالیا۔ 140 ق م میں اس پر پانسی (قدیم پانسی) قابض ہو گئے۔ بعد میں سلیو اور پانسی فون کے کنٹرولوں پر مدائن آیا ہوا۔ (المصنف فی الاعلام)

[illegible]

دشت نو دشت ہیں دربا بھی نہ چھوڑے ہم نے

[illegible]

دیکھ کے سامعی باغچین سے چڑھتی کسی درود جلد کے اھد ان کے
 مسلمانوں سے ملے ہوئے۔ مسلمانوں نے ان سے گھٹلوں کو
 قیوں سے بیکہ کے دے کر ان سے کچھ بھر دے اور وہاں
 صیت اسلام کی طرف پلے۔ مسلمانوں نے تو بڑا کراہے
 تھے۔ پھر چارہ اہل اربوں سے بڑا تاجہ اھدائی کی۔
 اھدائی کے بعد ان کے حضرت دے کچھ بھر دے اور
 کشت سے بڑا دے ان سے ملے۔ مسلمانوں کا سپرے بھینوں پر مشتمل
 ملی دستے آئے۔ آئے جس کی قیادت خضاب بن عمر جمی
 تھے۔ سے ان دستے کا نام "خضر" تھا۔ وہ درود سے
 بڑا اھدائی۔ مسلمان بھر کر اور اس کا پانی کھیا۔ کھیتے
 پلے ہوئے۔ درود کا دے کر ان سے دے۔ دستے سے ہالے جبکہ
 پلے ہوئے۔ درود کا دے کر ان سے دے۔ دستے سے ہالے جبکہ

ایمان کسریٰ کا سقوط

ان حالات میں کسٹمری یز گردشاہ پر اس قدر خوف طاری ہوا کہ وہ اپنے لاد لشکر سمیت ملوان کی طرف فرار ہو گیا۔

اس کی توقع ہی تھی، لہذا وہ فرار ہوتے وقت اپنے بیشتر اموال بیچ کر لے کر گئے۔

پھر سیدنا ابراہیمؑ کے ہمراہ مسلمان قہرا پیش ہیں داخل ہوئے اور اس فتح عظیم پر اللہ کے حضور میں نماز شکرانہ ادا کی۔ اس وقت سیدنا ابراہیمؑ نے یہ آیات تلاوت کیں:

﴿لَمْ يَتَوَكَّلْ عَلَىٰ غَيْرِهِ ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرِينَ﴾ ۝ ﴿يَتَعَبَوْنَ كُنُوفَهُمْ لِيُفِيَهُمَا فِكْرَينَ ۚ

”وہ کہنے ہی باغات اور چشمے چھوڑ گئے، اور کھیتیاں اور شاندار محل، اور آرام کی چیزیں جن میں وہ عیش کر رہے تھے۔ اس طرح ہم نے ان سب کا وارث دوسری قوم کو بنا دیا۔“¹

اسی قصہ انہیں میں خسرو پروردگار نے نبی ﷺ کا نام مبارک چاک کیا تھا اور پھر وہ نبی ﷺ کی پیروی کے مطابق نہیں قتل ہوا تھا، اور کہیں یزید کو موسم اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے قاصدوں کا مبینہ مکالمہ ہوا تھا۔ انہی قصہ جانتے نے فرمایا:

قُلِ اللَّهُمَّ مِلْكَ الدُّنْيَا وَالْآٰلَةِ مِنَ النَّارِ ۖ وَتَلْبِغُ إِلَٰهَكَ مَعْنَى النَّارِ ۖ وَتَعْلَمُ مِنَ النَّارِ
وَتَدْرِي مِنَ النَّارِ ۖ يَتَذَكَّرُ عَلَيْكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ ۙ

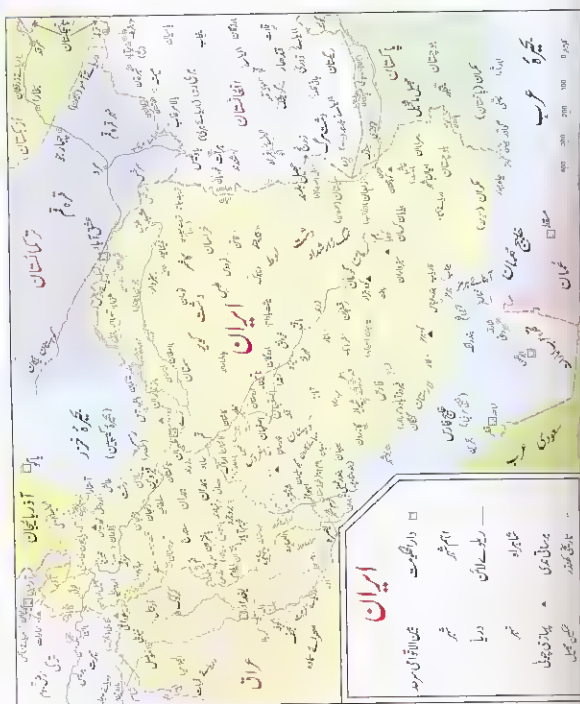
’کہہ دیجیے: اے اللہ! اے تمام بادشاہی کے مالک! تو مجھے چاہے بادشاہی دیتا ہے اور جس سے چاہے بادشاہی چھین لیتا ہے، اور تو ہی مجھے چاہے عزت دیتا ہے اور مجھے چاہے ذلت دیتا ہے۔ میرے

عزیز باقہ میں سب بھلائیاں ہیں۔ سبے ملک کو ہر چیز پر خوب قادر ہے۔^{2۰۹}

حضرت سعدؓ نے یہ ایک سلام سے نماز پڑھ کر اُٹھ کر کئی آدمیوں کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ تم میری خدمت میں آ جاؤ، میں تم کو اس کی تعلیم دے دوں گا۔ ان لوگوں نے کہا کہ ہم تو مسکین و غریب ہیں، کیا تم ہم کو اس کی تعلیم دے سکتے ہو؟ حضرت سعدؓ نے فرمایا کہ میں تم کو اس کی تعلیم دے دوں گا، اگر تم میری بات نہ مانو گے تو میں تم کو اس کی تعلیم نہیں دے سکتا۔ ان لوگوں نے کہا کہ ہم تو مسکین و غریب ہیں، کیا تم ہم کو اس کی تعلیم دے سکتے ہو؟ حضرت سعدؓ نے فرمایا کہ میں تم کو اس کی تعلیم دے دوں گا، اگر تم میری بات نہ مانو گے تو میں تم کو اس کی تعلیم نہیں دے سکتا۔ ان لوگوں نے کہا کہ ہم تو مسکین و غریب ہیں، کیا تم ہم کو اس کی تعلیم دے سکتے ہو؟ حضرت سعدؓ نے فرمایا کہ میں تم کو اس کی تعلیم دے دوں گا، اگر تم میری بات نہ مانو گے تو میں تم کو اس کی تعلیم نہیں دے سکتا۔

1. السحابة 25:44-28.

2 إلى عصره 26:3.



حصہ دوم باب سوم

مسلمان بلاد فارس میں داخل ہوئے ہیں

1

محرکہ جولو اء

(اول ذی قعدہ 16ھ / 24 نومبر 637ء)

اہل فارس کا نیا بیابان

ہدائن اور ہمدان^۱ کے درمیان جہلی شاہ اور جہلی جو جلولاء^۲ اور رطلوان سے گزرتی تھی جبکہ یزید گرد نے سقوط ہدائن کے بعد ہمدان کو خارجی دارالحکومت بنالیا تھا۔ جلولاء، ہدائن سے 150 کلومیٹر شمال مشرق میں تھا اور میروان بن بہرام رازی پہلی بار ڈالے دھا تھا۔ اس نے تاحہ بندہ ہو کر خود قہس کھد رانگی قہس۔ ہدائن سے پہلے ہوئے والا لشکر اور ایلیاب، آذر بایجان اور کوہستان (جہال) اور اہواز کے مشرق میں واقع اندرون فارس کے علاقوں سے آئے والے اہل افکر اس کے زیر کمان جمع ہو چکے تھے۔ یوں ایرانیوں کو ہر روز نئی کلمہ پہننی رہی تھی۔



ہمدان (ایران) کا خوبصورت منارہ

ہاشم بن عقبہؓ جنگ کی کمان کرتے ہیں

سپہ سالار سعدؓ جینٹھ نے ہاشم بن عقبہؓ کی قیادت میں 12 ہزار مجاہدین روانہ کیے۔ متعدد الجیش کی قیادت قطعاً بن عمروؓ کو کر رہے تھے۔

۱۔ ہمدان: ایران کا یہ شہر ایرانی کے جنوب مغرب میں (کوہ الوند کے دامن میں) واقع ہے۔ مملکت ہاد (سینہ) کے عہد (قبل مسیح) میں جو اکبرانہ کھانا تھا۔ یہاں سلیوقی دوم کے آ کر رہے ہیں۔ اس کی آبادی ایک لاکھ 75 ہزار ہے (المستجد فی الامصار)۔ یہ سوسہ ہمدان کا دارالحکومت ہے۔ مملکوں (۶۲۰ تا ۶۳۷ء) 1220ء میں ہمدان کا تخت و سواں کیا۔ 4789۰۰ میں گمناں کاہار نے غارت خانہ سمارکرا دیا اور اس کے محفل، جو اب السملان کہا لے ہیں۔ یہ رہی شہر سر جو ہیں۔ یہاں مشرقی عربی میں کا قہر ہو گئی ہے۔ (امروزہ صرافہ اسلامیہ: 187، 188/23)

2۔ جلولاء: عراقی کا یہ شہم نائین کے جنوب میں وجاہت الان (ہدائے ہوا) کے کنارے واقع ہے۔ ان نواں اسے قبل از اسلام کہتے ہیں (المستجد فی الامصار)۔ جلولاء دراصل ایک یونانی ندی ہے جو جھوٹا کی طرف بہتی ہے۔ اس کا نام جلولاء اس لیے رکھا گیا کہ یہ میدان بقتول ایرانیوں کی لاشیں سے بھر گیا تھا۔ جلولاء آخر بخ (توس) کا ایک شہر بھی ہے جو آج وہاں سے 24 میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ (معجم البلدان: 2/156)

یہ لشکر چاروںوں میں بٹولا دیا۔ پہنچ گیا۔ مسات ماہ میں ان کی ایرانیوں سے آتی (80) لڑائیاں ہوئیں جن میں بیشتر مسلمان غالب رہے اور ہر بار ایرانیوں نے ہمارا کرشمہ قتل کے چھپے پناہ لی۔
جلالہ وہ جگہ کے معادن دریا کے دیلا کے کنارے واقع تھا۔ اس کے دائیں جانب دفاعی استحکامات دریا کے دیوار کی بدست بہت مضبوط تھے۔ اور اس کے سامنے ایک بڑی کھج اور بڑی خندق مائل تھی جس سے کچھ فاصلے پر کھڑی کی شاخ دار رکاوٹیں نصب کی گئی تھیں تاکہ کھڑسواروں کا حملہ رکا جائے۔ خندق کے درمیان آنے والے کے لیے راستے چھوڑے ہوئے تھے۔

سقوطِ جلیلہ لاہ

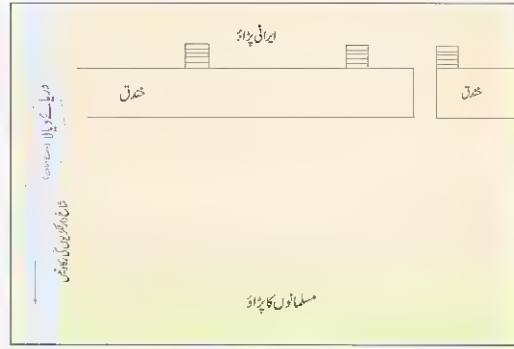
آخری خونریز معرکہ کے بعد ایرانی چھپے ہوئے مسلمانوں نے ان کا چھپا کر کے دے چنی رکاوٹوں کے اندر نہیں گھیر لیا۔ درمیانی گزرگاہوں میں خونریز لڑائی ہوئی۔ ایرانی چھپے ہوئے خندق میں گرے تو وہ اس میں بڑھیاں بنا کر اپنی جانب کھینچ گئے۔ اب یہ خندق ان کے مضبوط دفاع کے لیے کارآمد نہ رہی۔ مسلمانوں نے صورت حال بہانہ لی اور پلٹ کر دشمن پر رات کے غلطی کی صف بندی کر لی۔ ایرانیوں نے یہ دیکھا تو انھوں نے خندق اور چنی رکاوٹوں کے درمیان شاخ دار رکاوٹیں نصب کر دیں اور ان کے درمیان گزرگاہ درگاہیں بنائیں جہاں سے کھڑسوار مسلمانوں سے دو دو ہاتھ کر سکتے تھے۔ اس دوران میں رات چھا گئی اور دروں لشکر گھم گھم ہو گئے۔ مسلمان یوٹس کر کے خندق میں داخل ہوئے کے راستے تک پہنچ گئے اور ایرانیوں کو پسا ہو کر خندق میں چلے جانے سے روک دیا۔ ایرانی دائیں اور بائیں جانب پہنچنے والی رکاوٹوں میں چھپتے چلے گئے۔ مسلمانوں نے انہیں غصے میں کرکٹ کیا۔ اس معرکہ میں ایک لاکھ ایرانی ہلاک ہوئے یہ سترہ جلاوا، بیچ مدین کے آٹھ ماہ بعد اول ذی قعدہ 16ھ 24 نومبر 637ء، کوئل میں آیا۔

سقوطِ جلیلہ لاہ

سپہ سالار سعد بن ابی وقاص نے جلیلہ لاہ پر حملہ کیا۔ راستے میں جلیلہ لاہ اور عطاون کے درمیان غنائیم کے مقام پر ہران کے لشکر سے تصادم ہوا جس میں ہران مارا گیا۔ اس دوران میں ہر گروہ نے شمال شرق میں زے کی طرف راہ فرار اختیار کی۔ جلیلہ لاہ کا سقوط تصدایع بن عمرو نے جلیلہ لاہ کے ہاتھوں میں آیا۔ یہاں سے مسلمانوں کو بغیر مال غنیمت ملا۔ یہ مال غنیمت مدینہ پہنچا تو اسے دیکھ کر امیر المومنین عمرہ رقیہ نے جلیلہ لاہ کی آنکھوں میں آنسو آگئے کہ میں اس سے مسلمان تھے میں نہ پتا نہیں۔

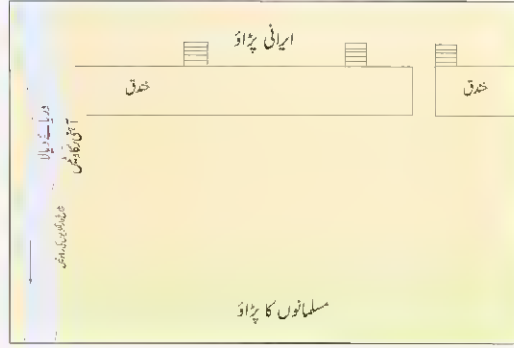
جلالہ لاہ کے اور گرد کی فتوحات

سعد بن ابی وقاص نے فارغ ہوئے تھے (ذی قعدہ 16ھ 24 نومبر 637ء) اس وقت سے قبل بنی قریظہ نے ہران کے نواح میں چھاپا چار کارروائیاں کے ذریعے سے ایرانیوں کو مصروف رکھا تھا۔ امیر المومنین عمرہ رقیہ نے اب عبد بن غزوہ ان کے لشکر کو مصروف کیا کہ وہ فارس کے دوسرے علاقے پر شریک بنادیں اور وہاں کی ایرانی فوجوں کو روکے رکھیں تاکہ دوسرا میدان میں حصر نہ لے سکیں اور جب تک کہ وہ نہ ہوں تو ایرانیوں کا دفاع کمزور رہے۔ یہ وقت آگے بڑھ کر اس علاقے کو فتح کر لیں۔ عبد بن ابی وقاص نے 500 تا 800 غلامین تھے۔ ان کے مقابلے میں لکھنے والے ایرانیوں کی تعداد چار ہزار تھی۔ اس کے باوجود لشکر اسلام نے ایرانی فوج تباہ و برباد کر دی۔ پھر انھوں نے لکھ کے دفاع پر مامور ہونے کو شکست دی۔



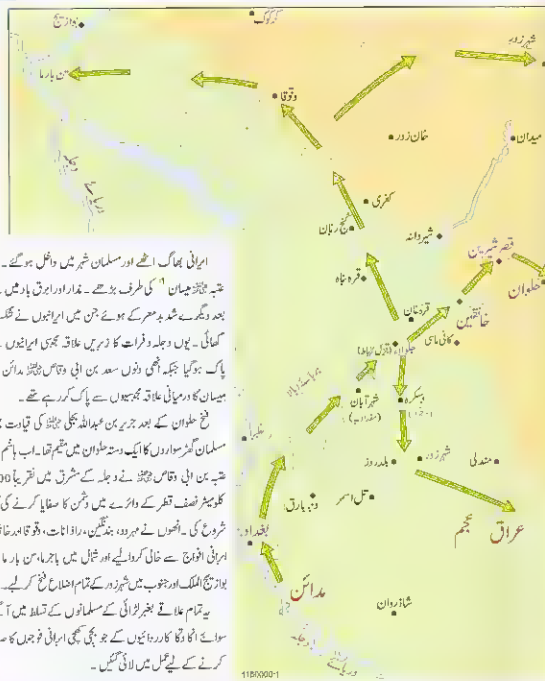
نقشہ 51

معزکہ جلوہ (۱) اسلامی اور ایرانی لشکرات نے سامنے



نقشہ 52

معزکہ جلوہ (2)



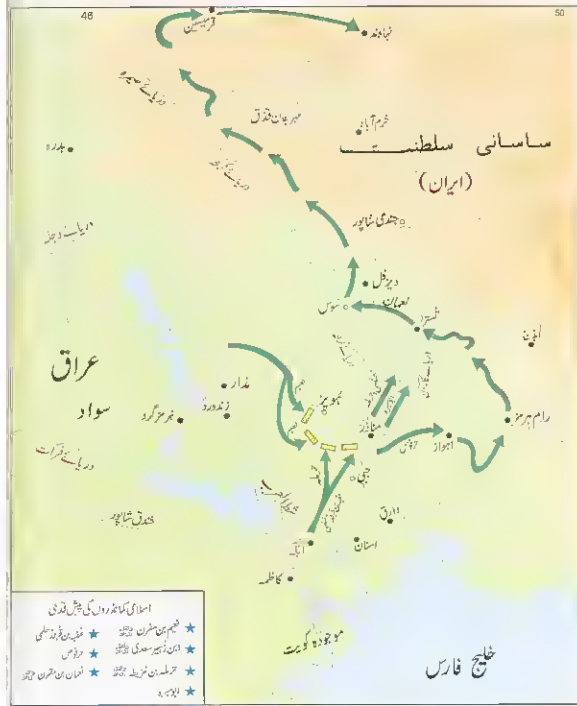
ایرانی بھاگ اٹھے اور مسلمان شہر میں داخل ہو گئے۔ پھر
عقب ہٹاؤ دیا۔ اہل عرب کی طرف بڑھے۔ ہزار ہا عربی بادشاہ
بعد دیکھ کر ہٹے۔ ہٹے ہوئے جن میں ایرانیوں نے شکست
کھائی۔ یوں دہلہ و فرات کا درمیان علاقہ بھی ایرانیوں سے
پاک ہو گیا جبکہ ابھی دوسرے سعد بن ابی وقاص حبشہ، یمن اور
حیماں کا درمیانی علاقہ بھیجے ہیں سے پاک کر رہے تھے۔
فتح طوان کے بعد جزیرہ بن عبداللہ مکی حبشہ کی قیادت میں
مسلمان گھڑسواروں کا ایک دستہ طوان میں بھیجا تھا۔ اب انہیں
عقب ہٹنے کی ہمت نہ تھی۔ انہوں نے دیکھ کر کہ شہر میں تقریباً 200
کوہنہ نصف قطر کے دائرے میں دشمن کا سٹاپ کر کے کی ہم
شروع کی۔ انہوں نے میرور، جہنگین، درازانہ، جوقا اور خانگر
ایرانی افواج سے خالی کر دیے اور شمال میں بائیں ماہر اور
ہزاروں لشکر اور جنوب میں شہر کے تمام باشندے جمع کر لیے۔
یہ تمام علاقے بغیر لڑائی کے مسلمانوں کے قبضہ میں آ گئے
سوائے اٹھارہ کارہائیں کے جو ابھی بھی ایرانی فوجوں کا سٹاپ
کرنے کے لیے عمل میں لائی گئیں۔

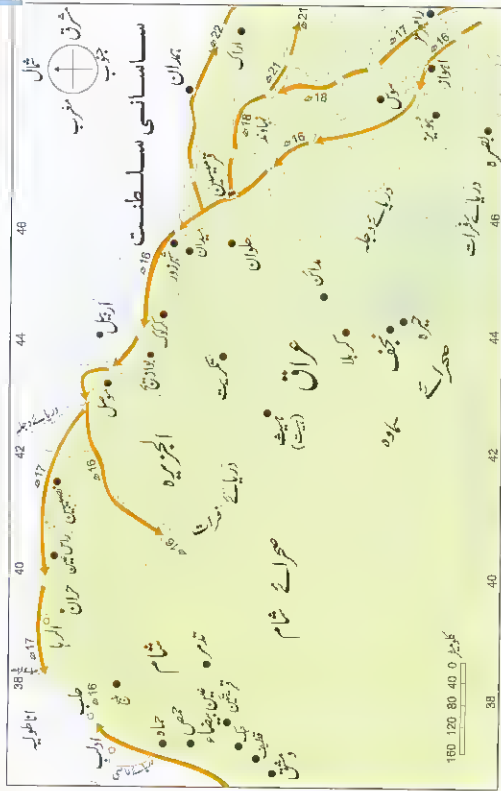
1180000-1

تقریباً 50

معرکہ جلولاء کے بعد دشمن کا صفایا

1۔ حبشہ، ایران، عراق کا ایک صوبہ ہے۔ ایران کی حدود سے ملتا ہے۔ اس کا دارالحکومت الشہارہ ہے (جو اب اسے پہلے پر واقع ہے۔) حبشہ کے باشندے
عمارہ علی الغزالی، یونان، قلعہ صالح اور الجسر الکبیر ہیں۔ (المستند فی الآحادام)





22۔ سامانی سلطنت کی تاریخ (فارسی، ابرہہ کے زمانوں میں)

الجزیرہ اور آرمینیا کی فتوحات



میدان میں صوماء مسجد



دھوکا اسٹیشن

عدائیں میں داخل ہوئے۔ کے بعد سعد بن ابی وقاصؓ نے امیر المومنین عمر بن خطابؓ کو خط لکھ کر فتح کی بشارت دی، امویہ کی نیست و نابود کا وقت میں ارسال کیے اور بیتِ بلا و قارن فتح کرنے کی اجازت مانگی۔ لیکن امیر المومنین عمر فاروقؓ نے اس کی اجازت نہ دی کیونکہ یہ بات بلاوجہ فوجیات کا دائرہ بڑھانے کی پالیسی کے خلاف تھی، تاہم انھوں نے عدائیں کے ارد گرد جبار اور ملوان میں ایرانی لشکروں کا صفحہ بکرنے کی اجازت دے دی تھی۔ اسی دوران میں جب امیر المومنین عمر فاروقؓ کا لشکر تک یہ خبریں پہنچیں کہ ایرانی مسلمانوں سے جنگ کے لیے اہلاند میں جمع ہو رہے ہیں تو انھوں نے اس خطرے کے سبب کے لیے جنگ کا سلسلہ دوبارہ شروع کرنے کی

اجازت عطا فرمائی، چنانچہ پچیس ہزار کے دستوں نے مختلف دستوں میں پیش قدمی کی اور پہلی ساسانی سلطنت فتح کر کے چلے گئے۔ دو دن واپس سالاروں کی قیادت میں یہ واقعات اس طرح پیش آئے،

① عبداللہ بن مسعودؓ: انھوں نے کرب بن دہل اور عوز بن دہل کے پانچ ہزار بہادروں کی سمیت میں عدائیں سے تقریباً 220 کلومیٹر شمال میں واقع کربت فتح کیا۔ یہ واقعہ جمادی الاولیٰ 16ھ / جن 637ء میں پیش آیا۔ پھر عبداللہ بن مسعودؓ نے دہلی بن دہل کی قیادت میں 4 ہزار بہادرین آگے بڑھ کر جنسوں نے معرلہ¹ اور نیوئی فتح کر لیے۔ یہاں دشمن کی فوجیں ایرانی اور رومی غلبوں اور ان دؤں کے طاقت حریفوں پر مشتمل تھیں۔²

② عمرو بن ماکہ بن نبہہؓ: انھوں نے قرقیہ یا اور فرات کے کنارے واقع بیت (بیت) فتح کیے۔

③ عباس بن شہمؓ: ان کا 5 ہزار کا لشکر جن جنسوں میں تقسیم ہو کر دو دن واپس علاقوں کی طرف بڑھا۔ (لی سبیل بن عدیؓ کا دستہ فرات کے راستے فرات کے کنارے واقع رقتہ پہنچا تو شہر والوں نے ان کے آگے ہتھیار ڈال دیے۔

1. فوسل بانو سسل، شہر قالی عراق میں، جہاں کے کاہنوں نے اپنے اور سو یہودیوں کا مارا حکومت ہے۔ اس کے قریب اشوری دارالحکومت نیوئی کے کنٹرل ہے۔

2. اس سے پہلے بات ثابت ہوتی ہے کہ اہل اسلام سے دشمنی مہم قدم سے چل رہی ہے، چنانچہ اس واقعہ ایرانی اور رومی اپنے لشکر 9 ہت اور باہمی دشمنی

بہا کر سب مسلمانوں کے خلاف متحد ہو گئے تھے۔ اسی طرح آج بھی جہان اسلام نے مل کر اسلام کے خلاف صف آرائی کر رکھی ہے۔

3. دقت، یہ عثمانی شام میں دو جنگیں لڑ رہے تھے (یہاں ہزاروں) نے اس کی بغاوت کر رکھی تھی۔ ہزاروں ایشیہ نے اسے اپنا گروہی دار لکھا تھا، اس لیے یہ

ہزاروں ایشیہ لکھا ہے۔ تاجریوں نے اسے تیرہویں صدی عیسوی میں برطانوی لکھا۔ (المستند فی الامام)



1:600000

نہادہ اور ہمدان کی طرف اسلامی حسا کر کی پیش قدمی



اسلامی عساکر کی قادیسہ سے عراق، اہواز، رے، اصفہان اور الجزائر کی طرف پیش قدمی

(د) عبداللہ بن عبداللہ بن عباس نے مصلح پہنچ کر نصیحتیں کی طریت پیش قدمی کی جو جلد کے کنارے واقع ہے۔ ان کی آہ پر اہل شہر سے صلح کر لی۔

(ج) ذوق اور نصیحتیں کی فتح کے بعد سہیل بن سہیل اور عبداللہ بن سہیل کے دستے عیاض بن قثم بنیہ کی فتح سے جا ملے اور انھوں نے "لوہ" اور "ان" صلیح کے ساتھ فتح کر لیے۔ اس کے بعد سیساک، بخارا، عراق، میانہ، قرقین، سروج، راس، کیلا، ارض بیضاء، جسر شیع (شام)،

۱۔ نصیبین: (پندرہ فرات کا درمیانی علاقہ) کا یہ تاریخی شہر پہلی ترکی میں شامی سرحد پر واقع ہے۔ اس کے انتظامی سرحد پار شام کا شہر القاضی ہے۔
۲۔ نعل عرائل کے شہر مصلح اور نصیحتیں کا درمیانی فاصلہ ستر چار سو میل ہے۔ باقی میں مصلح سے شام جانے والے قلعے نصیبین سے گزرتے تھے۔ بنجر المہمان کے علاقے نصیبین اور اس کی دائمی قلعہ بندیوں میں 40 ہزار فوج تھے۔ شہنشاہ قاصر اور شیردان ساسانی (دھرتی 579ء) نے جب اس کا محاصرہ کیا تو شیرج جنس ہیرا تھا۔ اس نے طریشاہ سے جڑی تندر میں چھوٹا گھرانے اور انھیں پیش کی بتوں میں بھر بھر کر، ہزاروں (مشیق کی طرح کا آلہ) کے ذریعے سے شہر میں پھینکا تو اہل شہر ان ہرقی ہوں کی تاب نہ لائے اور شہر چھو گیا۔

حضرت امیر معاویہؓ ایڈمہد طائی میں شام کے گورنر تھے۔ جب نالی نصیبین نے شکایت کی کہ اہل شہر بچھڑاؤں کی کثرت سے مصیبت میں گرفتار ہیں تو معاویہ کے حسب لکھ بھجوا دیے۔ معاویہ مقرر کردیا گیا۔ چنانچہ لوہ بچھڑاؤں کے لیے ہو گئے تھے کہ ان مہجروں کی تعداد اٹھ سو لاکھ کے لیے ہو گئی۔ (معجم البلدان: 289/5)

2۔ اور قاز (قاز) ترکی کا یہ شہر سرحد شام کی طرف (فرات کی میدان عربی کے کنارے) واقع ہے۔ آبادی 2 لاکھ سے اوپر ہے، صوبائی صدر مقام ہے۔ اس کا قدیم عربی نام اڑیا ہے۔ اس کا پہلی نام بالغ ہے۔ 32 ویں صدی مسوی میں اس پر مسلمانوں کا قبضہ ہے۔ (اردو اور معارف اسلام: 406/10، المعجم فی الاعلام)

3۔ کاران (Carthae): باقی میں تران یا حارثان لکھ شام کی حد میں شامل تھا۔ آج کل یہ ترکی میں اور قاز کے قریب میں ہے اور وہاں کے قلعے کی میدان نری قلاب پر واقع ہے۔ حضرت امیر ایڈم بھگوار سے حضرت حرم کے چچا تھے۔ حضرت سارہ اور حضرت نوہ حارثان کی اہلیہ حضرت امیر ایڈم بھگوار کے محرم تھے۔

۴۔ اہل حارثان نے اسے "ملو پلاس" (پست پرست شہر) کا نام دیا۔ یہ وہی قلعہ تھا۔ آج کل یہ ترکی میں اور قاز کے قریب میں ہے اور وہاں کے قلعے کی میدان نری قلاب پر واقع ہے۔ حضرت امیر ایڈم بھگوار سے حضرت حرم کے چچا تھے۔ حضرت سارہ اور حضرت نوہ حارثان کی اہلیہ حضرت امیر ایڈم بھگوار کے محرم تھے۔

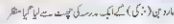
۵۔ قاز (قاز) اور قاز (قاز) میں واقع ہے۔ (المعجم فی الاعلام، اردو و معارف اسلام: 62/8) اس کا نام حضرت امیر ایڈم بھگوار کے بھائی ہارثان (حارثان) کے نام پر رکھا گیا تھا جس نے اس کی بنیاد رکھی تھی۔ چنانچہ کیا جاتا ہے کہ طوقان قاز کے بعد عرب سے پہلے جو عربی زبانوں میں تھا۔ (معجم البلدان: 235/12)

۶۔ "سجستان" جاتی نام کے چھڑا کے میں شام کی سرحد کے قریب واقع ہے۔ چنانچہ وہ یونانی میں ایک شعلی صدر مقام ہے۔

7۔ "سجستان" (سجستان) یہ دار بکر (ترکی) کا مشہور شہر ہے۔ اس کا نام ملک سجدت کے نام پر رکھا گیا جس نے شہر کی بنیاد رکھی تھی۔ اہل قاز میں قازین کو بائیں کہتے تھے (معجم البلدان: 235/5)۔ سجدت قزین، دار بکر کے شمال مشرق میں اور وہاں کے راجہ کے معاون ہارثان خود سے 12 میل مغرب میں واقع ہے۔ اس کے دیگر نام

منجاہن، اور قازین ہیں۔ پہلی نام ہارثان وچس (Martyropolis) مٹی شہر (میدان) ہے۔ کیونکہ اسلاف مر 104۹ء میں اعرابوں کے سخت چھڑاؤں کی آگ میں لے کر یہاں پہنچا تھا۔ 382ء 973ء میں یہاں کے عجمانی حکمران عبداللہ بن ناصر الدولہ نے اس شہر کے مضبوطی میں باز آئندہ کی کثرت دی۔ 981ء 1۱85ء ۶۰56ء ۱260ء میں پراچہ ایلی معاشین کا شہر رہے۔ سلطان الدین ایلی نے یہاں ایک مسجد بنی جس میں باطنی طرز کے شہن اشہد کے شان اسناد کے لیے 658ء میں ۲۲۲ مری

نیز اور بعض نے سلطان قزین کا محاصرہ کر لیا۔ غلطی سے اس کے باعث شہر کا ملامت قبول کر لی چچی 7۰۰ مریوں نے ملک اکل ایلی کو سہ دی سے لے کر اسے سر سیر سے پہنچا کر شہر کے بازاروں میں بھرا لیا۔ اعرابی مغربیوں کے خلاف 921ء 1515ء کی جنگ کو کچھ حصہ کے بعد مر ۱۰۰ قزین کا علاقہ یعنی سلطنت میں شامل ہو گیا۔ (اردو و معارف اسلام: 982/21)

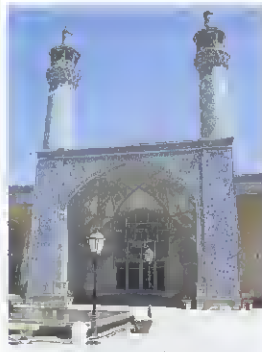


کالہی پر واقع ایک قلعہ تھا جس تک پہنچنے کا راستہ اس سے پیچھے سے ہو کر جانا تھا اور قلعے سے نکلتے مسلمانوں سے لڑائی کرتے اور شکست کھا کر قلعے میں لوٹ جاتے۔ پوراشن خلیفہ نے میں پر مبنی "وہ قلعہ بند ابراہیموں تک پہنچ نہیں سکتے تھے، لہذا انھوں نے کہا کہ جانے اور ان کے سامنے پسپا ہوتے ہوئے پیچھے گھبراہٹ میں گاہ میں چلے آئیں۔" یہ امر، مورخ جوزف ابراہیموں کے مقابلے میں قلعے، خوب لڑائی کی، پھر انھوں نے ظاہر ہو سکتی

[illegible]

ہندو مسلمانوں کی پہچانی سے صرک کا کھانگے اور قلعے سے نکل آئے۔ جب وہ قلعے سے ناسے دور پہلے آئے تو مسلمانوں نے کمین کا دسے نکل کر ان پر کھارگی جتا کال دیا اور کشنوں کے پیٹھ لگا دیے۔ یوں ابرائیل کے عظیم ترین لشکر کی قسمت کا فیصلہ ہو گیا۔ نہایت کا یہ سقوط جہد المبارک 16 محرم 1919ء 15 جنوری 1940ء کو مکمل ہوا اور اس سرکے میں عثمان مجاہد نے شہادت پائی۔

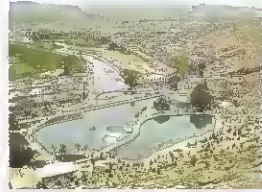
پھر مسلمانوں نے ہمارا کا نزع کیا اور اس کے سکران خسرو و عظیم کو اپنا دہی حشر کفر آچا جرنہاندہ کی سپاہ کا ہوا تھا۔ اس کے پاس اتنی فوجی قوت نہیں تھی کہ نہایت کی سی پرہیز سے بچ جائے بلکہ اس نے فی الفور ہوا ان اور دیکھے مسلمانوں کے خوالے کر دیے۔ پھر "ماہینا" والوں نے ان روڑوں شیروں کی بیرونی کی۔ اس طرح نہایت کے جیسے خالقے کیے بعد دیگر سے بچ ہو گئے۔



ہریان کی ایک عالی شان مسجد



میں میں (مذکی)



صوبہ پاکستان کا شہر "راولپنڈی"



ابراہیم علیہ السلام (آلہ و مذکی)

فتوحات کا دائرہ پھیلتا ہے



کوفہ سے طبرستان کی فتوحات

امیر المومنین عمر فاروقؓ کے حکم پر مسلمانوں کے پیش و دو روئنگ ایرانیوں کا تہ قب کرتے چلے گئے اور ایرانی ہر جگہ شکست سے دوچار ہوئے۔ یہ فتوحات دیحانی خطوط میں حاصل ہوئیں۔ ایک کا مرکز کوفہ تھا اور دوسرے کا بصرہ۔

عمر اللہ بن محمد اللہ بن جہان انصاریؒ بیتابانہ سے دیر سردار اور کوفہ میں متم اشراق تھا یہاں سے تھے۔ وہ کوفہ سے مدائن ہوئے تو نے ہاتھ پٹے تھے چہاں انھیں ابوہریرہؓ کے راستے آنے والی کتبہ ملی گئی جس کی قیادت ابوہریرہؓ نے شہری بیتابانہ کر دی تھی۔ تھانہ سے ان سب نے اسلمان کا رخ کیا۔ یہ صوبہ جنال یا عراقی نیم کو دارالحکومت تھا۔ اصفہان 21ھ 641ء میں فتح ہوا۔ (تقدیر 58) وہاں سے لشکر اسلام نے کرمان کی طرف چلنے لگی۔ راستہ میں کتبہ بن محمد بن ابی اسحاقؒ کے ہمراہ آئے تھے۔



بصرہ کی ایک مسجد

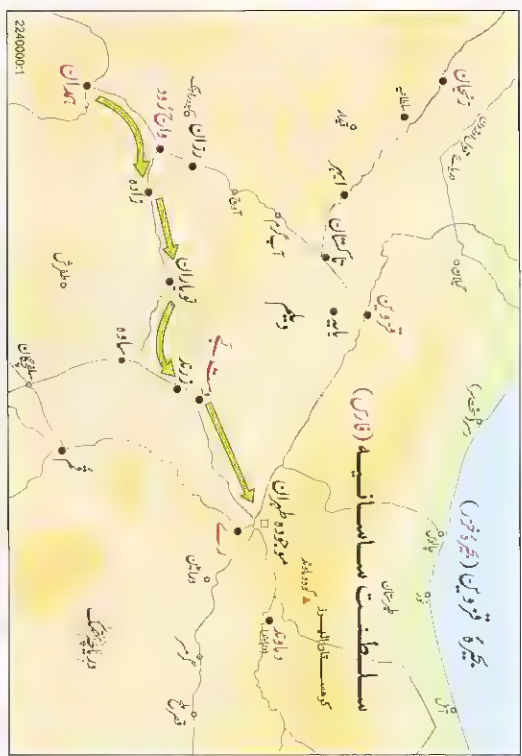
اس دوران میں ہمدان والوں نے عہد شکنی کی تو عمرؓ نے شہر بن مرقان کو دھروا کر لیا۔ ہمدان نے ان کے آگے ہتھیار ڈال دیے تو انھوں نے واپس رو کر رخ کیا۔ پھر دستہ کی طرف ہوئے (تقدیر 59)۔ صوبہ فارس کے گورنر زہدی نے شہر کی اطاعت کر لی اور وہاں سے ہمدان کے لیے زے کی طرف گامزن ہوئے۔ جنال دے کے مدائن میں خنزیرہ مکر پر آیا۔ اموی لشکر کی قیادت سادات کردہ تھا۔ زہدی نے مسلمانوں کی رہنمائی کی اور انھوں نے رے میں داخل ہو کر اسے فتح کر لیا۔ پھر ہمدانہ والوں نے مسلمانوں کے شہر میں داخل نہ ہوئے اور ہزیم دینے کی شرائط پر رضامند ہوئے۔

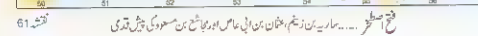
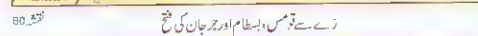
۶۔ رے سے دیلمی ایران کا دار الحکومت شہر ہے۔ ہمدان کے دربار میں اس قدر شہر کے کھنڈروائے ہیں جتنے سنگلوں (تاجداروں) نے 220ھ میں نہ یاد کیا تھا۔ ہمدان ارشد رے میں پیدا ہوا تھا۔ بہت سے علماء کا تعلق رے سے تھا جن میں حبیب ابوبکر رازی اور امام قرطوبہ رازی شامل ہیں۔ رے کی آبادی ان لوگوں کے برابر ایک لاکھ ہے۔ (المعجم فی الاثر)

۷۔ ہمدانہ رے کے گورنر میں درجینہ فوج پر ایک پلاٹہ ہے۔ اسے ڈیڑھ لگی کیا جاتا ہے۔ اس کی گھانوں میں ارمی ہمدانوں کے کھانا بنے کے آداب ہیں۔ اس بلورہ والا پلاٹہ کی جگہ گرمی اور سردی میں بھی نہیں بدلتی۔ اس کے دربار میں ایک ہر گئی ہے جس میں زرنگہ حک کی آبیاری ہے۔ نیم کے کھانا کھینچیں گے۔ ہمدانہ رے کا چنگاب ہے اور اس کے 70 ہزار سے لے لاکھ لاکھ آدمی وہاں اس کے سامنے کاڑھواں ہے۔ حضرت عثمانؓ کے عہد میں ہمدانہ ماس نے ہمدانہ اور رواج فتح کیے (معجم البلدان: 478/2)۔ آج کل اسے ہمدانہ کہتے ہیں۔ اس کی بلندی 599 میٹر ہے۔ اس کا جونی دامن اعلیٰ طبرستان کے لیے گرمی کا مقام ہے۔ (المعجم فی الاثر)



139





معرن سے صلح کر لی۔ اس سے ٹوہرہ بن معرن ٹیپڑ نے قوس¹ کی طرف پیش قدمی کی جو 360 کلومیٹر مشرق میں تھا (نکست 60) اور خراسان² تک پھیلا ہوا تھا۔ دہلی قوس نے 642ھ/22 میں ہجیمہ رڈ آل دیے اور مصالحت کر لی۔ اس کے بعد جرچان³ واولوں نے صلح کی رڈس اختیار کی۔ طبرستان⁴ اور گیلان⁵ واولوں نے بھی صلح کی۔ چنگیز کی جو ٹوہرہ نے قبول کر لی (642ھ/22)۔ یہ قوجات تھان سے طبرستان کی طرف پیش قدمی کے دوران میں حاصل ہوئیں۔

- 1 قوس: روسے اور نیجاہر کے مابین یہاں کا کچھ علاقہ ہے جس میں دامغان، سلطانیہ اور جہا کے شہر واقع ہیں۔ بعض اس میں سنان کو بھی شامل کرتے ہیں۔ (معجم البلدان: 454/5)
- 2 خراسان: درہائے آمو (فجوج) کے جنوب میں قدیم علاقہ تھا جس میں میٹاپور، جرات، شہ اور مرو کے شہر واقع تھے۔ ان ہلوں پر غلامان، افغانستان اور ترکمانستان میں آباد ہے جبکہ مشرقی ایران کے صوبے کا نام خراسان ہے۔ (المتحد فی الاعلام)
- 3 جرچان: طبرستان اور خراسان کے مابین واقع شہر شہ ہے (المتحد فی الاعلام)۔ اس کا قدیم نام دکان اور پھر گرکان تھا جو صوبہ نوگرچہاں میں تھا۔
- 4 قرہن: دہلی کا گرکان موجودہ مشرگرکان (پونا سرآباد) کے شمال مشرق میں واقع تھا۔ (اروواکر و مخالف اسلام: 537/2)
- 5 طبرستان: یہاں دوسرا زکھان کہا جاتا ہے پرچہ و قزوین کے ساحل پر مائلی صوبہ ہے۔ اس کا دارالحکومت دہلی ہے۔ (المتحد فی الاعلام)
- 6 گیلان (عربی میں "جیلان"): یہ کچھ قزوین (خزر) کے جنوب میں ایران کا ایک صوبہ ہے۔ اس کا دارالحکومت دشت ہے۔ اس کا پہلا ڈی علاقہ دھم کہلائے۔ یہاں کارکنم مشہور ہے (المتحد فی الاعلام)۔ مشہور بزرگ شیخ محمد باقر جیلانی (دشت) اسی شہر سے منسوب ہوئے۔ (اروواکر و مخالف اسلام: 524/2)

کوفہ سے آذربائیجان کی فتوحات

ای زمانے میں دو اور عساکر آگے بڑھ رہے تھے جنہوں نے آذربائیجان کی فتوحات میں حصہ لیا۔

① طعان سے گنجر بن عبداللہ لیلیٰ ٭٭٭ نے پہلے گرمیہ ان^۱ اور پھر اردکل کی طرف پیش قدمی کی۔ اور گنجم بن عفرن ٭٭٭ نے رے سے ہاک بن کرشہ انصاری ٭٭٭ کو کبیر بن عبداللہ کی مدد کو بھیجا۔ راستے میں کبیر کا آئنا سامنا رستم کے بھائی اسفند یار سے ہوا۔ اس سے پہلے کبیر ٭٭٭ اسے واقع رو میں شکست دے چکے تھے، اب اس نے کبیر ٭٭٭ سے شکست کھائی۔ کبیر اسفند یار کو گرفتار کر کے ساتھ لے گئے اور اس نے آذربائیجان والوں سے صلح نامہ رکھنے کو مانگنے میں تعاون کیا۔

② دوسرا لشکر موصل سے مغربی آذربائیجان کی طرف روانہ ہوا۔ اس کی قیادت حبیب بن فرقدہ کر رہے تھے۔ حبیب نے راستے میں بہرام بن فرخ زاد کو شکست دی۔ اس سے فارخ جو کہ حبیب اور دہشل^۲ میں کبیر سے جا ملے اور آذربائیجان ان دونوں کے آگے پہنچتا ہوا چلا گیا۔

اس کے بعد کبیر بن عبداللہ عراق، بن عمر، انصاری اور حبیب بن مسلمہ ٭٭٭ نے الیاب، ابی شہرہ، ہند کا نرج کیا جو صحیحہ خرد (فرزین) کے مغربی ساحل پر واقع تھا۔ انہوں نے مل کر الیاب فتح کیا اور اس کے حکمران شہر براز نے ان کی اطاعت کر لی (22ھ 642ء)۔ پھر عراق بن عمرو دہشل فرما گئے اور ان کی جگہ ہمدان بن ربیعہ نے سلی۔ دوسری افواج کبیر بن عبداللہ نے آگے بڑھ کر موصل فتح کر لیا۔

ہمدان بن ربیعہ، دہشل، کبیر، حبیب بن عبداللہ نے مل کر موصل کی فتح مکمل میں آئی تب ان کا لشکر کسی خسارے سے دوچار نہ ہوا۔ پھر کے ہمدان کے علیہ عربی گوزوں نے ۱۱00 کھیلاری مسالمت کھلے کی۔ ان کے اس جہادی لشکر کی فتوحات کے بارے میں تاریخی روایات میں نہیں ملتیں مگر اکتا چہ چلا ہے کہ وہ اپنے لشکر کے ہر صحیحہ خرد ٭٭٭ کے خال سے گولم کر اس سمندر کے جنوب مشرقی میں جو جان آں پہنچے تھے۔ اس طرح مرکز کوفہ سے روانہ ہونے والے اسلامی عساکر نے ماسانی سلطنت کے شمالی اور شمال مغربی صوبے فتح کر لیے۔

۱ گرمیہ ان: یہ شہر آذربائیجان کے نواح میں تھا۔ (معجم البلدان: 2/1292)

۲ اردکل: یہ آذربائیجان کا صوبہ، زمین شہر ہے۔ اسے شاہ خربز (ماسانی) نے آباد کر کے اس کا نام آذربان خربز (خربز آباد) رکھا تھا (معجم البلدان: 148/115)۔ ایمان کا یہ شہر صوبہ شرقی آذربائیجان میں "فرمو" کی ایک طعان نامی پر آباد ہے۔ (ملک الوت اور مل لریل)۔ حبیب اور دہشل ٭٭٭ شہرستان کا صدر مقام ہے۔ یہ شہر 7 سے 210 کلومیٹر دور ہے۔ طعان نے 1220ء میں اسے پرہیز کر لیا۔ 1499ء میں آئیل مشرقی نے یہاں مشرقی حکومت کی طاقت کی یادگار بنائی۔ یادگار طعان نے ہمدان، طعان خرد اور دہشل میں 1738ء میں تاج شاہی پرپنا۔ اور دہشل میں شاہ آئیل، شاہ طہاسب، آئیل خان، شاہ خرد اور دوسرا اس محل کے منظر سے ہیں۔ (خرد و خرد و طہاسب: اسلامیہ: 318/2)

۳ کبیرہ خرد فرزین: یہ ایک جنگی بندر سمندر ہے جو (کبیر سمندر سے 92 میلے پہلے ہے اور) ایمان، آذربائیجان، روس، آذربائیجان اور ترکمانستان میں گھرا ہوا ہے۔ اسے: جاکا کی سب سے بڑی کی جھل بھی کہا جاتا ہے۔ اس کا پرانا نام کبیرہ خرد ہے، (المسجد فی الکعبہ)۔ اسے: جاکا کی سب سے بڑی کی جھل بھی کہا جاتا تھا۔ یہ صحیحہ خرد فرزین کی طرف سے فتح کیا گیا تھا۔



اور شیر خوار: یہ اقامت علی فاران کے ساحل پر تھی اور وسعت میں فارس کی دوسری بڑی قلعہ تھی۔ اس کا دارالحکومت ”جور“ (موجودہ فیروز آباد) تھا۔
 دراب گرد: (دراب گرد)⁹ اس کا دارالحکومت دراب گرد شہر تھا۔ اس اقلیم میں سب سے بڑا شہر تھا۔
 بطخ⁴: یہ صوبہ فارس کی سب سے بڑی قلعہ تھی۔ اس میں بڑی تعداد میں شیر اور لڑائی ہتھیار تھیں۔

دولاب: کرد: یہ شہزادہ سے 80 فرسخ (جنوب مشرق میں) ہے۔ اسے دراب بن قنذر نے آباد کیا تھا۔ (معجم البلدان: 446/2)

قشلاک: کامل نجفی نام "ابا" ہے جس سے قشع بن ابوشمال۔ شامطلح دولاب کرد کا سب سے بڑا شہر ہے۔ یہ شہزادہ اور دولاب کرد شہر کے درمیان غیر افرو سے فرسخ ہے۔ (معجم البلدان: 260/4)

[illegible]

(۱) "تخت جمشید از مهر و ابهر" "نشر چشمه" خیابان کریم خان زند، تهران



شیکرکا کا قلعہ جسے چنگیز نے تباہ کر دیا



دوربانے کا دروازہ پر مشتمل (دوران)



کرمیان کی ایک تاریخی جگہ



جٹنہ جٹنہ (دستر) کے ٹکڑے

⑤ شاہ پور، یہ قلعہ کی سب سے پہلی اہم جگہ ۱۔ سے خرمستان بھی کہتے ہیں۔

امراتی فوجیں توج میں تاج ہو کر مسلمانوں کی آمد کا انتظام کر رہی تھیں مگر مسلمانوں نے ان کو نظر انداز کرتے ہوئے جٹنہ قلعہ جاری رکھی۔ فارس کی فتح کے لیے تاج فوجیں مخصوص کیے گئے تھے۔ ان تینوں لشکروں نے تین ستوں میں اکٹھے جٹنہ قلعہ کی اور جہاں کہیں امراتی فوجی اجتماعات تھے۔ ان سے کرا کر آگے بڑھتے گئے تھے کہ قلعہ ہول از جان کا لکھنؤ لڑائی کے صلے کے ساتھ فتح کر لیا۔

جانش بن مسعود، شاہ پور اور ارد شیر خرو کی طرف روانہ ہوئے تھے۔ اس دوران میں فتح از جان کی خبریں تاج میں پہنچ ہوئے۔ والے امیرانوں کے پاس پہنچیں تو وہ خوفزدہ ہو کر تتر بتر ہو گئے۔ ہر گز وہ نے بچا کے لیے اپنے وطن کی راہ لی۔ ان لوگوں کی جلی گشت تھی۔ اس اثنا، میں جانش بن مسعود تاج چاہتے اور انھوں نے بچے کچھ امیرانوں کو مار دیا۔

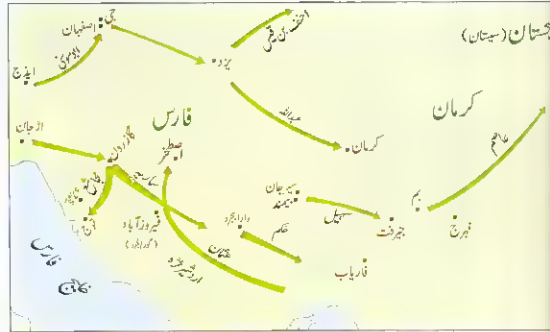
مٹان بن ابی العاص ثقفی بحرین کی طرف سے سندری راستہ سے حملہ آور ہوئے۔ ان کے پاس فاطمہ امیرا، اوز، تہر اور بنو ہاشمہ و خمرہ کا بہت بڑا لشکر تھا۔ انھوں نے جزیرہ کاوان کی لڑائی میں فتح حاصل کی اور وہاں سے راج قول کے مطابق 23 6431ء میں تاج پر دھاوا بولا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ان کا لشکر ارد شیر خرو کے ماسل پر حملہ آور ہوا تھا اور وہاں سے انھوں نے اسطر کا رخ کیا تھا۔ اسطر کی امراتی فوج سے ان کا تصادم 'جوز' کے مقام پر ہوا۔ مٹان ثقفی نے امیرانوں کو شکست دے کر انھیں تتر بتر کر دیا۔ اس صحر کے میں امراتی سپہ سالار مظہر کو مارا گیا۔

ساریہ بن زعم کنانی نے قضا اور دراب کو کی طرف جٹنہ قلعہ کی اور ان دونوں کو فتح کر لیا۔

یوں تاج میں مسعود، مٹان بن ابی العاص ثقفی اور ساریہ بن زعم کنانی اسلام کے دو تین سپہ سالار تھے جن کے ہاتھوں قلعہ فارس کی فتح عمل میں آئی۔

بہرہ سے کرمان کی فتح حالت (تقریباً 60)

سبیل بن عدی اپنا لشکر لیے کرمان کی طرف چلے گئے۔ ان کے مقدمہ الجیش کے سالار شمر بن عروہ بھی تھے۔ اس دوران میں عبداللہ بن عبداللہ بن جہان اسمعہان کی فتح سے فارغ ہو چکے تھے، لہذا امیر المؤمنین عمر فاروقؓ نے انہیں سبیل کی مدد کو روانہ کیا۔ ادھر شمر نے صوبہ کرمان کی مدد میں امروہی لشکر کو شکست لٹا دی۔ تب سبیل جرجفت کی طرف روانہ ہوئے جبکہ عبداللہ نے حمرا کے راستے جرجفت کی تارنگی روایات سے پتہ چلا ہے کہ جارجفت بن مسعود شملی نے جہد مٹائی میں فتح کرمان کی تکمیل کی۔ (30ھ/650ء)



فارس، کرمان اور جستار کی فتوحات

۱۔ کرمان: وسطی اہمان کا بڑا شہر اسی نام کے صوبے کا دارالحکومت ہے۔ یہاں کی تاریخی مساجد اور قلعے مشہور ہیں (المسجد، ص: ۱۸۵)۔ صوبہ کرمان کے صوبہ میں صوبہ فارس، شمال میں بڑا اور فارس، مشرق میں بلوچستان و سیستان اور جنوب میں نمرگان واقع ہیں۔ کرمان شہر ریل کے ذریعے سے بڑا اسمعہان، کابل، ہرقم سے ملتا ہے۔ (دیکھئے مل ایسٹ ورلڈ، جیل، بیپ)

۲۔ جرجفت (سبز داران): یہ صوبہ کرمان کا ایک بڑا شہر ہے اور گجرات کی پیدوار کے لیے مشہور ہے (معجم البلدان: 198/2)۔ جرجفت، کرمان کا ایک قلعہ ہے، اس کے شہر شریام کے جنوب مغرب میں ہے۔ گجرات اور بکر کی حکمرانی اس کی مشیت بہت قصاص کی گئی۔ چنانچہ چارٹے شہر کے کنڈر و جمہور قصبہ بزداران کے پاس ہیں۔ (اردو لٹریچر و معارف اسلامیہ: 57/2)

بصرہ سے ہجرت ان وکمران اور خراسان کی فوجات

ہجرت ان کی فوج

راج قول کے مطابق ہجرت ان (سینان) راج بن زیاد بن انس عادی کے ہاتھوں 30ھ 650ء میں فتح ہوا جنہیں عبداللہ بن عاص نے مامور کیا تھا جبکہ وہ خود خراسان پر قبضہ کر دئے ہوئے تھے۔ راج بن زیاد عادی نے پہلے ہجرن¹ فتح کیا، پھر وہ تقریباً 415 کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے حسن زقاق جا پہنچے جو سینان سے تقریباً 28 کلومیٹر پیچھے تھا۔ حسن زقاق سے انھوں نے قصبہ ”کتر سوچ“ کا رخ کیا جو آگے 5 کلومیٹر کی مسافت پر تھا۔ اس کے بعد وہ رستہ ”چون اور بندہ مند“² فتح کرتے ہوئے وادی قوق پار کر کے زبشت پر حملہ آور ہوئے اور اہل شہر کو شکست دی، پھر نادرہ میں لڑائی ہوئی اور مسلمان فتح باپ رہے۔ اس کے بعد راج کے لشکر نے خرواہ فتح کر کے زرخ³ کا محاصرہ کیا۔ اہل شہر نے صلح کر لی، پھر وہ نادرہ پار کر کے قرہ تین تک قحمانہ گئے اور اس کے بعد زرخ کو فتح آئے۔



دربائے بندہ مند (بصرہ)

کمران کی فتح

کمران ان دنوں ریاست مندرہ میں شمار ہوتا تھا۔ حکم بن تروتمی نے کمران کی طرف پیش قدمی کی۔ اس دوران میں پہلے شہاب بن حارث اور پھر کسبل بن عدی اور عبداللہ بن عبداللہ بن حبان حکم سے آئے۔ مہاراجہ مندرہ کے پیچھے ہوئے لشکر سے ان کا ٹکراؤ ہوا اور انھوں نے جنوب مندرہ کو شکست فاش دی۔ امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر ملی تو انھوں نے ان کو مزید آگے بڑھنے سے روک دیا۔

1 ہجرن: یہ ہجر بن زید کے جنوب مشرق میں بدکرمان ریلوے لائن پر واقع ہے۔ باقوت مہدی کے اہل ”فوج ہجر“ سے 5 فرسخ⁴ ہے۔ (معجم البلدان: 281/4)
2 بندہ مند: یہ ہجر بن زید کا دیا ہوا نام ہے۔ اصل نام بندہ ہے۔ راج بن زیاد نے لکھتا ہے: ”بندہ مند (بصرہ) ہجرت ان (سینان) کا سب سے بڑا اور بڑے جہاز قوقور کے عقب سے نکلتا ہے اور داور اور اہست کے پاس سے گزرتا ہوا ہجرت ان کے فوج میں جاتا ہے۔“ (معجم البلدان: 418/5)۔ بندہ افغانستان کا طویل ترین دریا ہے۔ یہ بندہ کس کے پناؤں سے نکلتا ہے جو جنوب مغرب میں 1125 کلومیٹر تک جاتا ہے جہاں ایران افغانستان سرحد کے قریب اس کا پانی دلدلی زمین (پامون بندہ) میں جذب ہو جاتا ہے۔ (کسٹور ڈائکٹریٹریٹس) (کسٹری: 655)۔ آج کل بندہ مند یا بندہ نام کا کوئی حصہ نہیں، البتہ بندہ دریا معروف ہے۔
3 زرخ: سینان (افغانستان) کا یہ قصبہ دہائے بعد کے زمانے کے قریب تھیں جہاں پانی کی پمپیں (پامون بندہ) کے سارے واقع ہے۔ (ڈول لٹ دلائل عرب)



مسجد عظمیٰ (سامرا)

خراسان کی فتح پر اصف بن برخیا نے قسطنطنیہ کا دورہ کیا اور وہاں سے اپنے گھر کو لوٹ آیا۔ اس کی فتح کی خبر کو سیکھتے ہی کینک یہ شکست خوردہ پروکروشاہ کا آخری مشفق تھا۔ مگر کیا خراسان کا سقوط دولت ساسانیہ کے زوال اور اقامت کی علامت تھا۔ پروکروشاہ اب مرو¹ میں مقیم تھا جو اس کی مملکت کی آخری حدود میں واقع تھا اور اس پر مسلمانوں کے قبضے کا مطلب یہ تھا کہ ساسانی سلطنت کے بچاؤ کی آخری جنگ تمام ہو گئی۔

خراسان کی طرف عساکر اسلام کی قیادت قنات کا یہ بھی تھی جو مسلمانوں کو ایران میں مغرب سے مشرق تک حاصل ہوئی تھیں۔ اصف بن برخیا نے قسطنطنیہ اور مصر اور یمن کا روق اعظم جہاز کے حکم پر مصر سے اپنا لشکر لے کر پہلے (641/642ء) اور بعد میں عراق، قفقاز،² اصفہان³ اور طبرستان سے ہوتے ہوئے ہرات⁴ (افغانستان) پر حملہ آور ہوئے۔ ہرات فتح کر کے انھوں نے ہرج و مرج کا روایا کیا۔

⑤ طرف بن عبد اللہ بن علیؓ کو پیشاپور⁵ کی طرف بھیجا۔ مغرب کی راستے میں دشمن سے

1. مرو مروشاہان (ترکمانستان کا یہ شہر ریاست خراسان کے اقامت پر واقع ہے جہاں پروکروشاہ نے آمو دریا کے آمو دریا کے قریب قیام کیا تھا۔ ان دنوں مرو شہر "مرو" کہلاتا ہے۔ اور مسلم خراسانی نے یہیں سے عراقی خلافت کے قیام کے لیے تحریک شروع کی تھی (المسجد فی الادب، عرب جغرافیہ دان اسے "مروشاہان" کہتے تھے تاکہ مرو دریا سے اس کا فرق ظاہر ہو سکے جو پانی کے شرب کے لیے (افغانستان میں) ایک چھوٹا سا قصبہ تھا (اردو و فارسی معارف اسلامیہ: 48/192)۔ مروشاہان خراسان کے شہروں میں سب سے بڑا ہے۔ مرو دریا قسطنطنیہ کے درمیان 70 (سج) کا فاصلہ ہے۔ یہیں پر یہ دن قصبہ اٹلی کے جہاز کیا اور یہیں ان کی فوج ہے۔ سلطان آخر سلطنتی یہاں رہا اور یہیں دن مارا۔ (مجمع البلدان: 114/113/5)

2. ہرج و مرج، قفقاز، یہ شہروں اور انھوں سے آباؤ اجداد صورت حال کے لحاظ سے قریب قریب لغویان ہوان، شاپور کے دیکھیں مغرب واقع ہے۔ "مہر جان" نے قفقاز "سورج" یا "صفت و کائنات" کے ہیں اور یہ قفقاز تا قیام سے منسوب ہے۔ (مجمع البلدان: 233/5)

3. اصفہان: ایران کا چہارم بڑا شہر اور صوبہ قیطنی کا گیارہواں تھا، پھر یہودیہ کے گیارہواں کے لیے کینک یہاں بڑے لشکر کے قیام کے لیے لائے ہوئے یہودی آباد ہوئے تھے۔ اصل میں یہ اسپہان (مسیحی) "مکھڑ" کی جمع، یا پیلان (پیلو کی جمع) تھا جو دل کر اسپہان (عربی میں اسپہان) ہو گیا۔ قنات بن یحییٰ نے ایک شخص کو اسپہان کا حال جاننے کے لیے کہا تھا۔ "میں نے جیسے اس شہر کا حال جان لیا ہے جس کے چار چار حصہ ہیں، جس کی کھلی چوڑی ہیں اور جس کی گھاٹیں زعفران سے (مجمع البلدان: 206/1)۔ اصفہان یا اسپہان شہر ایران اور شیراز کے درمیان واقع ہے۔ یہ علاقہ اور صوفیوں کا دار الحکومت رہا (المسجد فی الادب، 103/3)۔ میں مرو رومی نے اسپہان فتح کیا۔ 1228ء میں عیسا جلال الدین خوارزم شاہ اور منگولوں میں غزنی پر جنگ ہوئی۔ 1388ء میں نور نے اسپہان میں فتح کی نام کے بعد 78 چورنگو جن میں کاگل جہاں بگلا، (اور دروازہ حارثہ اسلامیہ: 84/12)

4. ہرات: شمال مغربی افغانستان کا شہر ایرانی سرحد کے قریب ہے۔ اردو پر راق ہے۔ آبادی پانچ لاکھ ہے۔ اس زمانے کے لوگوں، ایران اور فارس کے لیے چھوڑے (المسجد فی الادب، 1)۔ ہرات صوبہ ہرات کا صدر مقام بھی ہے۔

5. شہر شاپور، ایران کا یہ شہر مغرب کے مغرب میں واقع ہے۔ یہ قدیم خراسان کا دار الحکومت تھا۔ آبادی 75 ہزار ہے۔ قرآن و حدیث میں یہ شہر اور مرو کے ساتھ ادنیٰ تہذیب کا مرکز تھا۔ نظام الملک حموی نے یہاں حرم سلطانی کا ذکر کیا۔ شہر شاپور خراسان اور فرید الدین عطار کی جنم بھٹی تھا۔ 1221ء میں مغلوں نے اسے تباہ کر دیا۔ (المسجد فی الادب، 1)



تھریلی سہ (پنج)

کیسے لڑائی نہ ہوئی اور وہ فیضانِ پنج گئے۔

② حادثہ بن حسان وہی کوشش کی طرف واپس گیا۔

③ صغار عرب کی کچھ بھارت میں چھڑا اور خود اہل خانہ مرہٹاؤں کی طرف بلائے جہاں یزید گرد قیام پزیر تھا۔ لشکر اسلام کی آمد کی خبر سن کر یزید مرہٹوں کی طرف نکلا گیا اور اہل خانہ نے مرہٹاؤں پر قبضہ کر لیا۔

دوسری اہل خانہ اہل خانہ کو کھانے سے روک دیا تو انہوں نے ماتم بن اہمان بانی کومرو شہانہ میں اپنا نائب بنایا اور کومرو کو ترک کیا۔ یزید، اہل خانہ سے شکست کھا کر پنج کی طرف فرار ہو گیا اور کومرو پر اہل خانہ قابض ہو گئے۔ پھر مسلمانوں نے یزید کو شہاد کا خائبہ کیا اور پنج کے قریب اس کے بانی لشکر کو شکست دی۔ یزید کو پنج کر وہ ہائے بختوں (آسمان) کے پار چلا گیا۔ اہل خانہ نے اہل خانہ سے صلح کر لی۔ اہل خانہ نے باقی بن عامر جی کو پنج رستہ (دشمنی)

افغانستان میں اپنا نائب مقرر کیا اور کومرو یزید کی طرف لوٹ گئے۔

دوسری لکھ، یزید کو نے ہمسایہ ترکوں اور اہل مغل سے مدد مانگی تو ترک خاقان مدد کے لیے تیار ہو گیا۔ خاقان نے اپنے لشکر میں اہل فرار مغل صعدہ کو آگے رکھا اور وہ بغیر قہقہہ اوش سے۔ یزید ترکوں کی پناہ لے چکا تھا، چنانچہ وہ ترک لشکر کے ہمراہ وہاں پہنچا اور ترکوں کے ساتھ بیٹھ گیا۔ کومرو کی طرف ترکوں کی پیش قدمی کے باعث مسلمانوں نے اپنی اپنی چاکیاں خالی کر دیں، چنانچہ یزید کو اور ترکوں نے آگے بڑھ کر کومرو پر قبضہ کر لیا۔ انہیں ایک مہر کے میں شکست ہوئی تو ترک لوٹ گئے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ بغیر لڑائی کے لوٹ گئے کیونکہ ان کے نزدیک لڑائی ہے معنی تھی۔ اب یزید کو ان سے الگ ہو کر مرہٹاؤں پہنچا تاکہ وہاں موجود اپنا خزانہ حاصل کرے۔ اس نے اپنی بھری فوج کے ساتھ مرہٹاؤں کا حاصر کر لیا مگر باہمی اختلاف پیدا ہونے سے ان میں غم گئی۔ اس دوران میں اہل خانہ بن قیس پہنچا کومرو سے آگے پہنچے تو یزید کو فرار ہو کر ترکوں کے پاس فرار ہو گیا۔ باقی مرہٹوں نے اہل خانہ بن قیس سے صلح کر لی اور وہ پسرستہ اور اسن بھین کی زمین کی بھر کر رہ گئے۔ یوں سامانی سلطنت اپنے انجام کو پہنچی۔

کچھ عرصہ بعد یزید کو ایرانیوں ہی کے ہاتھوں مارا گیا اور یہ واقعہ خلافت عثمان 31ھ 651ء میں پیش آیا۔

۱۔ شہر خراسان: ایران کا قدیم شہر ایران، ترکمانستان، عرب پر واقع ہے۔ عرصہ پار ترکمانستان کے شہر کا نام بھی مرش ہے جو ریل اور سڑک کے ذریعے سے عرب سے براہ راست (ڈال ایسٹ مارل ڈریل سب)۔ مرش عربی زود کے معنی خاس میں داخل ہے۔ عقلمندان کا زور پر فطرت بنی اس اور خلیفہ امیر محمد بن امیر (مرش) میں پیدا ہوئے۔ (اردو اور مغربی اسلامیات: 611/10)

آرمینیا و آذربائیجان کی مزید فتوحات



کاشی (تختی) مسجد، یوان (آرمینیا)

آرمینیا^۱ اور آذربائیجان^۲ کی یہ فتوحات سابقہ فتوحات کا تسلسل تھیں اور یہ بھی خطوط میں حاصل ہوئیں۔ ان فتوحات کی پہلی پرچونی بھرہ (تھیرہ قزوین) کی طرف سے ہوئی۔ اس کے لیے دو ہجرت آذربائیجان روانہ کیے گئے۔ سلطان سے ایک ٹون کثیر بن مہر اللہ علی کی قیادت میں چلے اور اس نے کرائی و سچ کر پھیل، ایرانی دستوں کو شکست دی۔ یہاں تک بنی خردہ (تھیرہ) کی ان سے آئے جو نہ کہ کی فتح سے فارغ ہو چکے تھے۔ کثیر نے شمال کی طرف چل دی جہاں کچی تھی کہ مہستان فتح کرتے ہوئے الباب (دربند) پانچنے۔ دوسرا لشکر موصل سے روانہ ہوا تھا جس کی قیادت غنہ بن فراتسکی کے ہاتھ میں تھی۔ انھوں نے غیر دور کی فتح سے آغاز کیا، بھر صامنین اور دماہا پر پڑھائی کی۔ ان لوگوں نے یزید اور فرات کی شرائط پر صلح کر لی (642ء)، تہہ کی فتوحات جاری رہیں حتی کہ اربعہ^۳ فتح ہو گیا۔

۱ آرمینیا: یہ پہاڑی علاقہ موہوق (موتاز) کے جنوب میں ان طریقہ (زنی) اور ایران (آرمینیا) کے درمیان واقع ہے۔ وہ بسے و ہلدہ رات اور اگس (آرمینیا) کے پہاڑوں سے گھڑے ہیں۔ پہلی جنگوں کے زمانے میں 1188ء میں عباسی آرمینیا کی ریاست قائم ہوئی جسے 1375ء میں سائبک (مصر بطام) نے فتح کر لیا۔ پہلے آرمینیا پر ایرانیوں، ترکوں اور عثمانیوں کا تسلط رہا حتی کہ 1829ء میں روس نے مشرقی آرمینیا پر قبضہ کر لیا جو 1991ء میں آزاد ہو کر آرمینیا بن گیا۔ اس کا دارالحکومت یریلان (Yerevan) ہے۔ مغربی آرمینیا ترکی میں شامل ہے۔ آرمینیا کی سرحد پر ترکی کے اندر گہرا اراغات (5206 میٹر بلندی) واقع ہے (المسند ص ۱۱۰ خلاصہ)۔ داخلی کی کتاب "یہ آرمینیا" باب ۵، تھیرہ دہ (کے مطابق) "مہر بن فراتسکی نے کچی طاقان کا قتلہ کرنے کے بعد اراغات کے پہاڑوں پر جنگ لگی۔" کو درجہ کر کے ان میں "جہاں" کہا گیا ہے۔

۲ آذربائیجان: یہ پہاڑی علاقہ آرمینیا، ایران، آرمینیا (اور روسی اور عثمان اور بھرہ) کے درمیان واقع ہے۔ آرمینیا، ترکی اور ایران میں گہرا جہاں خردہ و ان کی آذربائیجان کا حصہ ہے۔ اس کے شمال میں قاز (قاز) ہے۔ آذربائیجان نے دسمبر 1991ء میں روس سے آزادی حاصل کی۔ یہ تیس پہاڑ کے علاقے ہیں۔ اس کا دارالحکومت باکو تھلی کی صنعت کا مرکز ہے۔ یہ پہاڑ پہاڑ اور آرمینیا کے جنوب میں ایرانی آذربائیجان ہے جو دو حصوں میں تقسیم ہے مشرقی آذربائیجان کا حصہ قائم ہے۔ اور مغربی صوبہ کا حصہ قائم آرمینیا ہے۔ (المسند ص ۱۱۰ خلاصہ)۔

۳ اربعہ: یہ قسٹ موی کہتا ہے: "آذربائیجان کا یہ تہہ پہاڑ پہاڑ اربعہ سے تھیں جہاں اربعہ اور ہے۔ کہا جاتا ہے کہ چھ ترشہ ہے اور یہاں باغات و فواکہ کثیر تھیں۔ سلطان ازبک بن یلطان بن الدار نے اپنی کمزوری کے باعث اسے نظر انداز کر رکھا ہے۔ میں نے 617ء میں اس کی سیاست کی" (مجمع المجلد ۱۱: 159)۔ ان لوگوں نے یہ ان کا شہر ہے۔ اسے تھلی اور صواب اربعہ ایرانی اور ترک اربعہ (دسمبر) کہتے ہیں۔ (آرڈو و توحات و معارف اسلام: 461/2)



پلس (پلس) کے قلعے سے منظر کا منظر

احمرک مہدی کو حجاز میں دفن

انجریہ کی فتح کی تکمیل (18ھ/639ء) کے بعد اسلامی لشکر کی قیادت عیاض بن ظم جلیز کو ملی۔ وہ منہیں لے کر نئے ارضان¹ پہنچے اور صلح متفائل سے اسے فتح کر لیا۔ پھر وہ عرب² میں داخل ہو گئے اور اس کے بعد پلس³ سے گزر کر جلاط⁴ کا رخ کیا۔ غلاط والوں نے بھی صلح کی روش اختیار کی۔ پھر وہ زرقہ (شام) لوٹ آئے اور وہاں سے حمص آ گئے (19ھ/640ء)۔ اس لشکر کشی کے دوران میں عیاض بن ظم جلیز نے حبیب بن مسلمہ بصری، قنطیہ کی طرف روانہ کیا، انھوں نے ملطیہ فتح کر لیا مگر 27ھ/647ء میں رومیوں نے یہ ستر مسلمانوں سے واپس لے لیا، تاہم صورت حال غیر دائم رہی۔ بعض متاخرین کہتے ہیں کہ ملطیہ کی جنگ مسلمانوں نے ڈن کی ٹوہ گانے کے لیے لڑی تھی اور اس کے بعد وہ ازخرو اسے چھوڑ کر چلے آئے تھے۔

فتوحات آرمینیا و آذربائیجان کی دوسری لہر اس وقت شروع ہوئی جب معاویہ بن ابی سفیان ججز شام کے والی بنے اور انھوں نے حبیب بن مسلمہ کو دوسری بار آذربائیجان کی طرف بھیجا۔ وہ شام اور انجریہ کی 6ھ/704ء کے ساتھ روانہ ہوئے اور فالیقلا پہنچے جہاں رومیوں نے کچھ لشکر جمع کر رکھا تھا۔ معاویہ جلیز نے انھیں 2 ہزار کی کمک روانہ کی جو فالیقلا میں ان سے آ ن ٹی۔ کوئہ سے بھی مسلمان بن رجب باطلی کی قیادت میں 6ھ/704ء ہزار کی کمک حریہ آری تھی، تاہم اس کے پہنچنے سے پہلے درپائے قرات کے کنارے شیعہ لڑائی ہوئی جس میں رومی سپہ سالار

- 1 ارضان: تا طویلہ کا پیر و جمل کے مابین ارضان صوم کے مشرقی کنارے پر واقع تھا (اردو و انگریز معارف اسلامیہ: 378/2)۔ عربی فلس میں ارضان اور 19 ہندلا (ارضان اردم) کو ایک پیر فالیقلا (ارضان) لکھا گیا ہے جو درست نہیں۔
- 2 عرب: یہاں بطوریکہ کے علاقے میں مینا قاریون کے قریب ہے۔ یہاں ظہیر دوم کو حیر و اس نے شکست دی اور رومی کو، "سایہ با" کے پاس ٹوں کی موت آ سے گئے۔ ظہیر و اس کے چند ساتھیوں نے بھاگ کر پہلی جا میں پہنچا، لہذا اس کا نام عرب اکلایب (کتوں کا راستہ) پر لیا۔ (معجم البلدان: 448/2)
- 3 پلس (پلس): یہ مشرقی اطلالیہ میں اسی نام کی ایک پتہ کا مرکزی نبرہ ہے جو دریائے نیلیس کے کنارے کمیل دان سے 25 کلومیٹر جنوب مغرب میں واقع ہے۔ بعد فارسی اہم مقام کے بعد امیر صلاہ یہ جلیز نے وہاں پہنچ کر پلس واپس لوٹا۔ تیسری بار خلیفہ عبدالملک کے بھائی محمد نے اسے فتح کر کے انجریہ سے اس کا علاقہ کیا۔ بعد عیاض بنی پلس واپس واپس کر کے چلے۔ عیاض اور مروان کے درمیان حکومت رہا۔ 1084ء میں تلخوچق نے مروان بن کی حکومت ختم کر دی۔ 1207ء میں انہوں نے پلس فتح کر کے بنی کر لا پاسے، پھر مغربی آن دیکھے۔ ططانی مغلوں کے زوال کے بعد "لڑکی" نامی کرد خاندان 1847ء تک پلس پر حکمران رہا تھی کہ مغلوں نے اسے مکمل طور پر فتح کر لیا۔ پہلی جنگ عظیم کے دوران میں وہی یہاں قابض رہے۔ (اردو و انگریز معارف اسلامیہ: 189/4)
- 4 خاٹار (خاٹار) (مشرقی میں Khatat) کا یہ مکمل دان کے شمال مغربی کنارے پر واقع ہے۔ 318ھ/928ء میں اکلاد پر یوسف جان گورکاس (John Curcu) نے حملہ کیا۔ 1071ء میں جنگ خاٹار گور (خاٹار، Manazkert) کے بعد ایلپ سلطان نے اسے اپنی فوج میں لے لیا۔ 604ھ/1207ء میں امپریل ایلچی کے بیٹے ایلاد نے نل جان پیر کو شکست دے کر اسے فتح کر لیا۔ 1230ء میں چالقد بن خاٹار و اس پر قابض ہوا۔ 1238ھ/633ء میں طلاء و بن کر لیا، اول کھوئی نے اکلاد پر قبضہ کر لیا اور 1244ء میں نل (خاٹار) اس پر قابض ہو گئے۔ 955ء/1548ء میں شاہ عباس نے شہر پر قبضہ کر کے اسے باہر زمین کر لیا۔ 963ء میں سلطان سلیمان اول نے اسے سلطنت عثمانیہ میں شامل کیا۔ (اردو و انگریز معارف اسلامیہ: 185/2)

"اربعاً قس" بارہ گیا۔ اس جنگ کے بعد جب سلمان کا لشکر خالی ہوا¹ میں وارد ہوا تو امیر المومنین عثمان غنیؓ نے حکم دیا کہ اذان² (آؤ ہائیکان) کی طرف پیش قدمی کریں۔

مطلبیہ: ترکی کا یہ شعر رہا ہے طرقت کے فریب جناب مغرب میں واقع ہے۔ یہاں سے المعز بن دؤاد کہہ بیٹھا اور نازق مصباح کو دہلے سے لٹھیں اور مرکز میں جاتی ہیں۔ (ذیل ابوت دلاؤ عجل نہی)

فسر داول (فرشیں واس) نے 575ء میں مطلب میں شکست کھانے کے بعد اسے چلا دیا تھا۔ امیر معاویہؓ نے مطالبیہ فتح کر کے یہاں لشکر مبین فوج رکھی۔ قاضی محمد والکاف ادا بن ذہیر واک کے عہد میں ہائیکان میں نے اسے تاخت دہرا دیا گیا۔ علی بن عمر بن محمد المومنین نے مد کے چار گز میں مطلب میں آباد کیے۔ 750/5133ء میں مطلبیہ کے محصورین کا حیر پھوڑنے پر مجبور کیا اور پھر اسے بیحد زمین کر دیا۔ پندرہ سال بعد 139ء میں منصور کے سپہ سالار صالح بن علی بن محمد اللہ نے مطلبیہ کی ایک لاکھ فوج کو شکست دے کر مطلبیہ پر قبضہ کر لیا اور منصور کے بیٹے محمد ابوباب بن ابراہیم نے اسے از سر نو تعمیر کرایا (اردو دائرہ معارف اسلامیہ: 585/721)۔ مطلبیہ کی بنیاد سکندر افظم نے رکھی تھی۔ 322ء میں مسحق روئی نے مطلبیہ پر قبضہ کر کے اس کی تسخیر اور محلات چاکر کر دیے۔ اس سانحے پر شعرا اسے مر جے گئے، مایک ٹا کر کہتا ہے:

فَلَا تَبْكِيْنَ غُلِيْ مَلْعِيْنَةً كَلْبِيَا اُبْهَضُوْا شَيْفَا اَوْ سَمِيْعَتٌ ضَهِيْبَا
هَذِهِ الْمَشْنُوْنَةُ مُوْزَعَا وَفُضُوْزَهَا فُضِيْعَتٌ فَيَبِيَا فُلُشْبَا غِيْبَا
وَالْعِيْلُجُ بَشِيْبِيَا وَتَلْعُطُمُ كَلْبُهُ مُنِيْرٌ ذَا بَقِيَا اَلْبِيَا صِيْبِيَا
قَالُوْا اَللّٰهُ صِيْبِيَا بِنَا بِاَنْبَرِ نَابِيْ قَدْ اَفْهَرُوْا اَلْعَلْبَانِ وَالْاَنْجِيْبَا

"میں جب بھی کوئی تیار دیکھوں گا یا کسی گھوڑے کی آواز سنوں گا تو مطلبیہ پر ضرور روؤں گا۔"

"مسحق زوی نے شعر مطلبیہ کی تسخیر اور محلات معبد کر دیے، جب میں نے وہاں کو دہلی کی آواز داری تھی تھی۔"

"اکثر زوی فوجی گاہدنگ۔ گوری جی، خوبصورت عورتوں پر پادھ ڈالتے اور انہیں زو کو ب کرنے، گھسیٹنے لیے جاتے تھے۔"

"وہ کہتے تھے کہ یہ مطلبیہ یہاں ہمیشہ کے لیے کا ڈھل گئی ہے۔ صلیبیں اور انکسٹل غالب آ گئی ہیں۔" (معجم البلدان: 183, 182/5)

1 خالیبلا (ارزن الروم) بارش دوم، یہ چھ دن کے نواح میں واقع ہے۔ یہ شہر کالی نامی نکلے آؤ کا تھا اور اس کے سنی ہیں "کالی کا احسان" (معجم البلدان: 298/4)۔ اوش دوم (البلد) ترکی آرمینیا میں ایک دلاہین کا صدر مقام ہے۔ یہاں بھی ہائیکان کا حصہ دھوڑا جس آہ میں جو شعلہ کوئی نکلے کا صدر مقام بنی۔ مرجین نے کوئی نکلے کے 19 لے اسے قابض لاکا نام دیا۔ 1049ء میں کلوچوں نے ارزن شہر کو چاکر کر دیا اس کی آہنی ڈالیدہ بھٹل ہوئی اور اسے ارزن الہم کا نام دیا جو کلوچر ارزن دوم یا اوش دوم کہلائے (مکھول) اور اوڈون سن (آؤ فوجی تکران) کے اقتدار کے بعد 878/1473ء میں ارزن دوم سلطان محمد بنی کے قبضے میں آ گیا۔ 1816/1879ء میں وردق قابض رہے۔ (اردو دائرہ معارف اسلامیہ: 373/2)

2 "اؤان" یہ ایک وسیع صوبہ ہے۔ اس کے مشرق چترنوبہ، جنوب مشرق اور مغرب میں ہے۔ انڈیا کو کام افلاس کہہ سکتے ہیں۔ ارزن دریا کے اوش (اورکس) کے چال اور مغرب میں ہے جبکہ آؤانچال اس کے مشرق میں ہے (معجم البلدان: 138/4)۔ ایں ارزن موجودہ ملک آؤانچال کے مغربی حصے کو قرار دیا جا سکتا ہے۔ ارزن اور مشرقی آرمینیا پر سستل تودوسں نے 1804ء میں کچ (Ganca) پر قبضہ کر کے، اسے بکرات چال (شہر ارجہ) کا نام دیا جو 89-1035ء میں کبروف آباد کیا گیا۔ (آؤانکسٹرو واکش ریکٹس آؤشتری)۔ قاری کے مشہور شاعر نکلی کی بھولی کا مضمون ہے۔



قلمی (جاریہ) کا محل، سکر

دہریں اٹا، حبیب بن مسلمہ نے مرہا اور بنڈا سے ہوتے ہوئے
بندر جان (دہراگان) ^۱ پر لشکر کشی کی۔ وہاں سے انھوں نے ایک پیش
ادیش اور پانچویں (۲۷ رینڈ) کی طرف بھجوا۔ یہ دونوں شہر جو شکے۔ پھر
لشکر اسلام نے آدھارا (قرہ) سے گزر کر دیہے (کوہ) (کوہ) پار کیا
اور ڈنٹل (دین) ^۲ کا محاصرہ کر لیا۔ اہل شہر نے صلح کے ساتھ شہر
مسلمانوں کے حوالے کر دیا۔ اس دؤر میں کادان اور نارنج ۱۵ سال ۱۹ھ
6 اکتوبر ۶4۵ء قحی۔ مسلمانوں نے ان تمام شہروں پر غلبہ پا لیا اور حبیب
بن مسلمہ نے انھیں یہ امان نامہ لکھ دیا:

”بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حبیب بن مسلمہ نے یہ امان نامہ ڈنٹل کے
مسیحیوں اور مجوسیوں اور یہودیوں کو لکھ دیا ہے، خواہ وہ یہاں موجود ہیں یا غائب۔ میں تمہیں تمہارے جان و مال تمہارے گرجوں اور
تکلیفوں اور تفصیل شریک امان دیتا ہوں۔ تم سب اس میں ہو اور تم پر عہد کی پابندی لازم ہے جب تک کہ تم وفادار رہو اور جزیہ اور خراج
دینے نہ ہو۔ اللہ گواہ ہے اور اللہ ہی بخیر و کوا کا بی۔ ہے۔“
امان نامہ ہر کے ساتھ ختم ہوا۔

پھر حبیب بن مسلمہ کوئی (نہجی) (ان) پہنچے تو اہل شہر نے صلح کر لی جسے ڈنٹل والوں نے بندر جان کے دیگر علاقوں سے صلح کی تھی۔ اس کے بعد
انھوں نے ہسپان ^۳ کا رخ کیا اور غلبہ پا کر اہل شہر کی صلح قبول کر لی۔ پھر حبیب نوزان ^۴ پہنچے اور وہاں کے باشندوں نے خنزیر لٹاؤ کی بعد صلح
کی۔ اسب و قلنس ^۵ میں وارد ہوئے، ان لوگوں نے مصالحت کے ساتھ شہر مسلمانوں کے حوالے کر دیا۔
ادھر مسلمان بن ریحہ باہلی فالیفلا سے اذان روانہ ہوئے تھے۔ راستے میں ہنگامان اور برزہ میں مصالحت قبضہ کرتے ہوئے انھیں ملے آس
پاس کی ہستیوں پہنچا کیا اور ارد گرد کا تمام علاقہ اسلامی حکومت میں شامل کر لیا۔ پھر وہ دیہے (ارکس) ^۶ اور دیہے (کوہ) کے حکم پر پہنچے اور وہاں

1. بندر جان (دہراگان)؛ یہ امان کا ایک ضلع ہے جس کا صدر مقام القشوی (نہجی) (ان) ہے۔ اسے قشرواں نے آباد کیا تھا (معمد البلدان: 422/1)۔
2. ان دونوں شہروں کا علاقہ نہجی؛ ان کا ناما ہے جو ملک آذربائیجان کا حصہ ہے۔
3. ڈنٹل؛ یہ آرمینیا کا ایک شہر ہے جسے ان کی سرحد پر واقع ہے۔ (معمد البلدان: 439/2) یا قوت نے ”دینتلی“ کہا ہے۔
4. ہسپان یا ہسپانیان؛ ہسپانیان اور دینل کے مابین ۱۵ فرس کا فاصلہ ہے۔ (معمد البلدان: 297/3)
5. نوزان (جاریہ)؛ یہ آرمینیا کو کوئی علاقہ ہے جس کا مرکزی شہر قلنس ہے۔ الفرج (گردجانی یا چارین) کا ”مرب“ لفظ ہے جس سے یہ علاقہ نوزان
میں رہا اور یہ قوم ”نوز“ کہلاتی ہے۔ (معمد البلدان: 126/2)
6. قلنس یا قلنس؛ یہ شہر یہ چارین اور گردجانی کا دارالحکومت ہے اور دیہے کو دیہے کہتے ہیں۔ (المعجم فی الاصل)۔
7. دیہے (ارکس) (مرہلی میں انکس)؛ یہ دیہہ اور اس قوم کے مذہب سے لفظ ہے اور آرمینیا اور آذربائیجان میں ان کی سرحد ہا ۵۰۰ یا ۵۰۰ فرس آذربائیجان میں
سے گزر کر کبیر اور خرا قوزنی میں جاگتا ہے۔ (المعجم فی الاصل)

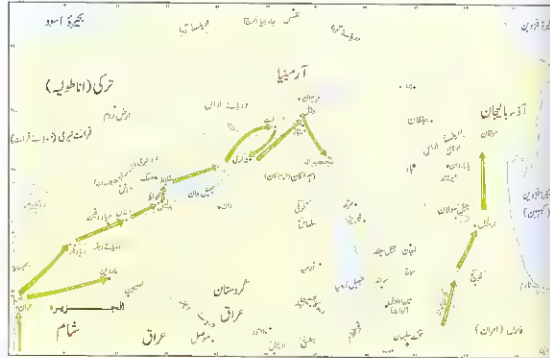
کے پیچھے وہ اپنے گورامیہ کر کے تہلہ چکر لیا۔ وہاں خروان^۱ نے اور آگے بڑھ دیا یہ تک تمام آدویہاں نے مصالحت کر لی۔ اس کے بعد مسلمان بن رہے۔ وہ اپنے پیچھے پار کیا تو خاقان اور اس کے گھڑسواروں سے لڑائی ہوئی جس میں مسلمان بن رہے شہید ہو گئے۔ ارضی روایت کے مطابق ان کے ساتھ چار ہزار مسلمان شہید ہوئے۔ ایک اور ارضی روایت ہے کہ وہاں پہلے گھڑسواروں کی طرف سے مسلمان اور عقبہ بن فرقد مراد ہیں، عقیدہ ہیں۔

جب لشکر اسلام آرمینیا کی حدود میں پہنچا تھا تو وہاں حصوں میں تقسیم ہو گیا تھا:

① ایک تہیہ نے واسجاکان کا رخ کیا اور زرتیر (ارضی) پر قبضہ کرتے ہوئے نسیجی وان پہنچ گیا۔

② دوسرے تہیہ نے اگیار ماران رخ کی اور کثیر مال غنیمت اور تہیہ اس کے ہاتھ لگے۔

③ تیسرا تہیہ جو اگیار "کرچوت" کی طرف روانہ ہوا تھا، اسے بڑی دشواری پیش آئی۔ وہ کھار اور اب تک پہنچ گئے اور ایک رات قلعہ میں داخل ہو گئے۔ اس وقت ان کی تعداد تیس ہزار تھی لیکن وہی سپہ سالار تہیہ زرتیر کوئی نے ان کا حملہ پساکرو یا جیل سے قیدی رہا کر دیے اور کل مسلمانوں پر ایسا ملحدہ حملہ کیا کہ قتل و غارتگری سے ہی مسلمان بچ سکے تھے۔ اس کامیاب ہونے اور بانی سب شہادت پا گئے۔ اور تہیہ زرتیر مال



توضیح: 84

الجزیرہ سے آرمینیا اور فارس سے آذربائیجان کی فتح

۱ خروان: یہ شہزادہ الالباب (در بند) کے نواسہ تھا۔ وہ اپنے بانی خروان کے نام سے موسوم ہے۔ شہزادہ ان کا اسم شہزادہ ہے۔ کہتے ہیں کہ خروان کے پاس صحراؤں میں ہے جہاں وہ (موتی) لٹا اور ان کے ہم سفر (موتی) لٹے تو ان کی بھی بھول کر آگے چلے گئے تھے قرآن کی سوا کہف کے اس واقعے میں زور کر کے ملائکہ کیلن (خوین) ہے اور قریب پارتیان ہے (معجم البلدان، 339/2)۔ یہ واقعہ نے بہت دورا تک روایت بیان کی ہے۔ بیشتر مشرین جن مخرج سے نقل ہیں وکیل ارق کا حکم یا غیرہ کہ خروان کی فتح میں زور کر کے موسوم ہوئے ہیں۔

[illegible][illegible][illegible]

۱۳۰۱ھ (۱۸۸۵ء) میں سلطان عبدالعزیز نے سلطان عبدالحمید کو تختِ سلطنت سے ہٹا کر اسے ایک عسکری حاکم بنایا۔ سلطان عبدالعزیز نے ۱۳۰۱ھ (۱۸۸۵ء) میں سلطان عبدالحمید کو تختِ سلطنت سے ہٹا کر اسے ایک عسکری حاکم بنایا۔ سلطان عبدالعزیز نے ۱۳۰۱ھ (۱۸۸۵ء) میں سلطان عبدالحمید کو تختِ سلطنت سے ہٹا کر اسے ایک عسکری حاکم بنایا۔

(آرود وائرڈ محارف اسلاماصیہ: 541/6-561)



بھیر کا سودا کے کنارے زریزوں شہر کا منظر

۲۔ نتیجہ ۱۵: اسے تھیرڈ ورلڈ میاں لے کہا گیا کہ اس کے خیال میں جڑ مہاراجا کریمیا ہے جو یوکرین سے ایک خاکسار کے ذریعے سے متصل ہے۔ کریمیا رضی اللہ عنہما ایک عظیم الشان مسلم رہا ست تھی۔ ان دونوں کریمیا یوکرین میں شامل ہے۔

سردیاں بڑھیں میں گزاریں، پھر وہ شام لوٹ آئے۔

اس دور کے ارمی سٹریٹجسٹوں نے اس مسلم ارمی معالجہ کے کوامبر معاویہ لٹاکھائے الفاظ میں یوں بیان کیا ہے
 ”میں نے اور تم نے ایک زمانی بذات کے لیے، جس کا مقصد تم کرو گے، یہ بڑھ گیا ہے کہ میں تین سال کے لیے تم پر کوئی جزیرہ لاؤں
 کروں گا۔ لیکن اس معاملے میں مذکورہ مدت کے بعد تم جزیرہ لاؤ کرو گے پھر تم کو لاؤ کرنا چاہو۔ اور قصص حق حاصل ہوگا کہ اپنے ملک
 میں 15 ہزار گھڑسوار رکھا اور ان کی خوراک وغیرہ کا انتظام کرو۔ میں جزیرہ کا حساب کر سکتے وقت ان کا خرچہ بھرا کروں گا۔
 تمہارے گھڑسواروں کو جس اپنے پاس تمام غلبہ نہیں کروں گا۔ لیکن یہ ان کی ذمہ داری ہوگی کہ وہ ہر وقت کسی بھی جگہ جانے کو تیار رہیں
 مدد دے جانے کا انہیں حکم دیا جائے۔ اور میں تمہارے قلعوں میں کسی کو امیر بنا کر نہیں بھیجوں گا اور نہ کوئی عربی سالار یا گھڑسوار بھیجوں گا۔
 اگر کوئی دشمن آ رہیلا کا ٹرخ کرے گا تو ہم اسے گھاٹ لگا کر جھست انا بد کروں گے اور اگر وہیں نہ آئے تم سے جنگ کرنے کے لیے
 پیش قدمی کی تو میں تمہاری امداد کے لیے لشکر بھیجوں گا جس کی امداد کا مقصد تم خود کرو گے۔ میں اللہ عزوجل کے حضور یہ عہد کرتا ہوں۔“

ماوراء النہر کی فتوحات

دوسری طرف اسلامی عساکر نے ماوراء النہر^۱ یا اس سے متصل علاقوں میں حدود چین تک چہاد جاری رکھا۔ ہر جہاد کے بعد دوسروں سے آئے تھے، پھر سے سرسہ سے ان فتوحات کا آغاز ہوا، چنانچہ 30ھ 650ء میں عبداللہ بن عامر بن ثواب نے خراسان میں بلخ کی اور کوہستان (قوہستان) کی بنیادیں رکھ دیں۔ انھوں نے پڑے البرقی بن بڑہ کو خیشا پور کے علاقے زرماسق زام کی بغاوت فرو کرنے کے لیے بھیجا۔ بڑہ نے رستمی زام کے طاوہ پاکوز^۲ اور جین^۳ بھی بلج کر لیے۔



نیر (خرزم) کی ایک سہر

خیشا پور کے علاقے میں عبداللہ بن عامر جانی نے اُست، اھمد، زرخ، ذراوہ، خواف، اسمرامین، ارفغان اور ابرشیر کا فتح کر لیے۔ انھوں نے عبداللہ بن غلام جین کو شہر کی طرف بھیجا جو فتح کر لیا گیا۔ امین نامہ نے ایک لشکر ہرات کی طرف روانہ کیا، وہاں کے حاکم نے ہرات، باغیس اور بونج کی طرف صلح کر لی۔ عبداللہ بن عامر کے زیر قیادت

۱ ماوراء النہر: عربوں نے دریا سینجیون (Orus) یا آمودریا کے پار کے علاقے کو پام و پاقا، طارا، سمرقند، نیم اق قورازم) اور تاشقند اس علاقے کے مشہور شہر تھے (المعجم فی الاکھبار)۔ پہلی بار ماوراء النہر Transoxiana کہتے تھے۔

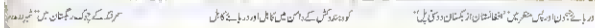
۲ کوہستان: قوہستان اس کا مطلب ہے۔ اس سے مراد وہ تمام پانچویں علاقے ہیں جو ذراوہ ہراست سے اربال (سمرقند ایران) میں تھیں۔ بعد ازاں اور یورو و تکک پہنچا جہاں اس کا صدر مقام قائم ہے۔ سون، چنڈا اور مرس اس کے شہر ہیں (معجم البلدان: 416/4)۔ آج کل کوہستان ایرانی صوبہ خراسان میں شامل ہے۔

۳ پاکوز: یہ خیشا پور اور ہرات کے مابین ایک علاقہ ہے۔ اس کا مدور مقام بلخین ہے۔ (معجم البلدان: 316/2)

۴ جین: اسے کون بھی لکھتے ہیں۔ یہ خیشا پور کے علاقے کا ایک شہر ہے جو بلخ نام سے جانے والی کاروانی شہراورچہ جہازم اور ذوق (ہزارہ) کے درمیان واقع ہے۔ ہوائی جہاز میں قدیم دارالسلطنت (جین) کے گھڑے چلے جہاز میں کے خوب شہر میں موجود شہر جیکے (پاکستانی) واقع ہے۔ تمام الحرمین اور المعالی مہدالک جہتی (حرفی 478ھ 1085ء) اور ان کے والد عبداللہ بن عیسیٰ (عائقی عالم) جہاز میں کی اسیست سے مشہور ہوئے۔ جہاز میں پاکوین جہازان (افغانستان) میں فراز دور کے کنارے واقع ایک قدیم بزمستان (شہر) میں ہے۔ (ازد و کنگہ و حارث اسلام: 535/7-542)

۵ زرخ، ذراوہ، خواف، اسمرامین (سمرقند)، ارفغان اور ابرشیر: یہ علاقے خیشا پور کے قریب میں تھے (معجم البلدان)۔ اسطرا میں واصل جہاز میں (عربی میں اسطرا میں) خاص کے معنی ہیں "حوالہ (سیر) والے" اسطرا میں خیشا پور اور ذراوہ جہازان کے وسط میں تھا (معجم البلدان: 177/1)۔ ابرشیر یا ابرشیر نیکاپور کہا جاتا تھا (معجم البلدان: 384/1)۔ زور و کور کو آج کل شہریت حیدر کا نام دیا جاتا ہے (زور و کور حارث اسلام: 431/10)۔ خواف شہریت حیدر ہے کے خوب شہر میں ہے اور شہریت حیدر پر مشہور کے جنوب میں شہریت حیدر کا نام دیا جاتا ہے۔ (ازد و کنگہ و حارث اسلام: 535/7-542)

سن 51ھ 671ء میں زیاد بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ (گورنر عراق) نے راتھ بن زیاد حارثی کو خراسان کی گورنری پر مامور کیا۔ ایران کے ساتھ کوئٹہ اور ہرمز



۱۔ بہت ہی بچکان کا ایک اور بیان ہے جس کے مؤلف (فکر مست اور فکر باز) مختصر ہے یہاں سے جانتا جائے تو بالی شہزاد کے قریب رہا ہے اس لئے اس وقت کے حکماء نے اسے قتل کر دیا۔ غرضی وہ جس میں اس وقت کی انتہائی عورتوں کے ہوا ہے یہاں سے معلوم (مکتوبوں) کے لئے (1722/1668ء) اور جو یہی کہتے ہیں اسے اسے بالکل اجازت دیا۔ 1738ء میں دار الشاہ نے فقہ کے سب سے بڑے علماء کو (اور دارالعارف اسلامیہ 511-509/4) سے مشورہ کرنا ان حضرات نے فقہ سے اسے اپنے واسطے لکھے۔ (معجم البلدان 415/1)

5. حکیمد: یہ بخارا اور ورجا شیخون کے مابین ایک شہر ہے جو بخارا سے ایک مرتلے پر ہے۔ جن دنوں اجڑا چلا ہے۔ بہال ماورا النہر کے سب شہروں سے زیادہ مراعن میں نہیں۔ (معجم البلدان: 1/533)

بنار کے عمر کے سر ہوئے۔ شہد (شہد) کے علاقے پر سید بن عثمان بن عفان کی قیادت میں حملہ کیا گیا اور باب الہدیہ اور ترمذ² فتح ہو گئے، پھر سام بن زید نے بنار اور سرقد³ فتح کیے۔

سن 70ھ/696ء میں مہلب بن ابی صفر وازری و ابی عرقاۃ قاریج بن ابیوسف تغلبی کی طرف سے قراسان کے گورنر تھے۔ انھوں نے شہد میں بنار اور کستان کا سرکردہ زراعتوں کی زمرہ گروہ پڑایا ہے۔ یہ نام پیر بادیرا (شاہداد) کی تہذیبی شہرہاں ہے۔ اسلامی مآخذ میں، مانی بھڑوں کو بنار، خدا لکھا گیا ہے۔ 54ھ میں عربوں نے جب اللہ بن زید کی قیادت میں سندھ لڑائی کے بعد بنار راج کرلیا۔ 91ھ/710ء میں حلیہ بن مسلم نے دشمنوں کو شکست دے کر غلہ دارہ (طوق، سیاہ) کو شاہ بنار کی حیثیت سے مشرق میں کھنکھان کیا۔ امام محمد بن اسماعیل بخاری نے 194ھ/809ء میں چواہر سے۔ 280ھ/874ء میں بنار سامانی سلطنت میں شامل ہوا اور بھراہن کا دارالحکومت بنا۔ ذی الحجہ 194ھ/فروری 1220ء میں چنگیز خاں کے حملوں (تاجداروں) نے بنار کی باغیچہ اور چنگیز خاں کو چھوڑ کر پیرا شیر نڈر آ کر دی۔ چنگیز خاں کے چاہن کے بعد میں یہ بھراہن کھان آباد شیر بن گیا۔ 671ھ/1273ء میں تاجدار کی نگران بھڑوں اور تاج نے بنارام چنگیز کا ناخبر پھر چواہر آباد کیا۔ 1500ء کے بعد بنار پر شیخانی آؤیک قابض رہا۔ 1133ھ/1740ء میں بدشتا نے بنار راج کرلیا۔ انیسویں صدی میں عربی امیر بنار سلطان الدین (86-1800ء) گورنریوں کی اطاعت قبول کرتی تھی۔ بنار کی آبادی دواہلی لاکھ تھے (مؤرد وائرہ مارفہ اسلام: 110/4-116، تاریخ الطبری: 229/4، المسجد فی الاسلام)۔ یاد تگت ہے۔ عید اللہ بن زید کی بھر دواہلی کے بعد 86ھ میں بنار پر چوتھے سید بن عثمان بن عفان کو ابی قراسان امیر کیا۔ سید نے لشکر کے ساتھ دریا کے بھڑوں کو کھنکھان کرلیا۔ ابھراہن لاکھیں ہزار ترک تاجے میں لشکر بنار کی نگران تاجوں (ملکہ) کے صورت حال، کچھ کسٹل کی پتیلیں کی اور یوں امیر کا بنار راج پتھر ہو گیا۔ (معجم البلدان: 356/3)

1 شہد یا شہد: اسے پہلی میں شہد (Sogdiana) کہتے ہیں۔ یہ علاقہ دریائے جیون سے دریائے کن (پیر دریا) تک پھیلا ہوا تھا۔ ابھری کے چول اندھنی (رشتی تہذیب کے حال تھے۔ اسلامی دور میں، طوقی کے مطابق، شہد خاص بنار کے مشرقی جانب دہلیہ سے سرحد تک پھیلا ہوا تھا۔ ابھری شہد کا دارالحکومت تھیں (دوسری نگہ سرقد) بناتے تھے۔ (آورد وائرہ مارفہ اسلام: 86/11)

2 شہد: ابھری کستان کا یہ شہر افغانستان کی سرحد پر آورد (چگون) کے (دائیں) کنارے واقع ہے۔ اس کی قبیلہ مستعداظم سے منسوب ہے۔ 70ھ/690ء میں مانی بن ہوا اللہ بن حکوم نے اسے فتح کر کے یہاں بھڑائی کی تھی کہ 86ھ/704ء میں عثمان بن سوسو نے اسے اپنی سلطنت میں شامل کرلیا۔ امام محدث بھڑی ٹو شہد ہفت بیٹوں کے رہے تھے۔ 1220ء میں زہد کھٹوں (مکھڑوں) نے فتح کر کے پیر بادیرا کو بادشاہ بنایا۔ ان بھڑوں کے دور میں شہد اپنی اسی نگہ کے علاقے دیہ سے دوسل دور آباد ہو چکا تھا۔ فتح کی لڑائی (47-1646ء) میں شہزادہ ابھریک زب کی فتح کے بعد بندوستانی فوجوں نے تہذیب پتھر کرلیا۔ افھارویں صدی کے فتورہشاہ میں زہد ویرا برآورد ہوا۔ 1894ء میں زہد کے کھٹروں سے پانی میں ڈوروی شہد تہذیب ہوا جو آہستہ آہستہ ایک شہر بن گیا۔ (آورد وائرہ مارفہ اسلام: 376/16-378، المسجد فی الاسلام)

3 سرقد: یہ دارالحکومت کا بڑا شہر ہے۔ زراعت حال میں سرقد ہی نام کے صوبہ کا صدر مقام ہے۔ یہ دریائے شہد (زراعتوں) کے جوبی کنارے پڑایا ہے۔ اس کے علاقے مشرقی، پیر روی اور بھڑی سیاہوں کا بیان ہے کہ وہاں بہت افروہاں ہے۔ اس شہر کا نام پہلے بھڑی بھڑی کی سرقدی بھڑوں کے تاجروں میں "امارا" کہا گیا کی صورت میں 54ھ میں حلیہ بنار سلم نے اسے فتح کیا۔ شہر کی بھڑائی کا دور یہ اس وقت شروع ہوا جب تیمور کا 771ھ/1369ء میں بادشاہ ابھری بن چلا ہوا۔ اس نے سرقد کو اپنی رازداریوں ملک کا صدر مقام بنادیا اور اسے بھڑی تاجوں و ترکھ کے ساتھ راستہ کر شروع کیا۔ 14 نومبر 1868ء کو دہلی کھٹل کا خان (Kaufmann) قریب تیموری دارالسلطنت سرقد میں داخل ہوا اور یہ شہر مظلوم الدین امیر بنار کے قبضے سے نکل گیا۔ 1871ء میں قدم شہر کے مطابق میں ایک نیا روسی شہر آباد ہوا جسے فرانس کھیتیں دیہ سے ملا دیا گیا۔ 1882ء میں قبضے کا اثر سر تو بھل کر دیا گیا (آورد وائرہ مارفہ اسلام: 289/11-293)۔ سرقد کی آبادی ساڑھے لاکھ ہے۔ یہ اسلامی تہذیب کا مرکز رہا۔ 1220ء میں چنگیز خاں نے اسے چواہر بادیرا۔ تیمور خٹک بھڑی بھڑوں ہے۔ یہ ابھری کستان کا سرکردہ شہر ہے۔ (المسجد فی الاسلام)

شیراز^۱ پر قبضہ کر لیا۔

۸۸۶ھ / ۷۰۵ء تا ۷۱۵ء کلانچ نے خراسان اور بلاد شرقی کی حکومت خلیفہ بنی مسلم کے سپرد کی۔ انھوں نے ۸۸۶ھ / ۷۰۵ء میں طبرستان^۲ کو از سر نو فتح کیا، جہاں مقدونیوں میں مال بے قیمت مائل کیا اور خراسان کے دارالحکومت مرواوت آئے۔

انہی دنوں یزید طرخان کے پاس کچھ مسلمان قیدی تھے۔ قیدیوں نے اس کو دیکھا کہ مسلمان قیدیوں کو بددور و سخت سزا دی جائے گی۔ یزید نے انھیں رہا کر دیا۔ اب خلیفہ نے اسے صلح اور امن کی پیشکش کرتے ہوئے لکھا کہ اہمورت و دیگر وہاں سے جنگ کرے گا، اسے چھوڑے گا نہیں اور اسے مغلوب کرے گا، چنانچہ یزید خلیفہ کے پاس چلا آیا اور صلح کر لی، پھر باؤنٹس^۳ والوں نے اس شرط پر قیدیوں سے صلح کر لی کہ وہ غیر مسلح داخل ہوں گے۔ دو سو آیتا جب قیدیوں کے چلے آئے تو یکدم والوں نے مسلح ہو کر دی۔ قیدیوں کو دیکھ کر وہاں کے ترک تھک بند ہو چکے تھے۔ مسلمانوں نے ان کا محاصرہ کر لیا اور اس دوران میں ہجڑین بھی رہیں۔ ایک ماہ بعد اہل نکاح نے صلح کی درخواست کی جو خلیفہ نے مسترد کر دی تھی کہ مسلمانوں کو حج حاصل ہوئی اور غیر میں لڑنے والے سب مارے گئے۔



ہامان (افغانستان) کی ایک مسجد

اب خلیفہ بنی مسلم، آٹھل^۴ کی کم پڑھنے اور اس سے فارغ ہو کر دھرم کے بالفاظی دریاے جیون میں ڈوکر لیا اور بخارا پر لشکر کشی کی۔ بخارا کے قریبی شہروں و منگولہ اور کریمیانے ان سے صلح کر لی (۸۸۸ھ / ۷۰۶ء)۔ اس نیم کے دوران میں یزید طرخان بھی ان کے مربوط تھا، پھر

راہیچ نے صلح طلب کی۔ اس معاملت کے بعد قیدیوں نے ترمذ کے مقام پر تینوں پار کیا اور فتح سے ہوتے ہوئے مرو پہنچ گئے۔

۸۹۰ھ / ۷۰۸ء میں بخارا والوں نے ہناتہ کر دی تو قیدیوں نے ایک بار پھر چڑھائی کی اور ہانچوں کو شکست دی۔ اس کے بعد شام و مصر و فرائین

۱ شیراز یا کیش: اس کا موجودہ نام شیراز ہے اور یہ پاکستان (ساہیوالہ ریاست بخارا) میں واقع ہے۔ کئی ماہ میں اس کا نام کا شفقہ شیراز کا نام لکھا بار ستوں پر آفریں صمدی بھڑی کے وسط میں سامنے آج پھر شیراز کے علاقے کا ہے، وہاں قادیان نے ۷۱۲ء تا ۷۱۳ء میں یہاں آتی سرانے محل بنایا۔ (اردو دائرہ معارف اسلام، ۲۷۸/۷۷)

۲ طبرستان (تھارستان): پہلوی کے قبائل طبرستان چلے گئے، شرقی، بدشتان کے مغربی، آرموہ کے جنوبی اور کہستان بعد کھس کے شمالی علاقے پر مشتمل ہے۔ لاکھوں شہر و ایمان کھارستان اولی میں شمار کرتا ہے۔ اہم مغربی نے ترک عرب لڑائیوں میں بخارا، تھارستان اور طبرستان کے پورے جنوب پر اٹھائی، اس کا ذکر کیا ہے۔ ۷۴۵ء کے بعد طبرستان، ہامان کے قرواں کی سلطنت کا حصہ بن گیا۔ ساتویں صدی (ہجری) کے طبرستان کا نام ایک علاقے کے طور پر فتح ہو گیا (اردو دائرہ معارف اسلام، ۴۲۵/۱۲)۔ ان دنوں تھارستانی افغانستان کا ایک صوبہ ہے جس کا دارالحکومت خاٹقان ہے۔ تھار صوبہ بدشتان، جھون اور کندز میں گروہا ہے۔ اس کے شمال میں آرموہ ہے۔ (انٹرنیشنل انسائیکلو پیڈیا)

۳ باؤنٹس: افغانستان کا شمال مغربی صوبہ ہے جس کا صدر مقام قندوز ہے۔ یہ جزائر، نمود اور قادیان کے صوبوں میں گروہا ہے۔ "باؤنٹس" اصل میں پارچر (آٹھ کی لٹیکہ کی جگہ) تھا۔ (اردو دائرہ معارف اسلام، ۳/۸۵۹)

۴ آٹھل: ترکستان کا یہ شہر دیر پا رہا ہے۔ آج کل اس کا نام چارتر ہے (المسجد فی الکھارمر)۔ فارسی کے شہر و شاعر غالب آٹھل کا تعلق اسی شہر سے تھا۔ چارتر و ہار کے بائیں کنارے ہے جبکہ دائیں کنارے پر قادیان پرستان اور کجور و قادیان واقع ہے (طولی ایسٹ وولڈ، نولہ، ص ۱۰)۔ "مہر و شہر" کو "مہر و شہر" کے کہتے ہیں۔

۱۹۹۳ء میں قتبہ نے خوارزم پر چڑھائی کی اور واسعی پسرغند والوں سے معرکہ پیش آیا۔ ان لوگوں نے پسرغند کو قتل کر دیا، مگر عبادت گاہ کی انھوں نے مسلمانوں کے پڑاؤ پر شیخوں دارنا چاہا مگر قتبہ کو ان کے ارادے کا علم ہو گیا تو انھوں نے ان پر گھات کر کے قتل کر دیا اور دشمن کی جالی ناکام بنائی۔ یہ واقعہ قتبہ کی وجہ قتل آبا۔

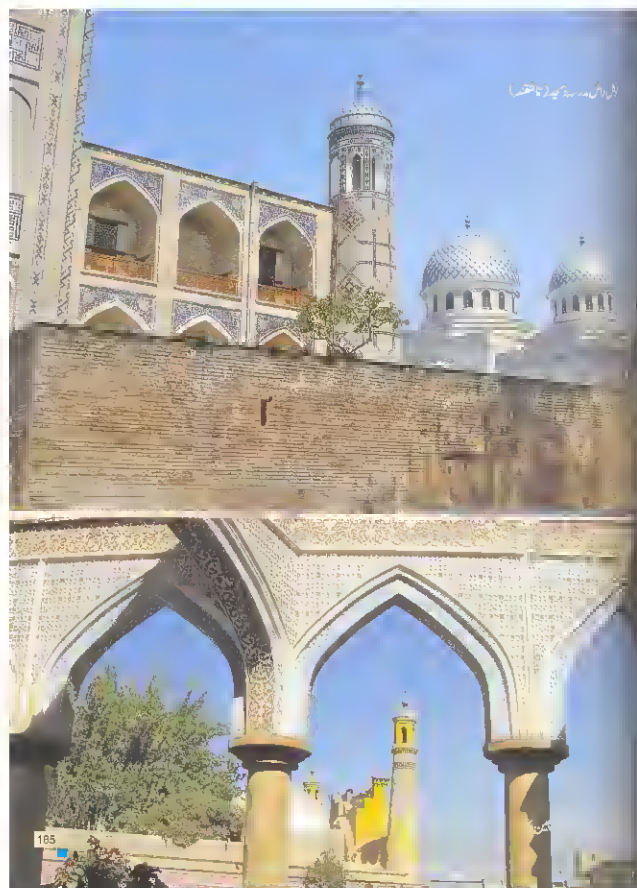
[illegible]

۱۔ طاہر خان (افغانستان) کا ایک خبر ہے۔ 617 و 1220، میں چنگیز خان نے اسے ایک دارو دار کلب اس کے طور پر کچھ قریب میں۔ طاہر خان (افغانستان) کا ایک خبر ہے۔ 617 و 1220، میں چنگیز خان نے اسے ایک دارو دار کلب اس کے طور پر کچھ قریب میں۔ طاہر خان (افغانستان) کا ایک خبر ہے۔ 617 و 1220، میں چنگیز خان نے اسے ایک دارو دار کلب اس کے طور پر کچھ قریب میں۔

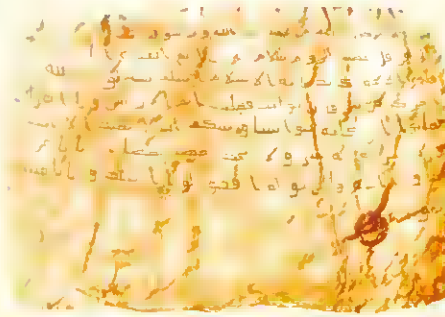
[illegible]

فرغانہ: یہ ازبکستان کی داؤی فرغانہ کا ایک شہر ہے۔ آبادی 2 لاکھ ہے۔ وادی فرغانہ کے وچے ٹہر قائدیمان، افوکتہ، اوش اور مارگیان ہیں (المحمدی)

[illegible]



نبی اکرم ﷺ کا نام مبارک ہر قل کے نام



بسم الله الرحمن الرحيم من محمد عبد الله ورسوله إلى هرقل عظيم الروم
سلام على من اتبع الهدى أما بعد:
فإني أدعوك بدعاية الإسلام أسلم تسلم يؤتك الله أجرك مرتين فإن توليت
فإن عليك إسم الأرمسين و «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّبِعُوا رَسُولَ اللَّهِ وَاتَّبِعُوا
إِلَّا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّبِعَنَّا عَمَّنَّا قَوْمٌ يَنْتَهُنَّ عَنْ آلِهَتِهِمْ تِلْكَ الْأُمُوتُ
الَّتِي لَا تَنفَعُ شَيْئًا وَلَا تَضُرُّ شَيْئًا فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِسُونَ»

اللہ کے نام سے (شرعاً) جہادیت مہربان بہت اہم کرنے والا ہے۔
اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد (ﷺ) کی طرف سے روئی حکمران برقی کے نام
جو جہادیت کی پیروی کرنے والی پر سلام ہو! اللہ تعالیٰ:

پس میں انھیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں۔ تم اسلام قبول کرلو، سلامت رہو گے۔ اللہ انھیں دوہرا اجر دے گا، پھر اگر تم سچ سے
منہ موڑا تو ان کا شکاروں (شام و مصر و غیرہ کے پیہما کیوں) کی گمراہی کا پوچھ گچھی پر ہوگا۔ اور (قرآن مجید میں ارشاد باری ہے):
”اے نفل کتاب! ایک کھلے کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے، یہ کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور
اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور ہم میں سے کوئی اللہ کو چھوڑ کر اوروں کو پروردگار ٹھہرائے، پھر اگر وہ (حق سے) منہ موڑیں تو
تم کہہ دو: اس بات کے گواہوں کو کہ ہے شک ہم مسلمان ہیں۔“ (آل عمران: 64)



[illegible]



2

فتح شام کا آغاز

جیسا کہ ہم نے حق عراق کے معاملے میں دیکھا، حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اپنے بھائی دو اہل بکھری
تھیں اور ان کے ذمے الگ-الگ مہمات لگائی تھیں۔ دونوں مہم کرنے فرات کے مغربی علاقوں پر پلٹا
آئی تھی، لیکن جتھہ بکر ارضوں نے دریائے فرات کے مختلف حصہ سے ٹھکر کے ساتھ پورا علاقہ اپنی
طرح آپ نے شام کی طرف پامائش روانہ کی تھی جن کے لیے الگ-الگ کسے کر دیا تھا کہ وہ کس
مست میں غلہ دروہوں سے اور ان کے الگ-الگ گاجی مقرر کر دیے، چنانچہ یزید بن ابی سفیان

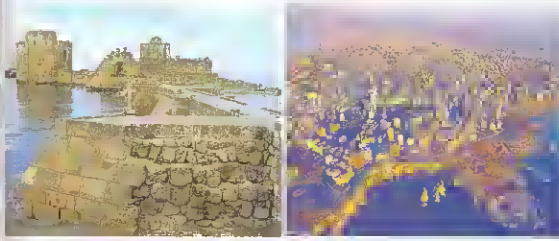
[illegible]

اس صورت حال سے بچنے کے لیے حضرت ابوجہر صدیق رضی اللہ عنہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو جو عراق جانے والے لشکر کے سالار تھے، یہ ہدایت کی گئی کہ وہاں سے واپس لوٹ کر شام روانہ ہو جائیں اور اس کے ساتھ قبائل شام کی کارروائیوں کی قیادت اپنے ہاتھ میں لیں۔

- [illegible]

[illegible]

171



صور کا بڑا قلعہ

جروت کا لبنانی دستہ

بازو شام کی کیفیت

جنر فاطمی حوالے سے مسلمانوں اور رومیوں کی جنگوں کے احوال پر ملک شام کے طبعی حالات کا بے حد اثر پڑا، لہذا ان کا ذکر ضروری ہے۔
 سرائل شام تمام تر پھر زردم (البحر المیتوسط) کے مشرقی ساحل پر مشتمل ہے۔ یہ ایک تنگ ساحلی میدان ہے جو لبنان کی بندرگاہوں جوہ² اور یربوت³ کے پاس چند سو میٹر تک محدود ہے اور جنوب میں فلسطین میں اس میدان کی وسعت کچھ زیادہ ہے۔ مشرق میں اس کی حدود دجیل لبنان کا پہاڑی سلسلہ ہے جس کی سطح سمندر سے اوسط بلندی 5 ہزار فٹ ہے مگر کہیں کہیں اس کی بلندی 11 ہزار فٹ تک پہنچتی ہے۔ یہ پہاڑی سلسلہ شمال میں صلیح اسکندریان⁴ سے جنوب میں جبال قناز (سعودی عرب) تک پھیلا ہوا ہے۔ اس کے درمیان چند ہی وادیاں ہیں۔

1 لبنان: پہاڑیوں کی ملک گیر ذمہ کے ساحل پر واقع ہے اس کے شمال و مشرق میں شام مغرب میں بحیرہ زردم اور جنوب میں فلسطین ہے۔ اس کا رقبہ 10450 مربع کلومیٹر اور 7 ایڈمنسٹرٹو ڈسٹرکٹس (سے ڈاکو) ہے۔ دارالحکومت جروت ہے اور دیگر اہم شہر ٹرٹس، بیضا، امورو، جنوبی زعل، حلبہ، جبیل اور بعلبک ہیں۔ اس کی آبادی (جولائی 2010) 4 ملین ہے۔ یہاں دینی قدیم میں عیسائی تہذیب پر وہاں چڑھی۔ اس پر سیرک، چوٹی، رومی، پارٹیشی اور ایرانی قابض رہے جن کی سرسلوں نے اسے فتح کر لیا۔ پھر یہاں عیسوی، اچمی، مارکوب اور عجمی قابض رہے۔ پہلی جنگ عظیم کے بعد لبنان پر فرانس نے قبضہ کر لیا۔ 1943ء میں آزادی ملی۔ 1982ء اور 2008ء میں لبنان کو اسرائیل کی چوٹی کی جارحیت کا سامنا کرنا پڑا (الصحف، فی الاصلاح)۔ 1943ء تک لبنان شام ہی میں شمار ہوتا تھا۔

2 جزیرہ: چار سو سے 40 کلومیٹر شمال میں لبنان کی ایک بندرگاہ ہے اور صوبہ کرمان کا دارالحکومت ہے۔ (الصحف، فی الاصلاح)

3 بیروت: لبنان کا دارالحکومت جروت کا 40 کلومیٹر (سے ڈاکو) آبادی کو شہر اور بحیرہ زردم کی اہم بندرگاہ ہے۔ یہ رومی اور شہزادان پر حاوی اور 553ء میں ڈگر لے لے اسے چار گروہ۔ یہاں چار صوبہ جو صوبہ شام ہیں۔ امریکن جو صوبہ، چار صوبہ، چار صوبہ، چار صوبہ اور چار صوبہ۔ 1975-77ء کے خونریز واقعات ہیں۔

1982ء کے اسرائیلی حملے میں جروت کو چابی کا سامنا کرنا پڑا۔ (الصحف، فی الاصلاح)

4 اسکندریان: (ڈاکو) یہ صلیح اسکندریان کے ساحل پر واقع ہے۔ اسے عربی میں اسکندریہ یا اسکندریہ کہتے ہیں، نیز چوٹا اسکندریہ بھی کہا گیا ہے۔ 1939ء میں اسکندریان کی حکومت پر ترکی اور فرانس کے باشندے تھے اور انھوں نے اس کی آبادی کو 12 لاکھ سے زائد کیا ہے۔ (الصحف، فی الاصلاح) اور 1939ء میں اسے 12 لاکھ (85/12)



جبل طبرہ (بحیرہ یمن)

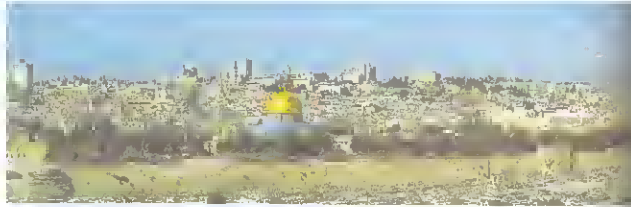
بحیرہ مراد (بحیرہ اردن)

چوڑائی 14 تا 16 کلومیٹر اور لمبائی 120 کلومیٹر ہے۔ جنوب کی طرف پریشیب و جھولان ہے اور دریائے اردن کی وادی کی طرف چلا گیا ہے۔ آگے البحر الحبت (بحیرہ مراد) ہے اور بحر شریح حقیقہ تک راکھی عرب ہے جسے اظہور کہتے ہیں۔ دریائے اردن، بحیرہ مراد اور وادی عرب اردن اور فلسطین کے درمیان حد فاصل ہیں۔ بحر یمن پریشیب طبرہ کے پاس سلاخ سمندر سے 685 فٹ نیچے ہے جہاں بحیرہ طبرہ (بحیرہ یمن) واقع ہے۔ بحیرہ مراد پر سلاخ سمندر سے اس پریشیب کی گہرائی تقریباً 1300 فٹ ہے اور یہ دنیا میں خشکی پر سب سے گہرا مقام ہے۔ اس میدان میں دریائے حاصی

1 دریائے اردن، یسود یا لیوان کے پھاڑوں سے نکلی کر جنوب کو بہتا اور بحیرہ طبرہ (یمن) میں سے گزر کر 320 کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے بحیرہ مینٹ میں جا کر ہے۔ دریائے اردن جب لیوان سے فلسطین کی حدود میں داخل ہوتا ہے تو وہاں اسے نیرالیا مانی کا نام دیا جاتا ہے جو پہلے جول میں سے گزر کر بحیرہ طبرہ کی طرف جاتا ہے۔ بحیرہ طبرہ سے آگے مشرق (شام) سے دریائے مہوکہ دریائے اردن میں آتا ہے۔ جزیرہ جنوب کی طرف دریائے ذرقہ (اردن کی طرف سے) آتا ہے اور مغرب سے دریائے نابوت جہاں کے پاس اس میں شامل ہو جاتا ہے۔ بحیرہ طبرہ اور بحیرہ مینٹ کے درمیان دریائے اردن فلسطین اور مملکت اردن کی حد بنتا ہے۔ (اردن، وادی، حالت امنا، ص: 327/2)

2 بحیرہ مراد یا بحیرہ مینٹ (اردن) عربی میں البحر الحبت اور اردن میں بحیرہ مراد کہا جاتا ہے۔ یسود اصل یمن کی وادی کی پہلی ہے۔ اس کے مشرق میں اردن ہے اور مغرب میں عرب اردن اور اسرائیلی علاقہ فلسطین ہیں۔ لیوان کے پھاڑوں سے آگے دریائے اردن اور اس کے معاونوں دریائے مہوکہ اور دریائے ذرقہ کا پانی بحیرہ مراد میں گرتا ہے۔ وادی العرب، وادی الحما، وادی الربوب اور وادی ذرقہ اور مینن کی شاخیں جنوب اور مشرق سے آکر اس میں گرتی ہیں۔ اس کا رقبہ 1000 مربع کلومیٹر اور زیادہ ہے۔ زیادہ گہرائی 40 میٹر ہے۔ بحیرہ مینٹ یا بحیرہ یمن، لیوان دریاؤں اور ندیوں کے ساتھ آگے والے ملک کے باعث اس کی سطح پر بڑے بڑے پانی کے پانی میں ذرا کمزور ہو سکتا ہے۔ بحیرہ مینٹ کی ایک خاص بات یہ ہے کہ برصغیر اور اس کے سب سے زیادہ پریشیب میں واقع ہے اور اس کی سطح کی سطح سمندر کی سطح سے 400 میٹر نیچے ہے۔ یاد رہے کہ تمام سمندر ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں اور یوں اس عالمی سمندر کی سطح کو سطح سمندر کہا جاتا ہے۔ (فلسطین، القرآن (اردن)، ص: 87)

3 طبرہ، فلسطین کا پہلا بحیرہ طبرہ کے مغربی کنارے واقع ہے۔ اس کی آبائی چٹانیں تیسرا جزیرہ ہے۔ یہ طبرہ کی پہلی (588 ق م) کے بعد طبرہ یسود یا لیوان کا چھٹا مرکز بن گیا (المسند فی الکادیم)۔ اسے 13ھ میں حضرت عثمان غنی بن حنفہ نے لٹا دیا گیا۔ 1098ء میں یورپی مسکوکوں نے اس پر قبضہ کر لیا۔ صلاح الدین ایوبی نے مسکوکہ یمن (583ھ 1087ء) میں فتح کیا۔ بحر طبرہ کو یمن میں نشے سے تھرا لیا۔ بحیرہ مہوکہ دریا کی بندرگاہوں میں اردن وادیوں سے طبرہ پر کا فاصلہ پانچ سو چالیس کلومیٹر ہے۔ ایک چھت اکھڑ اور وادی ہاردن میں سے جاکے طبرہ سے تقریباً 125 کلومیٹر دور ہے۔ بائیں میں اس کا نام قلیل آتا ہے۔ بحر طبرہ کی ایک خاص بات یہ ہے کہ لیوان وادی، ذرقہ، بلاتا ہے طبرہ اور جہاں کے درمیان واقع ہے۔ بحیرہ طبرہ کے اندر ایک ذرا نیچے چٹان ہے جس کے بارے میں مقامی لوگ کہتے ہیں کہ یہ حضرت سلیمان شاہ کی قبر ہے۔ (فلسطین، القرآن (اردن)، ص: 197، 198)



فلسطین: انجیاء کی سرزمین

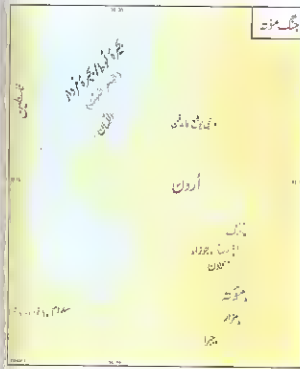
اس خطہ زمین کے شمال میں لبنان، شمال مشرق میں شام، مشرق میں اردن اور بحیرہ روم اور مغرب میں بحیرہ عرب اور جنوب مغرب میں بحر اسہانے سینا، مصر اور قسطنطنیہ اور اردن کے مابین حد فاصل ہے۔ باقی میں فلسطین شام کا ایک حصہ ہوتا تھا۔ کیا جاتا ہے کہ اس کا نام فلسطین ہی سام بن نوح بن سام بن نوح کے نام پر رکھا گیا۔ بحیرہ عرب بنی ہضیبہ میں گھسا ہے کہ یہ فلسطین بن سکوتیم بن صدق بن کنعان بن سام بن نوح کے نام سے سوسہ مہم (مدمم 27414)۔ یہ لگی کیا جاتا ہے کہ فلسطین کی قوم 13 ویں صدی ق م میں کلیلیہ (انٹالیہ) یا 12 ویں صدی ق م میں کریمت سے آ کر بحیرہ روم کے ساحل پر مسلمان اور غزوہ کے درمیان آباد ہوئی۔ انھوں نے کنعانیوں کو نکال کر کیا 3000 ق م سے یہاں آباد تھے (السنحد صبی، الاعلام: 418)۔ فلسطینیوں کے نام پر اس علاقے کو فلسطین کہا جانے لگا جو پہلے یہ کہان کیا جاتا تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام 1800 ق م کے گھٹ گھٹ فلسطین میں وارد ہوئے۔

فلسطین کے ساحلی شہروں میں عکا، حیفا، قیاریہ اور تل ابیب یا قانا شال ہیں۔ باقی کے فلسطینی شہر یا قانا نام اب تل ابیب والا ہے۔ بیت المقدس یا القدس فلسطین کے دارا میں واقع ہے جو مسلمانوں، عیسائیوں اور یہودیوں میں کے نزدیک مقدس ہے۔ دیکھو مشہور شہر اقلیل، ہائس، حنین، رام الله، تاصرو، الدار، عیلا، بیت لحم، بقرق، زویہ، بیت جبرین، خان یونس اور مسقطان ہیں۔ مسقطان حالہ اکی جرمسقا، لی کا شہر ہے۔ بیت لحم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تھے۔ اور رام الله، بقرق کے بارے میں کیا جاتا ہے کہ یہ دنیا کا قدیم ترین مسطح آبادیہ ہے جو تقریباً 7000 سال سے آباد ہے۔

فلسطین کا حاکم دیا تو قریب 1947ء میں اس میں ذیل اقلیتیں، یہاں کرل، چول، تلمس اور یہاں اقلیتیں مشہور ہیں۔ یہاں وہی خطے کے کچھ کثرت ہوتے ہیں۔ جنوب کے علاقے میں صحرائے نقب ہے۔ فلسطین کا جنوبی گوشہ صحرائے نقب سے جاکتا ہے جہاں اسرائیلی بندوقداروں نے اردنی بندوقدار، عقبہ کے اقلیتوں کو قتل کیا ہے۔ کچھ مراد (بحر) بنت اویا کا پختہ ترین مقام ہے جو عالمی سطح پر 1200 فٹ نیچے ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے علب کے راستے فلسطین پہنچے تھے۔ یہاں وہ چلی بیت المقدس پر تھیں۔ پھر حضرت کریم علیہ السلام کے گئے تھے اور ایک عرصہ بعد فلسطین کو آئے اور بقرق میں قیام فرمایا۔ اس ہجرت کے دوران میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ان کے بعد روئے تاریخی طور پر اردن کا دار الحکومت عمان کی فلسطین میں شمار ہے۔

فلسطین میں دو ویں صدی قبل مسیح میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی سلطنت قائم ہوئی تھی جو 830 ق م میں "اسرائیل" اور "یہود" دو سلطنتوں میں بٹ گئی۔ "اسرائیل" کو 722 ق م میں آشوریوں نے اور "یہود" کو 586 ق م میں بخت نصر نے چاہ کر دیا۔ یوں مختلف زبانوں میں فلسطین پر مصری، آشوری، بابل، کلدانی، پارسی، ایرانی، یونانی اور رومی حکمران رہے جن کی 634ء میں خلیفہ عثمانی حضرت عمر فاروق کے عہد میں مسلمانوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی حجاز ہجرت کی قیادت میں فلسطین فتح کر لیا۔ 1099ء، 1187ء کے دوران میں چوتھی صلیبی بیت المقدس (فلسطین) پر قابض رہے۔ 1516ء سے 1917ء تک فلسطین عثمانی ترک سلطنت میں شامل رہا۔ پہلی جنگ عظیم کے دوران میں برطانویوں نے اس پر تسلط حاصل کیا اور پھر ایک سرائی کے تحت یہودیوں کو قابض طور پر یہاں آباد کرنے کے آدابہدہدہ 1780 سال پہلے وہی خلیفہ وینیزین نے چارٹن کر دیا تھا۔ 1948ء میں مسیحی یا یہودی فلسطین میں اسرائیل کے نام سے اپنی ملکیت قائم کرنے میں کامیاب ہو گئے، لیکن یہی چارٹنوں میں اسرائیل کو دست آگے کر دے۔ فلسطین پر تسلط جانا کیا جبکہ 40 لاکھ سے زائد مسلمان، جن میں یہودیوں نے واپس کر دی کے ذریعے سے ان کے گھروں سے نکال دیا، یہاں میں خلیفہ داؤد نے حکمران بنے ہوئے ہیں۔

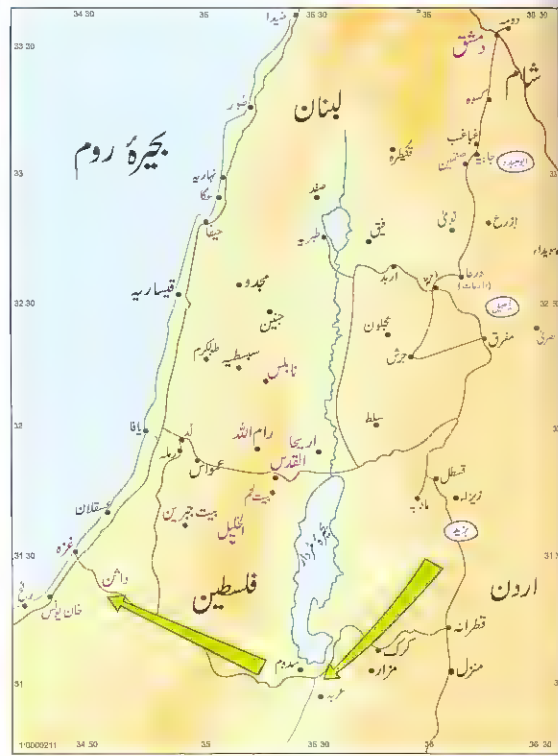
فلسطین کا رقبہ 27 ہزار مربع کلومیٹر ہے۔ آبادی تقریباً 4.7 ملین، میں فلسطین کا 68 فیصد علاقہ موافق لاکھ یہودیوں کو دے دیا جبکہ 45 فیصد رقبہ سامرائے بار دلا کہ فلسطینیوں کے لیے چھوڑا گیا مگر اسرائیل نے 1948ء کی جنگ میں اپنا زبردستی 78 فیصد رقبہ برصغیر اور رقبہ 22 فیصد (غرب اردن، مشرقی بیت المقدس، اور مغربی یمن) پر 1967ء کی جنگ میں ہتھیالیا۔ یوں اب پورا فلسطین یہود کے قابض تسلط میں ہے۔ 1948ء میں اسرائیل نے تل ابیب (یافا) کو دار الحکومت بنایا تھا مگر بیت المقدس (یروشلم) کو دار الحکومت بنا رکھا ہے۔ (پاکستان القرآن (11)، ص: 84، 83)

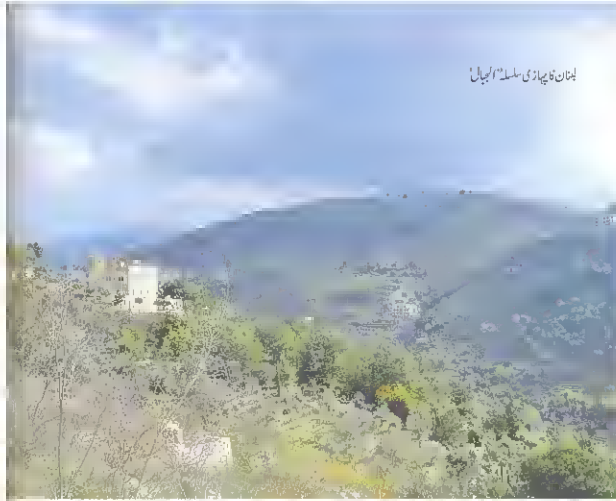


غزوہ یروشلم: 3 ہزار 2 لاکھ کے قتل و غارت

شرعیہ بنی مرومسانی نے رسول اللہ ﷺ کے سیرت جارت، بنی سیرازہ کی جنگوں کو قتل کر دیا تو بنی قریظہ نے ان کا قصاص لینے کے لیے بنی ہزار کا لشکر حضرت زید بن عاص بن جراح کی قیادت میں روانہ کیا۔ ان لشکر نے جو بنی اردن پہنچ کر معان کے مقام پر پناہ ڈالا۔ وہاں اسے معلوم ہوا کہ ہرگز ایک لاکھ کا لشکر لے کر آئے، اب میں شہر زن ہے اور اس کے ساتھ مزید ایک لاکھ شہری عرب بھی شامل ہو گئے ہیں۔ اس اطلاع پر مسلمانوں نے آگے بڑھ کر یروشلم میں پناہ ڈال دی، یہاں تاریخ انسانی کا عجیب ترین سحر کرکاش آیا۔ جن ہزار جاندار، دو لاکھ کے لشکر ہزار کا مقابلہ کر رہے تھے۔ زیدی لشکروں بھر جلتے کرتا اور اپنے بہت سے بہادر گھوڑا چیتا تھا، لیکن اس مختصری لڑائی کو پہا کرنے میں کامیاب نہیں ہوتا تھا۔ مسلمانوں کا "نعم" پہلے حضرت زید بن عاص کی پہنچنے لے لیا۔ وہ لڑتے رہے، یہاں تک کہ دشمن کے بیڑوں میں کوٹے اور غلٹ شہادت سے مشرف ہوا کر زمین پر آ رہے۔ ان کے بعد حضرت جعفر بن ابی طالب نے "نعم" سنبھالا اور خوب جنگ کی۔ وہ اپنے سرخ دسپا گھوڑے کی پشت سے کود پڑے، اس کی گولچیں کاٹ دیں اور دشمن پر وار بردار کیے، یہاں تک کہ ان کا دایاں ہاتھ کٹ گیا۔ انہوں نے جھنڈا بائیں ہاتھ میں لے لیا اور بلند رکھا، یہاں تک کہ ان کا دایاں ہاتھ بھی کاٹ دیا گیا۔ پھر دونوں بائیں ہاتھ ہڈیوں کی بند سے جھنڈا آغوش میں لے لیا اور وہ آسمانی فضا میں اترتا رہا، یہاں تک کہ وہ بیڑوں اور بیڑوں کے نوے سے زیادہ دھمکھا کر غلٹ شہادت سے سرفراز ہو گئے۔ ان کے بعد حضرت عبداللہ بن رواحہ بنی قریظہ کی باری تھی۔ انہوں نے جھنڈا اٹھا اور آگے بڑھے، پھر اپنے منہ سے تائی گھوڑے سے اتر کر لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔ ان کی شہادت کے بعد حضرت خالد بن ولید بنی قریظہ نے غلٹ سنبھال لیا اور لڑتے ہوئے اسلامی لشکر کو جتنا غلٹ چیلنے لے گئے۔

(بخش از صحیح البخاری، فتح الباری، سیرت ابن ہشام، زاد المعاد)





شمال کی طرف بہتا ہے اور (درہائے لیطانی اور) درہائے آردان جنوب کی طرف بہتے ہیں۔ (لیطانی، وہم، مہاس کے پاں مغرب کی طرف نہر، کبیر، روم میں جا کرتا ہے۔)

اس قصبہ کے ساتھ ہی پہاڑ لبنان شرقیہ کا پہاڑی سلسلہ واقع ہے جو حصے کے جنوب سے شروع ہو کر سطح مرتفع حوران، جردان کی پہاڑیوں اور بیحہ مرہار کے جنوب میں جبل سمیر کی طرف (طولان) ہوتا چلا گیا ہے۔ یہ سطح مرتفع مشرق میں صحرائے سجادہ (صحرائے غام) کی طرف (طولان) ہوتی چلی گئی ہیں جو عراق اور غام (خوزستان) کے مابین حائل ہے اور دراصل صحرائے عرب ہی کی ایک شاخ ہے۔

سرزمین شام (موجودہ، چوڑے ٹورے، شام، اردن، فلسطین اور لبنان) کے یہ علاقے جس طرح لمبائی میں شمال سے جنوب تک اور چوڑائی میں مشرق سے مغرب تک پھیلے ہوئے تھے اور ان کے درمیان دشوار گزار پہاڑ اور میدان واقع تھے۔ اس لمبی کیفیت کا اسلامی اور رومی مساکر کی نقل و حرکت پر فتنی ذہنیات پر کبساں اثر پڑتا تھا۔

مسلمانوں کی ترویجیات

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حکم کے مطابق خالد بن ولید رضی اللہ عنہ صحرائے سجادہ (صحرائے غام) کو عراق سے شام کی طرف پار کیا۔ اس میں ہمیں مسلمانوں کی جدید و مستحکم اور دائمی جنگی ترویج (تشریف) نظر آتی ہے۔ سبب شام میں مسلمانوں کے پانچ پیش ایک قیادت میں اکٹھے ہو گئے اور یہاں

شام۔۔۔ ابھی تاریخ کے آگے گئے ہیں

[illegible][illegible][illegible][illegible]

ہر پیش کے ایک مخصوص محاذ پر لڑنے کا حکم سنا تھا۔ ہو گیا۔ اب ان سب کی توجہ شہر دمشق کے محاصرے اور اسے فتح کرنے پر مرکوز ہو گئی جو خاتم کار دار حکومت تھا اور اس کے اور گرد ایک مضبوط فیصل سے اسے ایک مضبوط قلعہ کی شکل دے دی تھی۔ فیصل کے گرد ایک خندق تھی جو پانی سے بھری رہتی تھی۔ شہر بڑی اپنی ٹانگوں سمیت اس خندق کو سہراب کرتی تھی، چنانچہ جب دمشق مسلمانوں کے ہاتھوں فتح ہوا تو گویا دایہ تمام کاردار حکومت اور مضبوط ترین قلعہ ان کے قبضے میں آ گیا اور بازنطینیوں کی ہیبت جاتی رہی۔

رومیان کی تدریات



قسطنطینیہ کا نقشہ

ان معرکوں میں بازنطینی رومیوں کی جنگی ترویج مسلمانوں کے برعکس تھی۔ قیصر ہرقل نے ایرانیوں کے ساتھ اپنی سابقہ جنگوں میں ایک سبق سیکھا تھا جو یہ تھا کہ خسرو پور نے اپنی افواج شام، مصر، الجزائر، آرمینیا اور اناطولیہ^۱ میں بھیج کر یہ تمام علاقے رومیوں کے زمین لیے تھے، پھر اپنا لشکر قسطنطینیہ^۲ کی فیصل کے سامنے لے گیا اور اسے فتح کرنے کی تدبیر کی۔ رومیوں کے لیے صورت حال بڑی گھبرائی۔ جب ہرقل نے اپنے آپ کو بڑا اور مفسور پاکر ایک عجیب چال چلی جس میں کامیابی نے اس کے قدم چھوئے۔ اسے ہنسی بھی قہقہے قوت

میں آ گئی وہ اس نے تارکی، ایرانیوں کا عظیم لشکر قسطنطینیہ کی فیصل کے سامنے چھڑا اور اپنی فوج بچھڑا اسود کے راستے آرمینیا کے ساحل پہلے جا آجاری۔ وہاں سے قیصر کی فوج تیزی سے الجزائر اور پھر مصر جزیرہ (مصر) کی طرف بڑھی اور خسرو پور کی غیر موجودگی میں اس کے دارالحکومت ہاتھ پر دھاوا بول دیا۔ اس کے اس اچانک حملے نے ایرانیوں کو پریشان کر دیا اور میدان جنگ میں انھیں شکست ہوئی۔ قیصر نے کمری (خسرو) کے حملات پر قبضہ کر کے اس کی جھوڑوں اور بیڑوں کو گرفتار کر لیا۔ وہاں کمری کا ہاتھ دھال زمین میں ڈال دیا گیا۔ وہاں والوں نے مجبور ہو کر کمری

۱ اناطولیہ: (عربی میں اناطولیہ، انگریزی میں Anatolia) پر کوسٹائی جزیرہ، قسطنطینیہ، ایشیا میں بحیرہ روم کے ساحل پر واقع ہے۔ یہ ممکنہ تاریخ کے 90 قریب سے زائد علاقے پر مشتمل ہے۔ اسے اناطولیہ کو نکبہ (Asia Minor) بھی کہا جاتا ہے۔ اس کو (بحیرہ روم کے علاقہ) بحیرہ اچھین، بحیرہ زمر، بحیرہ کاسپا اور دریا دانیال اور باغورس کی آٹھائیں نے گھیر رکھا ہے (السنجد، ج۱، الاعلام)۔ اناطولیہ کے مشرق میں آرمینیا، جہاں جینا اور ایران جس اور جنوب مشرق میں شام واقع ہے۔
۲ قسطنطینیہ (قسطنطین): ترکی کی یہ بندرگاہ (آٹا ناگے باغورس کے دو طرف) قسطنطین اور ایشیا میں واقع ہے۔ 1990ء میں اس کی آبادی 66 لاکھ سے زائد تھی۔ قسطنطینیہ 453ء سے 1923ء تک سلطنت عثمانیہ (ترکی) کا دارالحکومت رہا۔ رزوں سے پہلے رومیوں کا یہ دارالحکومت Constantinopolis یعنی "شہر قسطنطین" کہا جاتا تھا۔ قسطنطین اعظم نے 330ء میں اسے نوبائی شہر قسطنطین (Byzantium) کی جگہ پر اپنا قلعہ جس کی بنیاد ساتویں صدی ق م میں رکھی گئی تھی۔ رزوں (مسلمانوں) نے نوبائی نام eis ten pollin (نہروں شہر) کو اختیار کیا جو اب تک معروف ہے۔ (آکسفورڈ انگلش ڈکشنری، ص 748)
۳ دست در (دکڑو): یہ نام دست در کی معرکہ نقل ہے جو بغداد کے شمال مشرق میں دلائی علی پر واقع ایک شہر تھا۔ اس کا دور انام، مسعودی، پہلی نصف ۱۰ سے 628ء میں لڑائی سے پہلے کے محاصرہ علاقہ اسلامی کی ابتدائی تاریخ میں مذکور تھا جو ان کا مرکز بن گیا۔ تیسری صدی ہجری میں یہ ایک خوشحال شہر تھا مگر ساتویں صدی ہجری میں اس کی رہائی کم ہو گئی اور بیکار کی حالت پر آج گہا۔ "دست در" (دکڑو) کے محاصرہ شہر بان کے جنوب میں 9 میل پر رہا ہے وہاں کے باغیں طرف دکھائی دیتے ہیں۔ مسعودی کے ذکر کے محاصرہ "انکی بغداد" کہا جاتا ہے۔ (اردو و انگریزی حارف اسلام، 336، 335/9)

کئی دور اس کے مطابق روٹیوں کے تمام علاقے واپس کر دیے، نیز ایرانی فخر و شکستہ سے بے تکل مراسم پلٹ آیا۔
روم، فارس کی اس مکلفی کے دوران میں شروع شروع میں امویوں کو روپیوں پر جو غلبہ حاصل ہوا تھا، اس کے بارے میں مورخہ روم کی ابتدائی
آیات نازل ہوئیں جن میں ایرانیوں کی حق پالی کے ذکر کے ساتھ پندرہ سال کے اندر اندر (خود چدر کے موقع پر) ان کی بڑی شہر کی خبر بھی دی گئی:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
﴿الْقُرْآنُ عَلِيَّتِ الْكُوفَرِ ۖ قُلْ كَلَى الْكَافِرِ وَهُوَ ضَلُّوا ۖ عَلَيْنَهُمْ سَيِّئَاتُهُمْ سَيِّئَاتُهُمْ ۖ قُلْ يَسْمَعُونَ
بِسْمِ اللَّهِ ۖ قُلْ لَيْلَةُ الْاَمْرِ مِنْ قَبْلِ وَجِئْتِ بَعْدَ ۖ وَيُؤْمِنُ بِهَا ۖ يَخْرُجُ الْمُكُفِّرُونَ ۖ يَنْتَصِرُ اللَّهُ ۖ
يَنْتَصِرُ مَنْ يَشَاءُ ۖ وَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۖ رَعَى اللَّهُ ۖ لَا يَخْلُقُ اللَّهُ رَعَمًا ذَا وَكَيْفٍ ۖ أَلَمْ تَرَ الْآيَاتِ
الْمُتَوَاتِرَةَ ۖ﴾

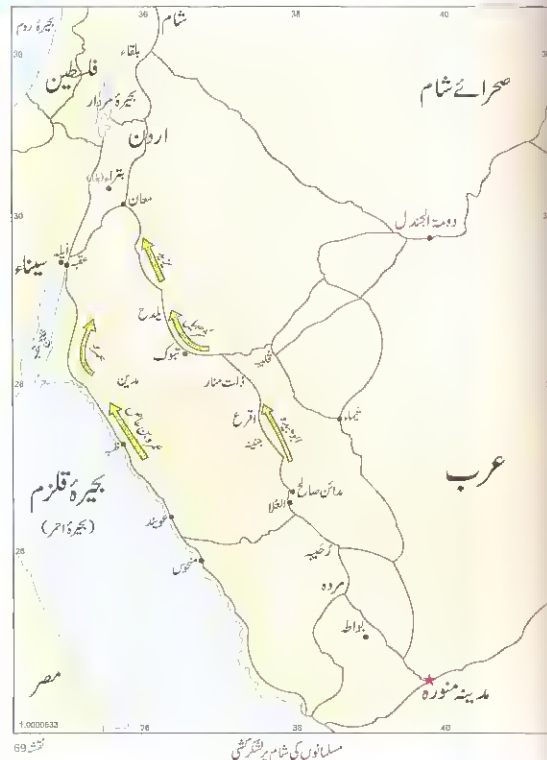
"اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت ہریان بہت نرم کرنے والا ہے۔"
"اللہ۔ روٹی قریب ترین سرزمین (شام و فلسطین) میں مغلوب ہو گئے اور وہ اپنے مغلوب ہونے کے بعد، چند
ہفتوں میں، جلد ہی غالب ہوں گے، مقتدر اللہ ہی کے لیے ہے، پہلے بھی اور بعد میں بھی۔ اور اس (علیہ والے)
دن میں بھی اللہ کی مدد سے (اچھے طرح) خوشی ہوں گے، وہ جیسے چاہتا ہے مدد دیتا ہے اور وہ نہایت غالب، بہت
نرم کرنے والا ہے۔ (یہ) اللہ کا وعدہ ہے، اللہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا، کون لوگ نہیں جانتے۔"

اس جنگی تجربے سے پہلے کوئی حاصل ہوا تھا کہ رومن سے آئے سنا سنئے ٹکرا جانے کی سڑنٹی منزلوں میں اور وہ وہ مقابلے کی سیاست کو رد
ترین سیاست ہے اور کامیابی اسی میں ہے کہ دشمن کے عصب پر اور اگر ممکن ہو تو اس کے مرکز پر ضرب لگائی جائے۔
لیکن مسلمانوں کی سرزمین اگرچہ قلعوں اور قلعوں سے خالی تھی، لیکن کائنات سے ٹھیک کسی بڑے لشکر کے لیے چنگن تھا کہ وہ عرب کے صحراؤں،
پہاڑوں، بے آب و گیاہ وادیوں اور بے نام و نشان زمینوں میں داخل ہونے کی جرأت کرے، چنانچہ روم اور اس کے سپہ سالاروں کے لیے امر
نہاں تھا کہ وہ اس نوع کی ہم جوئی کا خیال دل میں لائیں۔ مزید برآں ان کے لیے تیرہ قلوب (تیرہ ہاتھ) میں اپنا بڑی بڑا رکنا بھی ممکن نہیں تھا۔
یوں تیرہ ہاتھ عرب کے دشوار گزار ہونے کے باعث، یہاں سے لشکروں کا نکلا اور ارد گرد کے ممالک پر بظاہر کرنا ممکن تھا مگر اس پر کسی چروٹی
لشکر کا حملہ آور ہونا آسان نہیں تھا۔

رومی قیصر، برفل نے اسی لیے مسلمانوں کے مقابلے میں چھوٹے پیمانے پر دیکھائی، جنگی یا ملٹی اعتبار کی جیسی اس سے پہلے خسرو پر ویز کے
مقابلے میں بڑے پیمانے پر اعتبار کی تھی۔ اس نے اسلامی عساکر کے خوب میں اپنے پیش پیشیے تاکہ مسلمانوں کی وہابی کا راستہ مسدود کر کے ان
کے عصب سے ان پر دھاوا بولیں۔

د ۱: 30-6

۱۔ تیسرے قیصر، افریقہ اور جزیرہ نما عرب کے بائیں اس مندر کو آج کل بحیرہ امریکہ کہتے ہیں۔ اس کے مشرق میں حدودی عرب اور کن اندر مغرب میں
مصر، سوڈان، لیبی اور اریجہ آباد تھے، اریجہ یا اور سوڈان سے متصل انتھوپیا (حبشہ) کا کھلی بند ملک ہے۔ باقی قدیم دور حال میں 1993 تک اریجہ یا حبشہ میں
نہاں رہا۔ (تاریخ عرب، نوبل، (اردو)، 30، طبعہ دار السلام، لاہور)





اسلامی مساکر شام کے علاقوں میں

پیمان (فلسطین)

[illegible]



بند مرثیہ فلاح بہ اور رومی شندور

فی مہمان چنانچہ کوکشن میں، شیشیوں میں حسد پھینکا کہ آریوں میں اور عمرو
 حاض ہوا۔ کھانوں میں، ماہر اور دو کھانے کے بہادر اور انہی نے ان سے
 گزرو کر کھانے کی طرف روانہ ہوئے۔ ان کے ساتھ کوکشن کی قیادت خالد
 بن ولید بھیج کر رہے تھے۔ یہاں تک پہنچا تو وہاں کے رومیوں نے کوکشن
 راہروہ راستہ نہ دی کہ 25 مارچ 636ء کو اول ایل 15 و 71 کے لگ بھگ
 ان شرائط پر عمل کر لی کہ کسٹریں کے لیے ان سے اور دو جنگ جھوڑ کر جانا
 جائیں جو ہمدانی اور ان کے جلاویں تک جاسکتے ہیں، پھر ابوہریرہؓ نے جلیں میں
 حضورؐ کی طرف سے پتے دیے۔ اس دوران میں اصحاب نے یہ نہ بنی مہمان
 ساتھ نہ کر لیے۔

دوسری خبریں: دہلی کا ایک بڑا لشکر حضرت خاوند خانؒ کے تعاقب میں محض 30 کاغذوں پر جس میں حصہ 3 کے مقام پر جمع ہو گیا۔ 11
مسلمانوں کے مقابلے میں پھرتے ہوئے اور دوسرے حملے مسلمانوں کے آگے بڑھ کر اس کا سامنا کرنا پڑا اور دونوں جلدی ہو کر جلاوطن ہو گئے۔
مضیٰ فی طریقہ میں لکھا ہے: علیحدگی خانی کا 21-12-1595ء (21 جمادی الثانی 603ھ) کے ایک جنگ الیٰ علیہ میں جے جہاں اور ان کی شہزادہ شہر
مسلمانوں کے خلاف لڑا۔ پھر مسلمانوں کے چھاپے اور دہانے فرات پر چانانہ 46 پہنچے تھے۔ دوسری شہزادہ علیغدیہ خانؒ نے تھرانہ میں سرکاری

[illegible]

2 حوران: مشہور ہے کہ وہیں آتش فشانی تنگ پہاڑ ہے جو عہد قدیم سے مدم کی داشت کے لیے منبھوری ہے۔ اسلام سے قبل یہاں غسانی حکمران تھے۔
صوبہ حوران میں اذرق اور قبیعی (اسلمہ) میں (الفسلجہ) فی (الاعلام) کے دوران کا مرکز ٹھہرتی ہے۔ اسیر المبرکین کا قیام قریب کھنڈنہ غلغلیہ کو وہاں کا پہلا
پہاڑ تھا۔ (معجم البلدان: 37/2)

۱۱ جو: یہ آیت کل حوسبہ الحرات کہلاتا ہے جہاں فخریہ (مستثنیٰ خائفار) کا گھنڈہ ہے۔ (الحمد فی الاعلام)

۱۔ غزوہ بدر (۱) : یہ ایک تاریخی واقعہ ہے جس نے مسلمانوں کی تاریخ کو بدل دیا۔ یہ ایک ایسا لمحہ تھا جس نے مسلمانوں کی جیت جیٹ کر دی۔ یہ ایک ایسا لمحہ تھا جس نے مسلمانوں کی جیت جیٹ کر دی۔ یہ ایک ایسا لمحہ تھا جس نے مسلمانوں کی جیت جیٹ کر دی۔



حلب: چالی شام کا یہ تاریخی شہر بریلی زبانوں میں اہلی حلب (Aleppo) کہلاتا ہے۔ یہ فران کے تقریباً 300 کلومیٹر کے فاصلے پر دمشق جانے والی شاہراہ پر واقع ہے۔ اس کی آبادی ۲۵ لاکھ سے زائد ہے۔ عجماء بعدان کے مطابق اس کا ۲۳ صب (۱۱۱۵ء) اس لیے تھا کیا کہ حضرت امراء حکم ہلا تہاں قیام کے دوران میں تین ہزار فرماں بردار کرسے اور ۱۱۱۵ھ فقیروں میں بابت دینے تھے تب غزوا، "حلب" کا سب سے متعلق ہو جاتے تھے۔ حلب کے قلعے میں آج بھی ۱۱ مقامات حضرت امراء کے چارے سے منسوب ہیں جن کی زیارت کی جاتی ہے۔ قائد حلب میں ایک متعلقہ میں حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کے مرکا ایک مسجد ہیں ہے۔ حلب حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کی بیٹیوں کے ہاتھوں میں ہے۔ (مجمع البلدان: 2/284-282)

۱۔ یروشلم (اور فلسطین) کے دو علاقے جو ایک دوسرے میں ہیں۔ ایک یروشلم اور طرابلس کے مابین ہے اور دوسرا جول (جو یہاں نہ گور ہے) اپنا (شام) اور سیر (لبنان) کے درمیان واقع ایک (فلسطینی) علاقہ ہے۔ یہاں حالت کتاب نے صوبہ الفلک بن مرہان کے عہد میں نوٹ کا دعویٰ کیا تھا۔ اسے بعد کو دمشق لایا گیا۔ یہاں صوبہ الفلک کے عہد سے اسے توی وسد ملی (مجمع البلدان: 323/2)۔ شام جول (اسرائیلی جیوگرافیکل ڈکشنری) نے جو یہ میں نہیں جاتا۔ (جغرافیہ نگاروں کے مطابق فلسطین کی گیس) واقع ہے جو اسے اردن نے پانی سے بنی ہے اور جس کے چاروں طرف آسمانوں سے بھری وادی ہیں (اور دائرہ معارف اسلام: 730/5)۔ جانی وادی اردن کی ان وادی زمینوں (مجمعات) کو 1985ء میں (اسرائیلیوں نے) ۱۵۱ مل کاشت نکالیا۔ (الحمد فی الاسلام)

۲۔ دوما (آؤر جاست)۔ یہ شام کے صوبہ حوران یا دوما کا صوبہ قائم ہے۔ اس میں ازرق اور بنی کے اضلاع ہیں۔ یہاں چوٹی اور مدنی دور کے آثار ملتے ہیں (الحمد فی الاسلام: ص 278)۔ پائل کا "مدنی" جو آؤر کل (دوما) کے نام سے مشہور ہے۔ دمشق سے 108 کلومیٹر جنوب میں ہے۔ عہد قدیم میں یہ افریقا، یونان، اسیلی اور مدین کے گزیر تھیں۔ 6۱3ء میں انبائوں نے اسے تاراج کیا۔ 2۰۰۰ء میں یہی قبیلہ طوقلاں کو ۲۰۰۰ء سے ۱۱۱۵ء تک انہوں نے یہاں اپنے عہد میں رہا۔ یہاں چوٹی اور مدنی کے مابین واقع ہے۔ (شہر پر ازرقی انبائوں) "تھکے ہیں" مملکتوں اور مدنیوں کے نوٹ میں اوقات شام کا صوبہ قائم اور دوما کے دمشق کا ایک صوبہ تھا۔ ان دنوں دوما، دمشق، طرابلس، یروشلم، اٹلی پر انہیں تھکے ہیں۔ (فرہ وائر معارف اسلام: 277/2)

۳۔ طرابلس (شام)۔ طرابلس (عربی) کے قصبہ 63۰ میں قورما کو تھکوا۔ اردن کے مقام پر لایا گیا ہے جو تاراج اور مات اور ازرق میں انکی مشائخہ کے باعث ہوا ہے۔ ازرق ۱۰۰۰ کلومیٹر شمال میں واقع ہے اس کے پچیس کے لیے دیکھئے مجلس العلماء، منتخبہ ابناء، بیروت۔

عسکی کو حلب کی طرف دوا نہ کیا، پھر انھیں واپس نکال دیا تاکہ امیر و امینین عمر بن عبد العزیز کے حکم پر عمل کر سکتے ہو۔ دوا لیلی نام افواج ایک کھائی کر لیں، فیلڈ انجینیر و ڈاکٹر جنس میں طبر کے اور خاندان خاندانی الادی 15 جولائی 636ء میں دمشق لوٹ آئے۔

روسیوں کی سب سے بڑی بٹاری

دوسری طرف برقی نے اپنے عہد کا سب سے بڑا لشکر جمع کر لیا تھا۔ وہ فلفلہ اقوم پر مشتمل اس ہم لشکر سے مسلمانوں پر دھاوا بولنا چاہتا تھا۔ اس صورت حال میں مسلمانوں نے یہ طے کیا کہ بسا دو کر کی بیکتر مقام پر دکن سے بچھ آؤر لیلی کر لیں۔ اور ردی لشکر قریب کو بچھ چھڑ کر بھٹک آ چکا۔ اس کے بعد وہ یہاں نے دمشق کی طرف مسلمانوں کا قبا قبہ نہیں کیا بلکہ وہ میدان بنانے سے گزر کر خولہ کی طرف چلے آئے۔

مسلمانوں نے عیسائیوں کی کردلی آگے بڑھ کر ان کے ہاتھ سے میں لینا اور ان کی وادی کا راستہ قلع کرنا چاہتے ہیں عیسائیوں کے فلسطین کے اسامی لشکر کا راستہ مسلمانوں کے دیگر عساکر سے گات دیا تھا۔ یہ دیکھ کر مسلمانوں نے دمشق سے جنوب کو پیش قدمی کی اور جابو کے مقام پر عمرو بن عاصی لکھتے تھے اپنے لشکر سمیت ان سے آگے گئے۔ اس دوران میں ردی فوج بنانے سے جابو کی طرف بڑھی تو مسلمان بچھ بہت کر دیا گئے برصوبہ کے کنارے اذرمات کی طرف چلے

آئے۔ اب ادھر مکی میں⁷ کے مغرب سے گزر کر وہ اپنے حبیبؐ کے مکان پہنچے۔ اس روز صبح نماز تہجد کی آخر دعا⁸ 10/30 بجائی۔ 636ھ - قس۔
درجش حالات میں حضرت خالد بن ولیدؓ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے درخواست کی کہ لشکر کی کمان ان کے سپرد کر دی جائے تو انھوں نے قیادت
خالدؓ کو منسوب کی۔ اب وہ اپنے لشکر کو روانہ کیا اور وہاں درویشی سے مومن کے درمیان ملے۔ نئے مسلمانوں نے ان کو پہنچ
قبول کیا اور ان پر لشکر ان کے مقابل سے ان کے دروازے کا نقشہ کیا۔ سندہ رجب کو۔ خالد بن ولیدؓ نے قیادت میں 33 ہزار مسلمانوں کے ساتھ مدینہ
اور مدینہ کے درباروں کے مقابلے کے لئے تیار کیا۔ 8 ہجری 636ھ میں حضرت عقیقہؓ کے پاس پہنچے۔ ان کے پاس 5 ہزار مسلمانوں کے ساتھ 13
13 ہجری 636ھ میں ان کے لشکر میں لوگوں کے کئے جانے کا سامرا اور باقی تمام خالد بن ولیدؓ سے واپس چلے گئے۔ حضرت عقیقہؓ کے چلے گئے۔

ان دون حضرت سعد بن ابی وقاصؓ و عمارؓ عراق میں محرک قادر بر لڑنے کی قیادی کر رہے تھے، لہذا امیر المومنین عمر فاروقؓ نے حضرت ابوبکرؓ کو لکھا کہ بیش عراق واپس بھیج دیا جائے، چنانچہ مرنے والے صفر کے مقام پر ۵ ہزار عمارؓ و عابدؓ روانہ ہو گئے۔ اس دوران میں حضرت خالد بن ولیدؓ محض اراض شام کے دیگر علاقے دوبا و دح کر کے میں مصروف ہو گئے۔

دشمن میں امیر عساکر ابو عبیدہؓ نے شہنشاہ کے مختلف علاقوں پر امرامقرر کر دیئے۔ یزید بن ابی سفیان اور ولید کے ہمراہ معاویہؓ نے شہنشاہ کے علاقوں میں

[illegible]

۱۔ ضلعین یا ضلعستان: یہ بقیع کے سخت حواریں کے اہل خانہ کے لئے ہے اور مشرق کے دو مہلوں پر واقع ہے (معجم البلدان: 431/3)۔ قسطنطنیہ، دمشق اور امایہ شام اور یزید قریب وسط میں واقع ہے۔

2 وہ یابوب: یہ عمران کی ایک بیٹی ہے۔ حضرت انبیا علیہ السلام کو اللہ نے یہاں ابتلا میں ڈالا۔ پھر ان کے پاؤں کی ٹھوک سے چشمہ جاری ہوا اور مکین ان کی قبر ہے۔ (معجم البلدان: 499/2)

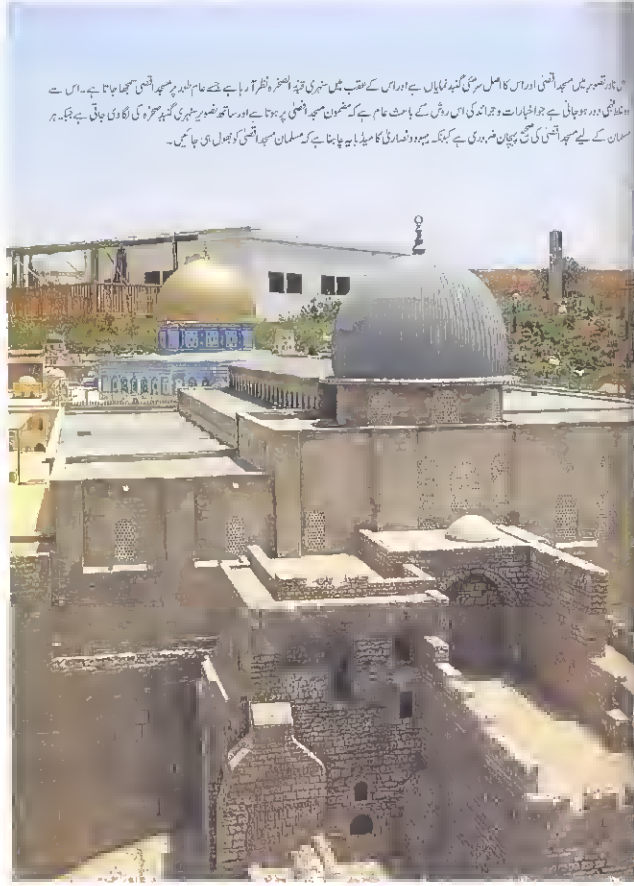
3. سید ابراہیم خان کی دعا گوگار اور صوفی چٹائی کی جگہ کا حوالہ دے۔ قدیم زمانے کے سیدان (Sidan) کہتے تھے۔ یہ سیدان یا مشہور شاہنشاہ جتوئے کے چند چٹائے ہیں جو ہندو کی م کے بڑے مین ساحل پر تھیں۔ یہاں کے تھانوی سلطنت کی غلامی کی وجہ سے، اپنی اور اپنی انجمن کا قیام کرنے کے لیے 333 میں مس سکندر اعظم نے اس علاقے کی فتح کی۔ 1111، 1281 اور سلطانوں کے ساتھ ساتھ یہاں ہندوؤں کے قیام کے بعد یہاں کے قیام کے لیے 1737 کے واقعے کے لیے اس کے نام کو رولڈن سیدان کی (ابھی) (الاعلام) سیدان اور موت کے عجیب میں تقریباً 100 کیلئے رکھا گیا ہے۔

[illegible]

القدس (جنت المقدس) مئی فتح پنج الاخر 16ھ / مئی 637ء میں صلح کے ساتھ مکمل ہوئی اور صلح ہند امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور اسقف بیت المقدس عسکرنیوس² کے مابین طے پایا۔ اس کے بعد قسطنطینوب کی فتح شمال 16ھ / اکتوبر 637ء میں مکمل ہوئی۔

[illegible][illegible]

ہیں اور تصویر میں مسجد اقصیٰ اور اس کا اصل مرکزی گنبد نمایاں ہے اور اس کے عقب میں منبری قزحہ بالخصوص نظر آ رہا ہے جسے عام طور پر مسجد اقصیٰ سمجھا جاتا ہے۔ اس سے
 دو گنا اونچی اور دو گنا چالی ہے جو افکار ملت و چراغ کی اس روش کے باعث عام ہے کہ مشرقی مسجد اقصیٰ پر جوتا ہے اور ساتھ تصویر میں منبری قزحہ کی لگاؤ کی جاتی ہے جبکہ ہر
 مسلمان کے لیے مسجد اقصیٰ کی کچھ نمایاں ضروری ہے کہ نہ کہ یہ وہ عمارتی کامیلا یا یہ چاہتا ہے کہ مسلمان مسجد اقصیٰ کو بھول ہی جائیں۔





شام کی جنگوں سے پہلے مسلمانوں کی فوجی کارروائیاں (سنہ 634ء تا 634ء)

معرکہ اجنادین

(ہجرت 27، تہامی الاول 13، 28 جولائی 634ء)

نصف صفر (26 ربیع الاول 13ھ / 30 مئی 634ء) کے بعد مسلمانوں نے دمشق کا محاصرہ کر لیا تھا جس میں خالد بن ولیدؓ اور ابوبکرؓ نے قریب 10 ہزار فوج شامل تھیں جبکہ غزیمیل بن حذافہؓ نصرانی میں ڈوبے ڈالے رہے اور یزید بن ابی سفیانؓ جنت بقیع میں اور عمرو بن عاصؓ فلسطین میں تھے۔ اس دوران میں خبریں ملیں کہ رومی سپہ سالار رودان ایک لشکر عظیم کے ساتھ غزیمیلؓ کی طرف بڑھ رہا ہے جس کے پاس نصرانی میں صرف 7 ہزار کھانہ ہیں جبکہ 70 ہزار کا ایک اور رومی لشکر بالائی فلسطین میں فوجیں تقویٰ کرتے ہوئے اجنادین آن پہنچا ہے۔ اس رومی فوج کی قیادت تدارق کر رہا ہے اور رومیوں کے ہاتھ عرب قبائل بڑی تعداد میں ان سے آج ملے ہیں۔ ابھر رودان محض سے روانہ ہو کر اہلکام، عصفہ اور طبرہ پہنچے ہوئے وہاں اردن عبور کر کے غزیمیلؓ کی فوج پر حملہ کرنے والا ہے۔

خالد بن ولیدؓ نے غزیمیلؓ، یزید بن ابی سفیانؓ، جندبہ اور عمرو بن عاصؓ کو لکھا کہ وہ اجنادین (فلسطین) میں ان سے آئیں، چنانچہ غزیمیلؓ، جندبہ اور عمرو بن عاصؓ نے غزیمیلؓ سے پہلے وہاں سے چلے آئے۔ یوں اب تمام اسلامی سپاہیں رومی لشکر اجنادین کی طرف بڑھ رہے تھے۔ اجنادین کوئی شہر یا قصبہ نہیں تھا، یہ صرف راستوں کا سنگم تھا جس کی طرف رومی چلے آ رہے تھے۔ ان کی فوج ایک لاکھ سے زیادہ تھی۔ ابھر مسلمانوں کے لشکر جن کی مجموعی تعداد 33 ہزار تھی، ان سے پہلے اجنادین پہنچ گئے۔

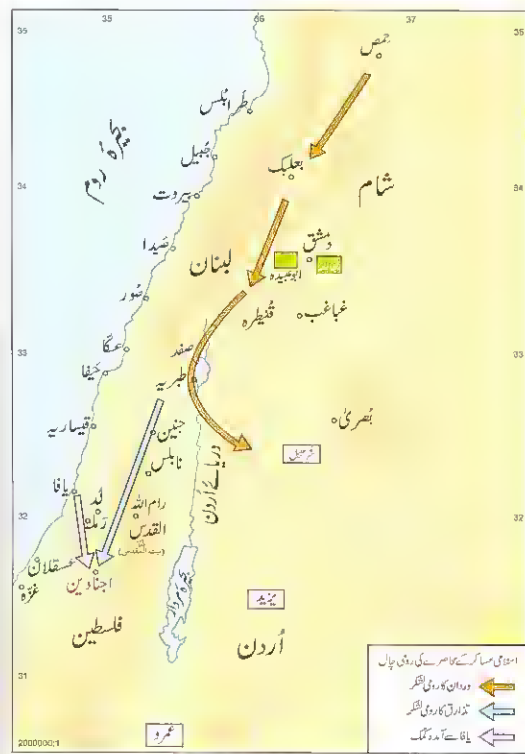
رومیان نے مسلمانوں کے پیچھے ہٹ کر دھماکا بول کر لڑائی کا آغاز کیا۔ مسلمان ثابت قدم رہے تو کئی چھٹ گئے، پھر رومیوں نے اسلامی بھروسہ دیا کہ اگرچہ وہ بھی ڈالے رہے اور رومیوں کو بہرہ کام ہو کر پیچھے ہٹا دیا، پھر انھوں نے مسلمانوں پر شدید حیرانہازی شروع کر دی تو حضرت خالد بن ولیدؓ کی قیادت میں مسلمانوں نے دشمن کے تمام لشکر پر بل بوتہ پر رومی اس لشکر کی تاب نہ لا کر شکست کھا گئے اور کئی گروہوں میں بٹ کر بیت المقدس، قیساریہ، دمشق اور حمص کی طرف بھاگ گئے۔



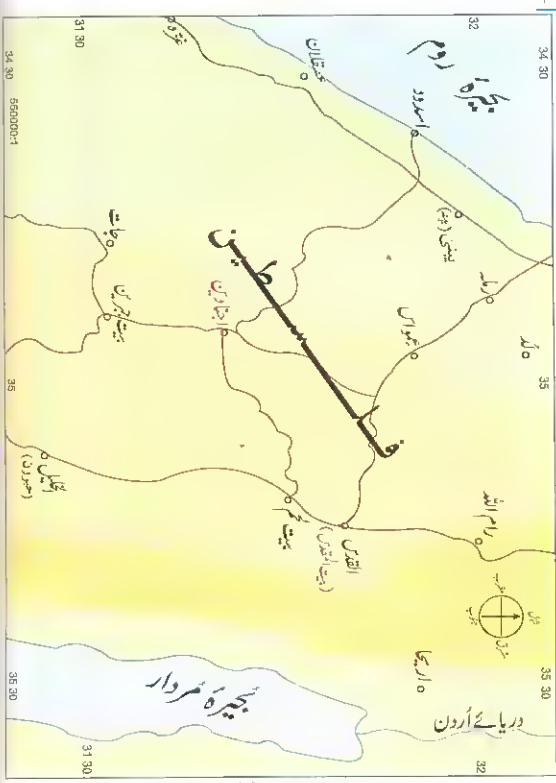
شہر فلسطین کا طبرہ

اس لڑائی میں مسلمانوں نے 3 ہزار رومی قتل کیے اور ان کے کیمپ کا تمام مال و اسباب مسلمانوں کے ہاتھ لگا۔ خالدؓ نے عہد شکن بنی ہاشم جہنمی کے ہاتھ فتح کی خبر حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خدمت میں بھیجی۔ پھر مسلمانوں نے لوفہ کر و شقی کا سب سے محاصرہ کر لیا جسے وہ پہلے فتح نہیں کر سکے تھے۔

۱۔ صفورہ یہ مکان کے شرق میں بالائی عجل کے علاقے میں ایک قصبہ ہے۔ یہاں ایک مسیحی کھلی کے آزار ہیں۔ آہلکام 28 ہزار ہے (المحدث فی الاموال)۔ صفورہ (Zafar) (شام) کو مکیا سے ملنے والی مرکز پر تقریباً ۱۵ میل میں غزیمیل طبرہ کے شمال میں واقع ہے۔ (المجلس السدکۃ العربیۃ دہو والدعالم، ص: 43)









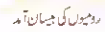
معز کے اجنادین کے بعد معاصرہ و مشق



(بروز چیم 28: کی قعدہ 13/ 23: ہنوری 635ء)

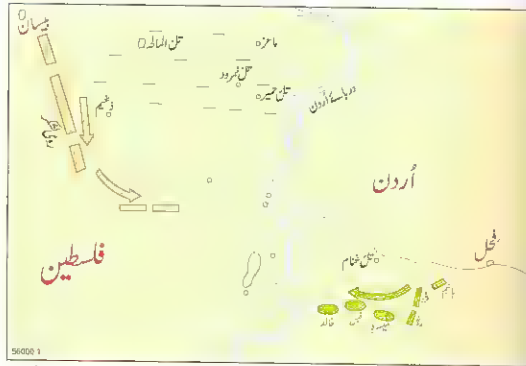
مسلمانوں نے دربارے اردن عبور کیا۔ اور ہر روزی بارے طے کر کے وہ درجہ تھے کہ مسلمان سوئے ہوئے ہیں گئی کہ اچانک انہوں نے مسلمانوں کو اپنے سامنے جس کی پاب۔ رویوں نے گھر سواری میں مسلمانوں کی ہر تری ٹوٹی خاطر رکھی تھی کیونکہ رویوں کے گھوڑے مسلمان

199

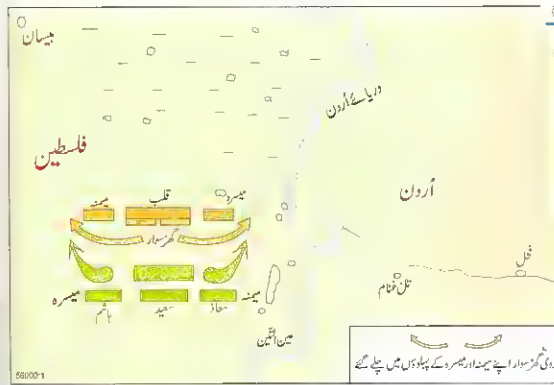




معركة فحل بيسان (1)



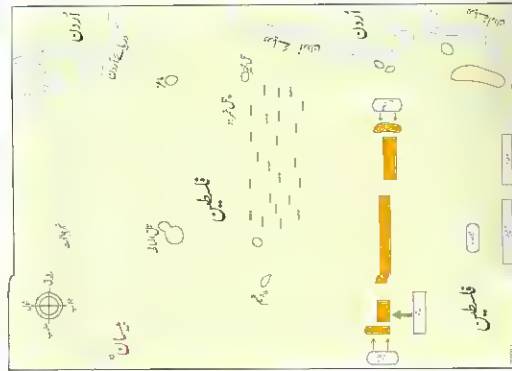
معمر کے قتل میمان (Z) فریقین میدان جنگ کی طرف گامزن



معرزہ لکھنؤ (3) میدان جنگ میں صف بندی

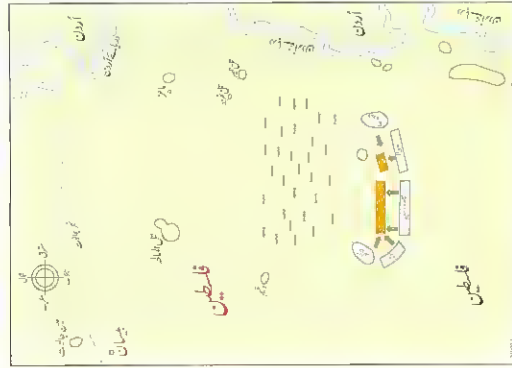


معرزہ لکھنؤ (4) میدان جنگ میں صف بندی



موقعہ قُدس (5)

موقعہ قُدس (5) کے ارد گرد کے علاقے

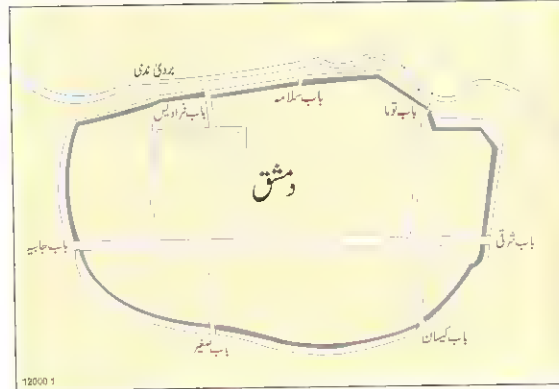


موقعہ قُدس (6)

موقعہ قُدس (6) کے ارد گرد کے علاقے

گھڑسواروں کے آگے نہیں بڑھتے تھے چنانچہ ان کے گھڑسوار دسے نکلے تو ان کے ہمراہ 50 تا 80 ہزار دیارہ، سہیلی تھے۔ انھوں نے اپنا رمالہ یعنی گھڑسوار اپنے قلاب کی صف اول میں رکھے تھے۔ ہر گھڑسوار کے ایک طرف ایک تیر انداز اور دوسری طرف ایک نیزہ بردار ایثار مددگار موجود تھا اور ان کے پیچھے پیل فوج کی صفیں تھیں۔

گوڈیا رامیوں کی صف بندی میں صرف سینہ، قلاب اور پیسرہ تھے جبکہ مسلمانوں نے اپنے گھڑسوار اپنی پیل فوج کے آگے رکھے تھے (نقشہ 80)۔ خالد بن ولید جنگلاؤں کی صورت حال دیکھ کر سمجھ گئے کہ وہ اپنے گھڑسواروں کو عام سٹے میں استعمال کرنے کے بجائے ٹھنڈے رکنا چاہتے ہیں، لہذا انھوں نے مسلم گھڑسواروں کے ساتھ رامیوں کی پیل فوج کے پہلوؤں پر حملہ کر دیا جہاں دشمن کے گھڑسوار موجود نہیں تھے (نقشہ 81)۔ اس روٹیوں کو اپنے پہلوؤں کی گھرا لایا تو وہ اپنے گھڑسواروں کی پیل فوج کے دفاع کے لیے پہلوؤں میں لے آئے جن کے ساتھ اسب پیادہ دو گنا نہیں تھے۔ پس اوپر دقتا پٹے کی قربت آگئی جس سے رومی پہلو بچی کر رہے تھے۔ یہ دیکھ کر خالد جنگلا نے اپنے گھڑسواروں کے ساتھ دشمن کے رمالہ پر حملہ کر دیا (نقشہ 82)۔ ادھر ابو عبیدہ جنگلا نے رامیوں کی پیادہ فوج پر دھاوا کیا اور ان کے ساتھ پیسرہ، بن سردانی کے گھڑسوار بھی تھے۔ (نقشہ 83)

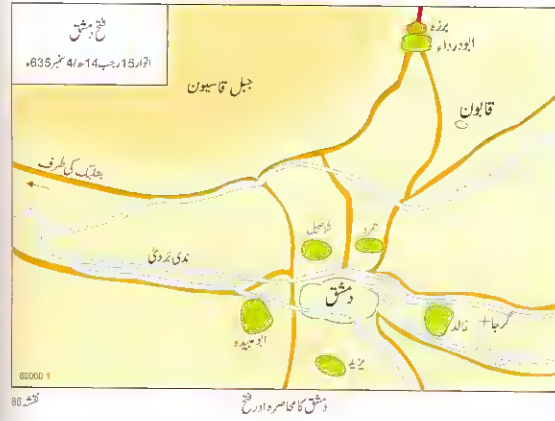


12000 م

نقشہ 85

فتح اسلامی کے وقت دمشق اور اس کے دروازے

مسلمان روہیلوں کے چابی دھنوں کا معائنہ کرنے سے فارغ ہونے تو انھوں نے دشمن کے قلاب پر لپٹا کر روہی خئی کر اس کے قدم اکھڑ گئے۔ اس دوران میں رات چھا گئی۔ روہی فوج مشقی اسٹیج پہنچے واقعہ میں جا بھٹکی۔ مسلمان انہیں اس اتفاق میں دیکھ کر خوش ہوئے اور ان پر تیروں کی بارش کر دی۔ سب سالار سکھارچس اور اس کے ساتھ 10 ہزار روہی مارے گئے اور باقی شام کے مختلف علاقوں کی طرف بھاگ نکلے۔ یہاں روہی آہوں کے سر پر علاقوں پر مسلمانوں کا تسلط قائم ہو گیا۔ وہاں کے وہاں کے وہاں کے قلعوں کے دورہ کرے مسلمانوں پر کھول بیٹے اور ان حاصل کر لی۔ جیساں کی فتح کے بعد مسلمانوں نے ایک بار پھر دشمن کا محاصرہ کر لیا۔ آخر کار ماہ سے سات ماہ کے محاصرے کے بعد 15 دسمبر 14ھ کو دمشق فتح ہو گیا۔

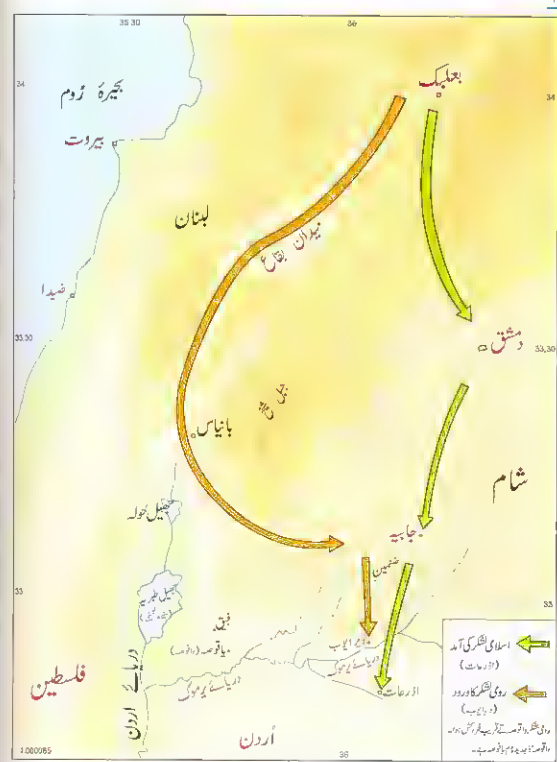


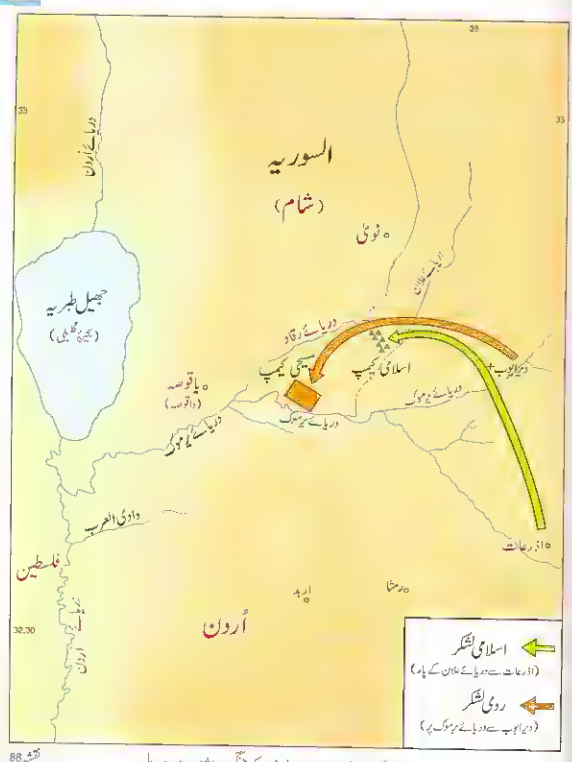
[illegible]

جاءت = شکر کا پڑا ہوا مغربی مردوارہ

[illegible]

دشمن کے ارادے بھانپ کر مسلمانوں نے بہتر جانا کہ وہ اپنی فرو گاہ (مستحکم) جاییہ سے اذراعت لے جائیں۔ اور رومیوں کا ٹرخ جاییہ کی طرف تھا جبکہ مسلمان جاییہ سے نکل آئے تھے۔ ان کے





نقشہ 86
 معرکہ یرموک (2) رومیوں اور مسلمانوں کی جنگی پوزیشنوں میں تبدیلی

مکرمہ اور تیر انداز دستے ان کے عقب کی حفاظت کر رہے تھے حتیٰ کہ دو اذرعہات پہنچ گئے۔ اس دوران میں مدنی دیر الیوب آن پہنچے۔ اس روز تاریخ 21 جمادی الآخرہ 15ھ/ 31 جولائی 636ء قحیٰ اور مصلح کا دن تھا۔ (تقدیر 87 برصغیر 1)

اس دوران میں باہان کو چرقل کا خط پہنچا کہ مدنی لشکر کی ایسی کھلی جگہ قیام کرے جو بھاگنے کے لیے تنگ ہو تاکہ ان کی عددی اکثریت ان کے لیے مفید ثابت ہو اور ان کے فوجی فرار نہ ہونے پائیں، چنانچہ انھوں نے اپنی چھانڈنی دریائے یرموک کے کنارے رنقاہ اور خان ثانی کے درمیان منتقلی کر لی۔ بہت کڑی رفتار مدنی روٹیوں کے پیچھے بکٹی تھی، اسی طرح دریائے یرموک کا پاٹ بھی گہرا تھا۔ یہ روٹیوں کی کم فوجی کی کہ انھوں نے گہری خدایوں سے گھرب اس میں ان کو قدرتی دفاع خیال کیا جو کہ پیچھے سے ان کی حفاظت کرے گا۔ ادھر خالد بن ولید نے دیر الیوب پہنچ کر اسماعی لشکر کو روٹیوں کے راستے پہ ڈالا اور علان کوئی پار کر کے لپکی جگہ پر اڑا کیا کہ دشمن کے فرار کا بھی راستہ بند ہو گیا۔ یہ واقعہ کا دن تھا (25 جمادی الآخرہ 15ھ/ 4 اگست 636ء)۔ (تقدیر 88 برصغیر 2)

حضرت خالد بن ولید نے اپنی فوج کو دو بارہ ترتیب دیا اور اسے میمنہ، قلاب اور میسرہ میں تقسیم کیا۔ فوج کے یہ تینوں اہم حصے گھڑ سوار دستوں پر مشتمل تھے۔ روٹیوں نے صفت بندی بھی اسی طرح کی تھی۔ ان کے میمنہ کا سالار رائن قناطر (Baccinar) تھا اور اس کے ہمراہ جریر ازہبی بھی تھا۔ ان کے میسرہ کی قیادت درمبار کر رہا تھا۔ شمالی عربی قبائل کے 12 ہزار جنگجو ان کے مقدمہ انگیز میں تھے جن کا سالار جبیل بن امیم تھا۔ اس انبار میں مسلمانوں کو جریری کہہ سکتی تھی، دم جنگ پھیلنے کا ارادہ رکھتے ہیں، چنانچہ انھوں نے رات اپنی صفیں درست کرنے میں کواڑی۔

باہان نے جو (5 رجب 15ھ/ 13 اگست 636ء) کو اپنا لشکر آگے بڑھایا۔ مدنی لشکر میں 20 صفیں تھیں، 80 ہزار گھڑ سوار تھے اور ایک لاکھ 20 ہزار پیادے تھے۔ سات کلینٹر سے زیادہ لمبائی میں پھیلا یہ لشکر سیلاب کی طرح اڑنے آگے بڑھا۔ ان کی اس پیش رفت میں مدعی کی کرن تھی۔ انھوں نے صلیبیں اٹھا رکھی تھیں۔ لشکر کے ہمراہ اعلیٰ اور پیادہ بھی تھے، جہاں جوش دلا رہے تھے۔ 30 ہزار پیادہ میں سے ہر دس کی ٹولی نے اپنے آپ کو ایک دوسرے کے ساتھ زنجیروں سے باندھ رکھا تھا تاکہ دو فرار نہ ہو سکیں اور آرتھنگ ثابت قدم رہیں۔

لشکر اسلام کی خاتین مملوں کے پیچھے اونچی جگہ پر تھیں۔ مسلمان گھڑ سوار لشکر کے آگے تین مملوں میں اڑتا رہے۔ حضرت خالد بن ولید نے دیکھا کہ ان کے گھڑ سوار اپنی عددی اقلیت کے باعث شاید روٹیوں کے شدید حملے کے آگے ٹھہر نہ سکیں، لہذا انھیں دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔ نصف اپنی قیادت میں لشکر اسلام کے میمنہ کے پیچھے رہ گئے اور نصف حصہ بن ہبیرہ کی قیادت میں میسرہ کے پیچھے قیادت کیے، نیز ابوبکر بن ولید کی قیادت میں تین سو چالیس تین قلاب کے پیچھے پہنچ دیے تاکہ لشکر اسلام کا عقب محفوظ اور قوی ہو اور ان کے بدلے میں سعید بن زید جینز کو قلاب میں تعینات کیا۔

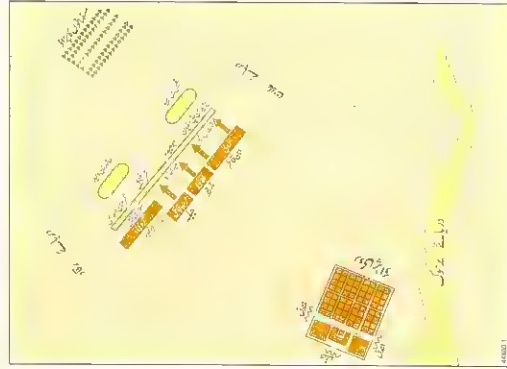
خالد بن ولید کی حربی حکمت عملی

چاہے کن اسلام کے ہر سالار حضرت خالد بن ولید جینز کی جنگی حکمت عملی کے اہم پہلو یہ تھے:

- ① روٹیوں کے حملے کے سامنے مسلمانوں کی طاقت کے مطابق انھیں ثابت قدم رکھا جائے۔
- ② جنگ شروع ہوتے ہی ایسا دوسکا ہے کہ مسلمانوں کی صفیں روٹیوں کی بڑھتی ہوئی فوج کو روکنے سے عاجز آجائیں اور ثابت قدم نہ ہو سکیں، لہذا دشمن کی مملوں کو منتشر اور تھوڑے کرنے کی سعی کی جائے، خواہ اس میں مسلمانوں کا کچھ جانی نقصان ہی کیوں نہ ہو۔
- ③ چنانچہ مسلمان گھڑ سوار ہا دھنیکہ کے ساتھ اپنا میمنہ تیسرے کے پیچھے سے گھسی کر روٹیوں کے تیسرے دو میمنہ پر چڑھوں سے ٹکرا دیں گے۔



سورہ یروشلم (3) لڑائی کے لیے صاف بندی



سورہ یروشلم (4) درجہ بندی کا خاکہ

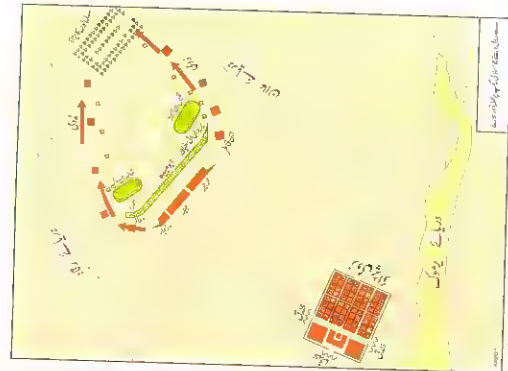
حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی جین جنگیں بڑی مشکل تھیں، یعنی جنگ اُحد، جنگ عترباہ (معرکہ یرموہ) اور جنگ یرموک۔ ان تینوں جنگوں میں خالد بن ولید نے اپنے سے بڑے دشمن کی صفوں کو درہم برہم کرنے کے لئے کاغذ کار کیا تاکہ ان پر اپنی ایک چھاپہ مار کر ان کے قدم اکھڑا دیں۔ یرموک میں رومی بصرہ نے جس کی قیادت دیکھا کر رہا تھا، اسلامی مہم پر شہید و پاک والا جس کی قیادت معاویہ بن ابی سفیان نے لڑائی کے ہاتھ میں تھی اور اس میں قبیلہ لؤ، مدیج، جحر موت، بصر اور خولان کے مجاہدین برسرِ پیکار تھے۔ مسلمان ہجرتِ قدم و بے اور انھوں نے کھواہوں کے خوب ہار ہار دکھائے تھے اور رومیوں کا ہجرتِ قدم اور ہوا جبکہ باپان ان کے ایک حصے کو پیچھے سے چھوڑ کر اتر کر رہا تھا۔ رومیوں کے دباؤ سے بصرہ کے مجاہدین قلب کی طرف ہٹے۔ کئی کئی کھمبے پڑاؤ (مستکر) کی طرف پلٹ گئے۔ پھر جب کنارہ کے مقابلے میں تھے رومیوں کی پکار بلند ہوئی تو دولت آنے اور اپنی فوجوں پر، جن سے وہ پناہ ہونے تھے، دوبارہ لوٹ گئے۔ اور حملہ آور رومیوں کی تعداد بڑھتی گئی تھی کہ 20 ہزار رومی گھڑ سوار اسلامی مہم کے پیچھے جا کر ان کے پڑاؤ میں گھس گئے۔

اسی طرح رومی مہم اذنِ قاطر کی قیادت میں اسلامی بصرہ پر حملہ آور ہوا تھا جس میں کائنات، قیس بن عاصم، ہذیم، ہذیم، قضاہ اور غامط کے مجاہدین شامل تھے۔ اسلامی بصرہ قلب کی طرف سٹ گیا۔ اسی دوران میں رومی مہم کے گھڑ سوار رملہت جیڑی سے اپنے بصرہ کی طرح اسلامی لشکر کاؤ (مستکر) پر حملہ آور ہوئے تو مسلم فوجوں نے جھوٹے کی پٹریوں کی پٹریں مار مار کر انھیں پیچھے دھکیل دیا۔

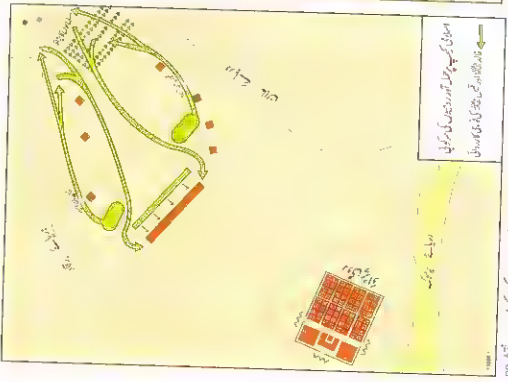
اسلامی قبیلہ کا قلب بھی سالم رہا تھا جس کے قائد سعید بن زید رضی اللہ عنہ اور ان کے پیچھے ابوبکر بن ہشام کے 300 مجاہدین شریک جنگ تھے۔ اب خالد بن ولید رضی اللہ عنہ جس نے بصرہ کے گھڑ سوار حرکت میں آنے اور ان رومیوں پر فوٹ پڑے جو اسلامی لشکر کاؤ پر حملہ آور ہوئے تھے (نفسہ 92 یرموک 6)۔ مسلمانوں نے انھیں لشکر کاؤ کے باہر گھیر لیا اور ان کا یہ حملہ اس قدر اچانک اور زوردار تھا کہ ان ہزار رومی آٹا کا ناموس کے گھمٹات آتے گئے اور پانی فراہم کر مسلمانوں کے پیچوں کی آڑ لینے ہوئے میدانِ جنگ سے باہر چلے گئے۔ مسلمانوں نے ان کا حلقہ کیا تھی کہ وہ زور لگیں گئے۔ اسی طرح رومی گھڑ سوار مسلمانوں کے تنگ کی تانب نہ لاکر اچانک میدانِ جنگ سے بھاگ نکلے گئے اور وہ مجاہدین کے ہاتھوں مارے یا فرار ہو جاتے رہے۔ اس دوران میں خالد بن ولید اور قیس بن عاصم گھڑ سواروں کے ساتھ میدانِ جنگ میں لوٹ آئے اور آتے ہی دشمن پر فوٹ پڑے۔ رومی فوج نے دیکھا کہ ان کے گھڑ سواروں کی فوجیں کچے بعد دیگرے ہاتھ کرتے ہوئے میدانِ جنگ سے نکل جاتی ہیں اور پھر ان کے بجائے مسلم گھڑ سوار لوٹ کر آتے ہیں جو ان پر فوٹ پڑتے ہیں اور انھیں نشانہ بناتے ہیں۔ اس تجربہ خیز چال کو تکنیکی افسانیت کی اصطلاح میں صدمہ قاتل کہتے ہیں۔ اس صدمہ قاتل میں رومیوں کے حوصلے ٹوٹ گئے اور مسلمانوں نے دشمن کے خیمے لگاتے ہوئے ان پر اجتماعی دھاوا بھاری رومی حمہ دیکر بھاگ گئے۔ راویوں کا کہنا ہے۔

”وہ یوں بھاگے جیسے ان پر کوئی دغا و نوب پڑی ہو جبکہ مسلمان انھیں وقار دہی اور دیارے یرموک کے حکم کی طرف دیکھتے اور گراستے چلے گئے جو انتہائی کمزوری میں تھا۔ دیکھو وہیں میں بندھے ہوئے سپاہیوں کی وجہ سے رومیوں کی مشکلات بڑھ گئیں، چٹا چٹا مسلمان اور چٹائی سے ان پر فوٹ پڑے اور دشمنوں کے پھٹنے لگا دیئے۔“

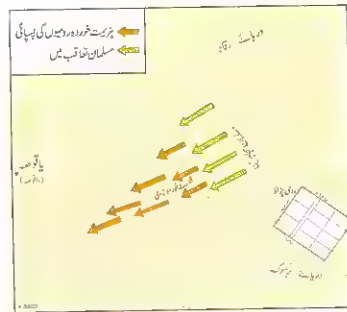
راویوں کے اعزاز سے کے مطابق رومی مہم لین کی تعداد ایک لاکھ تیس ہزار تھی جبکہ بدلتا لڑائی میں مرے والے عیسائی ان کے علاوہ تھے۔ یہ قال و ات پھر جاری رہا حتیٰ کہ کچھ ہوئی اور میدانِ جنگ میں رومیوں کی لاشوں کے سوا کچھ نہ رہا جب مسلمان مغرور رومیوں کے خائبہ میں نکل گئے۔



شہر پلٹسکی ج (5) دریاں چھ سلاخوں کے پائو چکر



شہر پلٹسکی ج (6) اسٹریٹ پائو چکر اور دریاں کے پائو چکر



مسلمانوں کی ہجرت اور برصغیر کی تقسیم

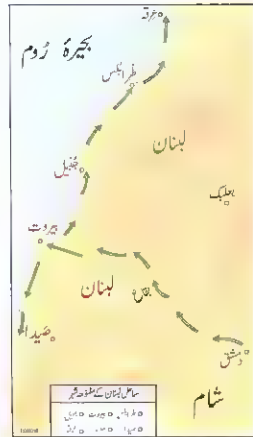
جنگ برصغیر کی خصوصیات

1. اس معرکہ میں، باغیوں کے درجن ذیل پہلو سامنے آتے ہیں:
2. حضرت خالد بن ولیدؓ نے اپنے عہد میں ہندوستان کی تاریخ کا نیا باب لکھا جس پر انھوں نے ایک کتاب لکھی۔
3. خالد بن ولیدؓ نے اپنی بیٹی کی نکاح کو ایک شاعر اور ہندو کے گھرانے کو دیا جس نے اس کی نکاح سے دو بچے کر کے لیے۔
4. ایک ہندو (ہندوؤں) پر انھوں نے ایک کتاب لکھی اور اس کتاب کے لیے اپنے تمام گھر سواروں سے ریزہ ریزہ کر کے۔
5. ایک ہندو (ہندوؤں) نے خالد بن ولیدؓ کے لشکر کا ایک حصہ ہندوؤں کی طرف سے ہوتا کہ وہ اپنے گھر سواروں سے (کیرلری) جنگ میں حسب خواہش استعمال کر سکیں، چنانچہ آٹھ ہزار میں انھوں نے دہلی جنگ لڑی، مگر مناسب وقت پر چار ماہ جنگ کی طرف آ گئے۔
6. یہ جنگی نظریہ تیسویں صدی ہجری (اٹھویں صدی عیسوی میں) کا سونو کا نظریہ کہلا گیا۔
7. خالد بن ولیدؓ نے جنگ کا پانچواں پلٹنے کے لیے دہلی کو تین تین صدیوں سے دہلی کر لیا۔
8. یہ نظریہ چودھویں صدی ہجری (تیسویں صدی عیسوی میں) لڑا ہارٹ کا نظریہ کہلا گیا۔

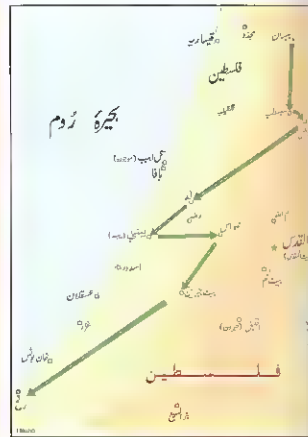
1. کارل فون کاسٹل (1760-1831ء) (Prussia) نے نوٹی تھریہ سائنس کا بنیادی آف۔ سائنس اور شہر جنرل تھا۔ اس نے جنگی مطالعہ کی کتاب "33 دن" لکھی کہ شہر پائی۔ (آکسفورڈ پبلیشرز، لندن)۔

2. سربا ل ہنری لال پارٹ (1886ء، 1970ء) نے ہندوؤں کی مورخہ تھا جس نے دین کے کاسٹروں کو انھوں اور دیگروں سے تیار کرنے کا تاریخی قیاس کیا۔

جب نصر پرتگ کو جوا نکلا کیہ میں منہ خدا اپنے لشکر کی بڑت کا علم ہوا تو اس نے بے اختیار کہا:
 ”اے شام! تجھے جدا ہنی پانے والے کا سلام
 تجھے الوداع کہنے والے کا سلام کیونکہ دکھائی نہیں دے گا کہ وہ بھی لوٹ کر میری طرف آئے گا۔
 کوئی روی بھی میری طرف نہیں لوٹے گا مگر ڈرتے ہوئے۔
 اے شام! تجھ پر سلام
 کتنا اچھا ہے یہ ملک جو دشمن کے ہاتھ لگے ہے!“

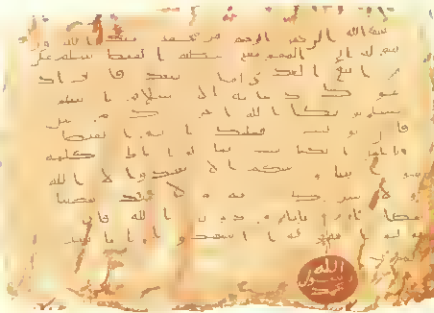


نقشہ 95 دمشق سے ساحل شام (لبنان) کی توحات



نقشہ 94 فلسطین سے رومیوں کا صفائی

نبی ﷺ کا نام مبارک بنام مقوقس (شاہ مصر)



بسم الله الرحمن الرحيم، من محمد عبد الله ورسوله إلى المقوقس عظيم
القبض سلام على من اتبع الهدى، أما بعد: فإني أدعوك دعابة الإسلام أسلم
نسلم بوثك الله أجرك مرتين فإن توليت فعليك إثم القبط وبا أهل الكتاب
نعالوا إلى كلمة سواء بيننا ألا تعبدوا إلا الله ولا تشركوا به ولا يتخذ بعضنا
بعضاً أرباباً من دون الله فإن تولوا فقولوا اشهدوا بأنا مسلمون.

اللہ کے نام سے (خروج) جو نہایت صبر و ایمان، بہت دم کرنے والا ہے۔

اللہ کے بندہ اور اس کے رسول محمد (ﷺ) کی طرف سے متفقہ شہادہ قیام کے نام

جس نے جاہلیت کی پہرہ کی کسی اس پر سلام ہوا امانت:

پس میں تمہیں دعوت اسلام دیتا ہوں۔ تم اسلام لے آؤ و ساقی میں رہو گے، اللہ تمہیں دہکا اور دے گا۔ لیکن اگر تم نے حق سے منہ موڑا تو قبیلوں کے اسلام نہ لائے گا۔ تم پر ہوگا۔ اور اسے اہل کتاب اللہ کی اس بات کی طرف آؤ جو ہمارے (اور تمہارے) درمیان کیساں (مسئلہ) ہے کہ تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور ہم (اور تم) میں سے کوئی کسی کو اللہ کے سوا اپنا رب نہ بنائے۔ پھر اگر اہل کتاب نہ مانیں تو (اے مسلمان!) تم ایمان کرو کہ سب لوگ گواہ ہو جائیں کہ ہم بہر حال مسلمان ہیں۔“





مصر پر ہونی حملے



تاریخ کے مختلف ادوار میں مصر میں تیس کے قریب جنگیں لڑی گئیں جن میں پہلی جنگ یکوس¹ تھی، پھر لیبیا والوں کا حملہ، سارگون ثانی کا حملہ، سحاب، انتز ندون² اور اشوری پال³ کے حملے، بنت نصر⁴ کا حملہ، کمبوچ (Cambyse) بن کوروش کا حملہ⁵، ایرانیوں کا دوسرا حملہ، سکندر مقدونی (سکندر اعظم)⁶ کا حملہ، رومیوں کا تسلط، پھر ایرانی حملہ اور پھر رومی قبضہ⁷۔ مسلمانوں کے ہاتھوں فتح مصر،

- 1 یکوس (چند ایسے بادشاہ) مادی نسل سے تھے اور چوبیسویں صدی عیسائی مسلمانوں کے زمانے میں فلسطین و شام سے مصر پہنچے تھے۔ پہلی ایک سب سے پہلے سکوزے مصر لے گئے۔ حضرت یوسف علیہ السلام اور بنی اسرائیل یکوس دور کی میں مسیح پہنچے۔ 1580 ق م میں یکوس کو مصر سے نکال دیا گیا۔ (انسائیکلو پیڈیا تاریخی عالم: 4039/2)
- 2 انتز ندون شاہ اشوری سحاب کا بیٹا اور بانی تھا (669-626 ق م) تھا جس نے پابل کی سترے سے تعمیر کی۔ اس نے مصر پر حملہ کیا اور 677 ق م میں شمس پر قبضہ کر لیا۔ (المحدث فی الامم)
- 3 سارگون (یا سر حرن) 11^{ویں} صدی قبل مسیح کا شہنشاہ اور اشوری پال سلطنت اشور پر (Assyria) کے دوسرے دور کا راجہ کے تکران تھے جو تینویں (عراق) میں دوسری خرابی ق م کے اوائل میں قائم ہوئی۔ اشور کی حکومت کا پہلا 933 اور 745 ق م میں اور دوسرا دور 745 ق م میں شروع ہوا تھا۔ اشوری پال نے سربوں، مملکتوں اور کلدانیوں کے خلاف کامیاب لڑائیاں لڑیں۔ 626 ق م میں اشوری سلطنت کا خاتمہ ہو گیا۔ (انسائیکلو پیڈیا تاریخی عالم: 4847/2)
- 4 نبضت نصر (Nebuchadnezzar) پابل (عراق) کا بادشاہ 605 ق م-561 ق م تھا۔ اس نے مصر پر حملہ کیا اور 586 ق م میں یوذا پر فتح کیا، بیت المقدس کو تباہ کیا اور آخری ایکب (فکر) یوڈیوں کو گرفتار کر کے پابل لے آیا۔ (آکسفورڈ انگلش ڈکشنری آکسفورڈ انسائیکلو پیڈیا تاریخی عالم: 471/2)
- 5 ایرانی کی تاشق سلطنت کے بانی سائرس (کروٹش) کے بیٹے کمبوچ (Cambyse) نے 525 ق م میں مصر فتح کیا اور اس کے معبد اور مندر مسہر کر دیے۔ (ارورو دائرہ معارف اسلامیا: 186/2، انسائیکلو پیڈیا تاریخی عالم: 73/2)
- 6 شاہ مقدونیہ فیلیپس (Philip) دوم 336 ق م میں مارا گیا تو اس کا بیٹا سکندر سوم تخت نشین ہوا۔ 334 ق م میں وہ یونان سے نکلا اور ایرانیوں کو کرتی کس (ایطالیہ) اور روس کی جنگوں میں شکست دے کر شام فتح کرتا ہوا مصر پر حملہ آور ہوا۔ 332 ق م میں اس نے مصر فتح کیا۔ پھر ایران پر فتح حاصل کی اور جنگلہ ارمینا میں شاہ ایران ہارام سوم کو آخری شکست دی۔ فتح ایران کے بعد سکندر نے اپنا (افغانستان) اور ترکستان فتح کیا، پھر اور پائے جاس تک ہندوستان کا علاقہ فتح کرنے کے بعد افریقہ پر اس نے 323 ق م میں پابل میں 10 ہت پائی۔ اس نے مشرقی دنیا میں اپنے نام سے 25 سے خیر آباد کیے۔
- 7 رومی حملہ آور جو تیس بیڑے کے 48 ق م میں اسکندر، پابل کا کتب خانہ چلا ہوا۔ مصر کی تکران ملک خلو پلورہ کے مرنے پر جو تیس بیڑے کے باشندے آگیا۔ یونان نے مصر پر قبضہ کر کے اسے رومی سلطنت کا حصہ بنا دیا۔ چوتھی صدی عیسوی کے وسط میں رومیوں کے ساتھ مصر بھی مسیحیت کا علاقہ بن گیا۔ 616ء میں ایرانیوں نے مصر فتح کر لیا اور 628ء تک اس پر قابض رہے اور کسری (خسرو پرویز) کی شکست پر مصر پر دوبارہ ایرانی (رومی) سلطنت کا حصہ بن گیا۔

صلیبی حکمران اموری کا حملہ اس کا دوسرا صلیبی حملہ جان ڈی برین کا حملہ اور ٹی کم کا صلیبی حملہ، تاہم ایوں کی مصر پر کام لینا¹، برٹانیوں کی فتح مصر²، فرانسیسی حملہ³، فریزر (برطانوی) کا حملہ⁴، مینلی عالمی جنگ میں ترکی کا حملہ، اطالوی جرنیل کریپانی کا حملہ، دوسری عالمی جنگ میں روس کا حملہ⁵، 1956ء میں اسرائیلی جارحیت اور پھر 1967ء میں اسرائیلی جارحیت⁶۔ ان میں سے بعض خطے طاعن اثر است کے حامل تھے، اور بعض ان کا کام اس لیے جبکہ بعض حملوں کے نتیجے میں غیر اقوام مصر پر غالب آئیں اور وہاں صدر یوں آن کا حملہ رہا۔

حقیقت یہ ہے کہ مصر پر ہونے والے بیرونی حملوں اور جنگوں میں سے فتح اسلامی مفرد اور بے مثال ہے۔ یہ فتح مصری اقوام کے لیے چاریت اور اسن والیان کی فتح ثابت ہوئی اور اس نے کبھی استعمار یا جبر و استبداد کا روپ نہیں دھارا۔ مصر کے فاتح حضرت محمد بن حاض ٹائٹل نے یہاں جو حکمرانی کی، اس کی مثال ان سے پہلے اور نہ بعد کے فاتحین میں ملتی ہے۔

1. ہاکوٹے وٹش اور سرائیل شام فتح کر کے مصر پر چڑھائی کا ارادہ کیا تو مملکت سلطان مصر مظفر سیف الدین غور خانے میں لگا۔ بین جالوت (گسطنین) کے مقام پر فوجیں جنگ ہوئی (658ء = 1260ء)، جس میں تاجریوں کو پہلی بار شکست فاش ہوئی اور ان کا چہ سالار کینہ مار گیا۔ اس جنگ میں سلطان مظفر کے چہ سالار حسن بنڈن مار دی گئے۔ یہ مثال شجاعت کا مظہر رہا۔ اسی برس سلطان مظفر کے قتل گئے، بعد میں ملک حسن بنڈن الدین کے نام سے مصر کا حکمران بن گیا۔ (آرڈر راکٹر و حارث، اسلام: 197/21)
2. شام کی تحریک (922ء = 1516ء)، مکہ اند عثمانی سلطان سلیم اول نے مصر کا ٹرک کیا۔ 22 جنوری 1517ء کو مصر کی فوجیں اور عثمانی فوجیں میں قابو ہو گئے، پھر متحدہ جنگ ہوئی۔ عثمانی فاتح کے برتر سامان حرب (تاجریں) کی وجہ سے مصر کی فوج کو شکست ہوئی، مملکت سلطان اشرف طولان پانی پلا گیا اور اسے مزائے موت دی گئی اور اس کی موت واقعہ 1517ء میں ملکوت حکومت اور مہاسی طاقت مصر دونوں ختم ہونے کے ساتھ ہی مصر سلطنت ختم ہو گیا۔ (آرڈر راکٹر و حارث، اسلام: 204,203/21)
3. فرانسیسی افواج نے لین بیا پارت کی سرکردگی میں بحرم 1213ء 21 جولائی 1798ء کو اسکندریہ پر قابو پانے ہو گئیں۔ پچھلے 25 جولائی کو قاہرہ میں داخل ہوئے۔ 1801ء میں انگریزوں اور ترک افواج نے مل کر کیا تو فرانسیسیوں نے ہتھیار ڈال دیے اور مصر چھوڑ کر چلے گئے۔ (آرڈر راکٹر و حارث، اسلام: 207/21)
4. 11 جنوری (جولائی) 1882ء کو برطانوی امیر ایلیفٹور سے اسکندریہ پر بمباری کر کے اس کی بندھ سے اس بند بنیادی، برطانوی 2 آب (اکت) کوسٹس (سوز) اور 20 اکت کو پارت سٹیج اور اسٹامپا پر قابو ہو گئے۔ 13 اپریل (ستمبر) کو کل اسکندریہ کے مقام پر مصری چہ سالار احمد عروانی پاشا کو شکست ہوئی اور 14 ستمبر کو انگریز فوج قاہرہ میں داخل ہو گئی۔ عروانی پاشا اور اس کے ساتھیوں کو پہلے مزائے موت عطا کی گئی، پھر انھیں سلون (مصری لٹاک) جلاوطن کر دیا گیا۔ (انٹلس انداریع العربی آف اسلام، ص: 127، طبع ناز اندیکو، دمشق)
5. انگریزوں کے قبضہ مارش رائل نے دوسری جنگ عظیم کے دوران میں لیبیا سے مصر پر دھاوا بول دیا اور 29 جون 1942ء کو اٹالین تک پہنچ گیا جو اسکندریہ سے سرائیل کے لاکھ پر پہنچے۔ 23 اکتوبر 1942ء سے برطانوی جنرل وکٹوری نے جاپانی فوج کا آٹا کر دیا، روس نے فوجت کماٹی اور 12 نومبر کو ایٹلی اور آئی کی فوجیں مصر سے باہر نکال گئیں۔ (انٹیکلو پیڈیا، تاریخ عالم، 4/14)
6. 1956ء میں، نظامیہ فرانس اور اسرائیل نے مصر پر حملہ کیا اور پھر چھوٹے مینا، چ اسرائیلی فوجیں ہو گئے، مگر عالمی دباؤ پر جنگ بندی اور اتفاق میں آیا۔ جون 1967ء کی جنگ میں مینا پر اسرائیلی قبضہ سیٹی، ریاستہائے متحدہ اور اسرائیل نے 1981ء میں ختم ہوا۔

مصر پر صلیبی حملے

شام کے ساحلی شہروں پافوس اور بیت المقدس کی فتح (492ھ، 1099ء) کے بعد صلیبی مصر کی طرف بڑھنے لگے۔ پہلی ایبرالیم میں نے مصر شکست دے کر ان کا کرخ مصر کی جانب سے پکھڑا دیا، مگر 511ھ میں شاہ بالڈون، بیت المقدس (مقدس مقام) سے بڑی کامیابی سے کرخ مصر کے لیے روانہ ہوا اور فرما بھیج کر بڑی جانی مچائی، تاہم جلد ہی بالڈون بیمار ہو کر واپس چلا گیا۔ فاطمی خلیفہ عاضد کے عہد میں صلیبوں نے مصر پر چڑھائی کی اور نصف پچیس پر قابض ہو گئے مگر 559ھ میں سلطان نورالدین زنگی کے فرستادہ اسماعیل بن خیر کو مدد مل کر اس کے پیچھے سلطان الدین یوسف نے صلیبوں کو شکست فاش دی اور پھر وہوں نے مسلم سلطان دوشمن کوٹ گئے۔ اس کے بعد برہنہ کے صلیبی حکمران "دوسری" نے مصر پر حملہ کیا تو خیر کو مدد دیا، مصر پہنچا اور اس کے پیچھے ہی صلیبی چار ہزار لوگوں کے لشکر صلیبوں کے اس ہتھیار سے میں لڑنا دیکھا جیسا کہ سلطان خیر بادل ویران ہو گیا جس میں مسیحیوں میں سے ایک اعلیٰ اہل اجلی کے عہد میں 513ء/1216ء میں صلیبوں نے بڑے کامیابی سے شہر ہرقلیم اور شاہ قسطنطین جان برین کی قیادت میں مصر کا شہر مدینہ فتح کر لیا جسے 519ء/1221ء میں ملک الکامل نے آزاد کرنا دیا، پھر ملک الصالح نجم الدین ایوب کے عہد (537ء - 647ء) میں فراتسی بادشاہ نوئی نجم نے مدینہ فتح کر کے فاروقی طرف پیش قدمی شروع کی مگر وہاں سے نکل کر طینی اور رمدہ کی فتح کے باعث کامیاب اور نوئی نجم اپنے بہت سے امراء سمیت گرفتار ہوا۔ اسی دوران میں ملک الصالح نے اقلیوں کا توکل و تحفظ دیا۔ اس کی موت کوئی دیکھا نہیں تھا تک کہ ۶۰۰ کا بیچ "مستقر" دوران شاہ عرفی سے آ کر تخت نشین ہوا۔ شاہ نوئی کو رفقہ چکی اولیٰ پر رہا کیا گیا اور مدینہ پھر مصریوں کے قبضے میں آ گیا۔

(آرڈر داکن و مخالف اسلامیت: 106-109، 2-، سب سلیم (مترجم) (المعالم شریعہ)



جائے عہد محمد بن حسن (۵۰۰ھ) کا قلعہ

غازیان اسلام کی مصروف رواجی

جنگ بربک جو 5 رجب 15 ہ 131ھ 636ء کو لڑی گئی، آس کے نتیجے میں مسلمان سارے شام پر چھا گئے۔ بعد ازاں جب امیر المومنین عمر بن خطابؓ کا بیٹا (شام) آئے تو وہاں مروہ بن عاصؓ ٹھکانے ان سے تحفے میں علاقہ کی اور ان سے فتح مصر کی اعازت حاصل



کر لی تاکہ ہر زمین مسلمانوں کے خلاف مسیحی قوتوں کا مرکز بنی رہنے کے بجائے مسلمانوں کے لیے قوت کا باعث ہو۔ مصر ہاؤنٹینوں (رومیوں) کے لیے زرخیز زرعی علاقہ بھی تھا جہاں سے مسلمانوں کے ہاتھوں فتح شام کے بعد درخواب اور وافر تاج حاصل کر سکتے تھے۔

مصر کے عوام قبلی فح میں تھے جو زمین کی کاشت کرتے تھے اس پر وہ رومیوں کو ٹیکس ادا کرتے۔ رومیوں نے مصر پر تسلط اور غلبہ ہی حاصل نہیں کیا تھا بلکہ وہ ان پر اپنے مذہبی عقائد بھی مسلط کرنے سے اور جو بھی مذہب دو پسند کرتے وہی مصری عوام پر قہر دیتے تھے، حالانکہ مصری اسے ناپسند کرتے۔¹ مصری ایک عیش بلکہ لہذا بیت اطاعت کو فروغ دے تھے جن کو لفظ بطل سے نکلا ہے:

”مصریوں نے کبھی خرافات ظاہر نہیں کی تھی کہ وہ آزدی حاصل کریں یا کسی طرح خود مختار ہو جائیں یا اپنے ذرائع سے اوار کے بنو یا لک ہوں مگر یہ بات ضرور ہے کہ وہ اپنے عقائد میں بہت پختہ تھے۔ اگرچہ وہ حکمرانوں کے خلاف ہتھیار نہیں اٹھاتے تھے اور نہ بغاوت کرتے تھے مگر یہ بات رپکارا

میں ہے کہ اپنے مذہب کے معاملے میں وہ مرنے پر آمادہ تھے۔“²

حضرت مروہ بن عاصؓ کا بیٹا ایک مختصر بیعت کے ساتھ فلسطین سے روانہ ہوئے جس میں ساڑھے تین ہزار گھڑ سوار تھے۔ دو قدامتہ بھی قبائل تک اور علاقے سے تعلق رکھتے تھے جبکہ غنائی ان میں ایک تھا۔ تھے اس پیش نے عمرو بن عاصؓ کے ہمراہ توجہ شام میں صدر کی قیام مروہ بن عاصؓ کا بیٹا کے وقت روانہ ہوئے۔ ان کے غرض ³ پیچھے سے پہلے جیل طال کی بلند یوں سے پاؤں سو جوان اتر کر ان کے ساتھ آئے

¹ رومی جب بے دست تھے تو انہوں نے مصر میں رومی، یونانی، اسی کی حمایت کو فرمایا اور جب چچی مصری یسوی میں رومی حکمرانوں نے مسیحیت قبول کر لی تو مصری عوام کو بھی مسیحیت قبول کرنے پر مجبور کر گئے۔

² اعریش با عربہ۔ المصدر: قدیم راکو کورنا (Rhinkonura) اور موجودہ اعریش ایک سرسبز و شاداب جنگلاتی میں حاصل تھے جو دم پر واقع ہے۔ یہ صوبہ ہونا کا صدر مقام اور تری مرکز ہے۔ غن اعلیٰ کے وقت لہ (Lans) کو لانا تھا، اعریش کی میں 1116ء میں برٹش کے سلطان حکمران شامہ انڈون اول کا انتقال ہوا۔ 1799ء میں اس نے پھلین نے قبضہ کر لیا اور اگلے ہی سال فرانسسینوں کو اعریش کی غالی کرنا پڑا (ارورو دائرہ معارف اسلام، 308/13)، المصدر: فی الاسلام۔ اعریش مغرب سے تقریباً 80 کلومیٹر جنوب مغرب میں ہے۔

طے۔ یوں انکسری کی تہذیبی تعداد ہزار چار سو تھی۔ جب وہ عرض پہنچے تو عہدہ الائی آگئی۔ اس روز شنبہ 10 شوال 1299ھ / 29 نومبر 640ء۔ جسے
 تاریخ طبرستان ہزار کھوٹوں سے مشرب (مصر) کی طرف پیش قدمی کی۔ قلعہ راہ پر پہنچ کر مصر پر ہوا۔ مسلمانوں نے ایک مذہب کا خاصہ سے بعد
 قلعہ فتح کر لیا اور اس کی فضیلت سنا کر لڑی۔ یوں مصر کے مشرقی دروازے پر عمرو بن العاص کا قلعہ ہو گیا کیونکہ فرما کے بعد اٹھاس تک درویش کا نہ کوئی
 قلعہ نہ درویشوں کی فوج تھی۔

عمر دین عاصمؓ نے نصف ثانی صفر 20ھ نصف ثانی فروری 641ء میں فرما سے مسجد بن جوئے بنے فطرہ^{۱۱} منیہ، پھر انھوں نے وادی حنینا میں سے گزر کر صالحہ کا رخ کیا۔ اس فتح کے لیے کھس کا جا حاصرا گیا۔ ایک ماہ کے حاصر کے بعد پھر شہر ہو گیا۔ اس کے بعد

مصر کی طرف اسلامی لشکر کی پیش قدمی کا حیرت انگیز واقعہ

[illegible][illegible]

۴۔ فخرِ بنی ہاشم کی بیٹی کی چاہت سے عبدالرحمن بن عوف نے اسے لایا تھا۔ جب یہ بچہ بڑھ گیا تو منہ پر کیڑی لڑاؤ ہوئی جس کی وجہ سے یہ بچہ بیمار ہو گیا۔ اس کی خبر پر حضرت عائشہؓ نے کہا: "یہ بچہ بیمار ہے، اس کی خبر لے کر آؤ۔" اس کے بعد اسے لایا گیا اور اس کی پرورش ہوئی۔





بغداد کا سکندر سبک چاغ مسجد امام



الطیہم کے دور میں بغداد کی بادشاہت

کرہانہ اسکندر بن الطیہم^۱ اور نگارہ۔ انکو اور گجور کے بادشاہت حسن بن بلیون تک پہنچے ہوئے تھے جو بلند مقام پر واقع تھا۔ عمرو بن عاص ثابتاً نے صورت احوال کا جائزہ لیا تو اس نتیجے تک پہنچے کہ ان کا چار ہزار کا لشکر ان تمام قلعوں کو فتح نہیں کر سکے گا، لہذا انھیں نے امیر المومنین عمر فاروق بن ابی بکر کو لکھا کہ بارہ ہزار کی کمک بھیجی جائے۔

بہت ساری لڑائی اور دربار خلافت سے کمک

مدد کے انتظار کے دوران میں عمر بن الخطابؓ نے طے کیا کہ وقت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے حسن بن ابی بکر کے آگے واقع شہروں پر چھاپے مار کر رومیوں کو مجبور کرنے کی کارروائیاں کی جائیں، چنانچہ انھوں نے 5 جمادی الاولیٰ 19ھ (اگست 840ء) کے گنگ بھگام میں امین سے درپائے نسل پار کیا اور مغربی کنارے کے ساتھ ساتھ جنوب کو بڑھتے چلے گئے۔ حناقیق ہی ان کی اس چٹنی قدی کہ ”جنگ الطیہم“ قرار دیتا ہے جبکہ ابن عبد اللہ نے بعد کی تاریخوں میں ”فتح الطیہم“ کا ذکر کیا ہے اگرچہ وہ سب شگافت جن کا ذکر بھیجی لے گیا ہے، اس علاقے میں واقع تھے جو آج کل صوبہ بنی سوایف میں شامل ہے مگر ان دنوں وہ صوبہ الطیہم کی عملداری میں شامل ہیں۔ سے مومنین میں ایک لڑائی جھیلی، حالانکہ حضرت عمرؓ نے اس فوجی یلغار کے دوران میں الطیہم فتح نہیں کیا تھا اگرچہ مسلمانوں کی الطیہم کے دہلی دستوں سے جھڑپیں ہوتی رہی تھیں۔

حضرت عمرو بن عاص ثابتاً درپائے نسل پار کر کے جنوب کی طرف بڑھے، اس طرح کہ امام^۲ ان کے دیکھ بھانھ تھے اور درپائے نسل

۱ الطیہم: یہ باہمی کی طرح حال میں بھی مصر کا ایک انتظامی صوبہ ہے جو مصر کے وسط میں درپائے نسل کے ساتھ ساتھ مصر کے لیجیا کے مشرق میں واقع ہے۔ صوبائی دارالحکومت مدینہ الطیہم ہے۔ ۱۰۰۰ء کے نزدیک دریائے نسل سے ایک ہزار اندھوں چھا ہوئی ہے جو حضرت یوسفؑ نے قبر کرانی تھی۔ اس سرے ہونے والی آچاقی سے دھڑپائی ایک میل میں مشہور ہے جو کرکھانہ کیلاتی ہے۔ الطیہم کی اچہ نیہ یہ ہے کہ مصر کے بادشاہ نے حضرت یوسفؑ کے کارپائے طیاروں دیکھ کر کہا کہ یہ ہزاروں (الف) کا کام ہے۔ (اردو مترجم و معارف اسلام: 115، 1099، 1100)

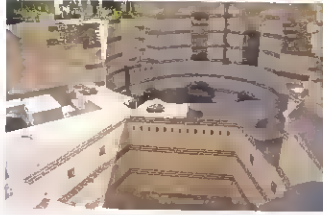
۲ امام: حضرت یوسفؑ کے کزن بنی مغاریہ ”امیر امام“ (واحد) یعنی بنی امیہ کی قیادت) مصری فوجوں کے سرے جانوے (گنگ بھگام 2849 ق م) سے لے کر 1640 ق م تک غیر کیے گئے تھے۔ عمرو بن عاصؓ کو نیا کے ساتھ قیادت میں تیار ہونے چاہئے۔ ان کا طریق تیار اور حالی جانشین دوزخ میں ہیں۔

(آکسفورڈ انکس ریفرنس ڈکشنری، 1175ء)

ہائیں ہاتھ تھا جس کے دوسرے کنارے پامپون تھا۔ آخر دیکھو دو رنگ جوش تھمی کرتے چلے گئے۔ اور مدنی فوج بھرے پوسٹ نامی جھیل پر واقع جھیلے ہون میں تھمنا تھی۔ یہ جھیل بائیس م سے ۱۵ کلومیٹر دور ننگران کے شروع میں واقع تھی۔ ان کی دوسری فوج ہائے نیل کی طرف اور کچھ اور پلا^۱ میں تھی۔ یہ اس فوج کے علاوہ تھیں جو صوبہ الفو م کے اندر موجود تھی۔ اسلامی فوج نے تھمنا^۲ اور اور پلا^۳ فتح کر لیے اور مدنی فوج کو شدید نقصان پہنچا یا تھیں اس تک سے مدد حاصل کرنے کا موقع پیش نہ آیا جو پامپون سے ان کے لیے گنتی تھی۔ اس کے بعد مسلمان پیچھے ہٹ آئے کیونکہ ان کا مقصد پورا ہو چکا تھا۔ اس لشکر کشی کے دوران میں ایک بڑا مدنی سپہ سالار "منا" مارا گیا۔ رہیوں نے اس کی لاش ہر گلی کے پاس تقطیع کر بیچ دی۔

حضرت عمرو بن عاص بن زید اور ان کے چاہوین اس لشکر کشی سے فارغ ہو کر چند ہفتوں کے لئے چھپے چلے آئے تھے، پھر جب دوبارہ جوش تھمی کی تو انہوں نے مسئلہ میں شمس اور تمل المسین کے قریب پڑا ۱۵۱۱۔ اور ۲۹ رجب الآخر ۱۵۱۵ء ۱۵ اپریل ۸۴۱ کو ۸ ہزار چاہوین کی مدد پہنچی تھی۔ اس آنے والے لشکر کی قیادت چار سالہ کر رہے تھے، زبیر بن عوام، مقداد بن عمرو، حمادہ بن صامت، مسلمہ بن قطلہ (یا خاند بن عذافہ) بن زید جن کے متعلق امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرما دیا تھا کہ "ان میں سے ہر ایک ایک ہزار ہمارے دل کے برابر ہے۔ یوں آپ کی مدد یہ تعداد ۱۲ ہزار پوری ہوگی ہے۔" اس پر حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے کہا: "میں تو چاہتا تھا کہ وہ ۱۲ آدمی بھیجیں جن میں سے ہر ایک ایک ہزار ہمارے دل کے برابر ہوتا۔"

اور پھر کہتا ہے کہ تک پہنچے سے مسلمانوں کی تعداد ۱۵ ہزار ہو گئی جبکہ تھمنا میں تھمنا تھمی کی تعداد ۲۰ ہزار سے کم تھمی۔



قصر الجازیر (بصرہ)

۱ ابو یزید: یہ ہائے نیل کے شرقی جانب صوبہ بصرہ میں واقع اردن کے قریب ہے۔ (مجمع البلدان: ۵۲/۱)

۲ تھمنا: یہ صوبہ مدنی (قرمہ) نامی بصرہ میں تھمنا کے مغربی کنارے پڑا تھا ایک شہر ہے۔ اس کے ایک بڑا صوبہ مشرق ہے۔ (مجمع البلدان: ۵۱/۱، ۵۱/۲)

جنگ عین شمس (ہیلیوپولس)

مسلمانوں کو ٹھک چیتے سے روٹیوں (جسائیں) نے جان لیا کہ فیصلہ کن جنگ کا وقت آ گیا ہے، جہذا وہ اس کی تیاریوں میں لگ گئے، پھر ان کا لشکر حصن ہابیون سے روانہ ہوا جس کی فوری 20 ہزار کے ٹھک بھگتھی۔ انھوں نے خبر کے باوجود مصف بندی کر لی۔



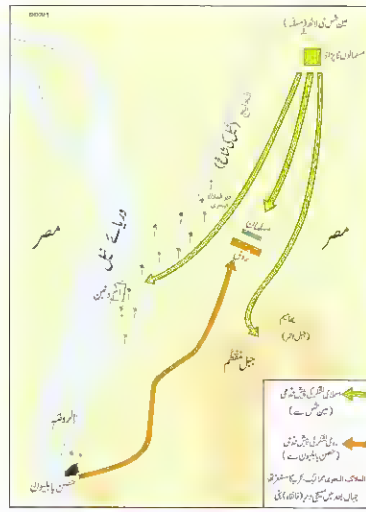
عین شمس (ہیلیوپولس) کا تصور و عمارت

حضرت عمرو بن عاصؓ کا لشکر دشمن پر کڑی نگاہ رکھتے ہوئے تھے، چنانچہ انھوں نے بھی عین شمس¹ میں مصف بندی کر لی۔ روٹی فوج نے حصن ہابیون سے نکل کر شرق میں جبل معلوم کا رخ کیا، پھر وہ اس کے ساتھ ساتھ شمال کو مسلمانوں کے پڑاؤ کی طرف بڑھے۔ عمرو بن العاصؓ کو ان کی اس پیش قدمی کا علم ہوا تو انھوں نے عین شمس سے جنوب کو نکل کر ہابیون سے آنے والے روٹی لشکر کا رخ کیا۔ اس دوران میں انھوں نے ام دشمن کی طرف ایک چھاپہ بار دست روانہ کیا جس نے قرعہ کشتان میں چھپ کر کامیاب کارروائی کی۔

عمرو بن العاصؓ نے ایک اور چھاپہ بار دست معلوم (جبل اصر) کی طرف بھیجا جس نے اسلامی ہمسکر (فوجی کیمپ) سے دس کلومیٹر دور جا کر معلوم اور جبل معلوم کے درمیان عیسائیوں پر چھاپہ مارا۔ آخر کار حصن ہابیون سے 15 کلومیٹر کے فاصلے پر ریہانیہ کے شرقی میں ایک مقام پر دونوں فوجوں کا ٹکراؤ ہوا۔ دو مقام ہمارے اندازے کے مطابق قاروہ کی جامعہ میں تھیں، غلط ثابت امراض جسمی اور پولیس اکاؤٹی کے درمیان واقع ہے۔

فریقین میں لڑائی کا بازار گرم ہوا حتیٰ کہ شمس کی جنگ چھڑ گئی۔ اس دوران میں روٹی مغلوں کے پیچھے سے مسلمانوں کے دو چھاپہ مار دیتے آجاتا چینی عین کا ہوں سے نکلے اور دشمن پر ٹوٹ پڑے۔ ان کے اس اچانک حملے کی تاب نہ لا کر روٹیوں نے میدان جنگ سے راجہ فرار اختیار کی۔ مسلمان گھڑسواروں نے ان کا نوا قبہ کر کے کشتوں کے پٹے لگا دیے حتیٰ کہ صرف عین سو عیسائی براہ راست یا ام دشمن سے کشتیاں کے ذریعے سے بچ کر ہابیون نکل سکے۔

1 عین شمس: یہ مصر اجدید ہے جو قاروہ سے آٹھ دن کا سفر شمال شرق میں ہے جہاں سے نیل کا ڈیلٹا شروع ہوتا ہے۔ باقی قدیم عین میں اسے ہیلیوپولس (Heliopolis) کہا جاتا تھا۔ یہ عین نامی نام ہے جس کے معنی ہیں "سورج کا شہر" کیونکہ یہاں شرق کے سورج، برتا کا مندر تھا۔ ہیلیوپولس میں عین اب قاروہ کی آبادی مصر اجدید ہے ایک حصہ ہے۔ یہاں قدیم دور کے ستون ہیں جنہیں کھنڈرو کی سزیاں کہا جاتا ہے۔ مصر اجدید کی آبادی باغ لاکھ سے لڑا وہ ہے۔ (انٹرنیشنل ان وائرس 888 بحوالہ اردو 120 معارف اسلامیہ)

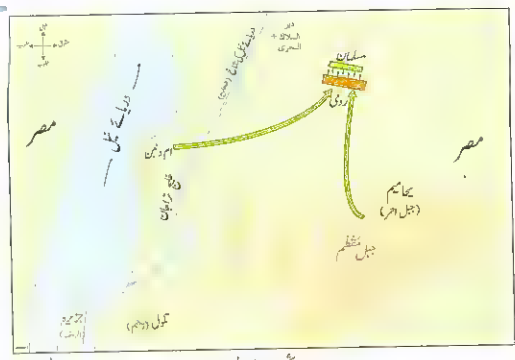


مصر-اسرائیل سرحد (1) (مصر-اسرائیل سرحد)

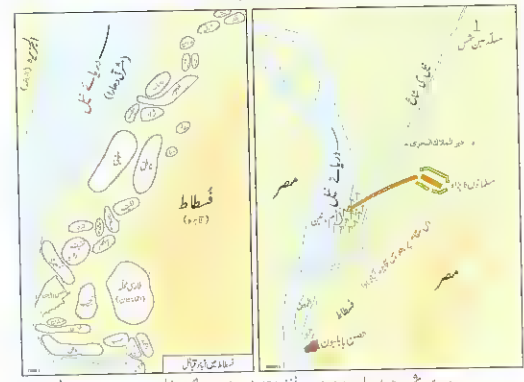
مصر کے سین میں 15: جمادی الاولیٰ 20ھ 1301 اپریل 641ء کو چھٹا آ۔ اس جنگ سے فارغ ہو کر حضرت عمرو بن عاص کا بڑا بڑا کام دینا پڑا۔ چھٹا کو اس کی اور وہاں سے مزید دریائی کشتیاں مال قیمت میں حاصل ہوئیں۔ اب حصن بابلیون میں اتنی کشتیاں تھیں جتنی اس کے دفاع کے لیے کافی تھیں، تاہم بلند زمین پر واقع یہ قلعہ بہت مضبوط اور مستحکم تھا جس کے گرد گرد ایک کنڈی تھی۔ حصن بابلیون عقب میں دریا کے نیل کے اندر واقع ایک جزیرہ رودفہ^۱ سے چابی پر تھرتے ہوئے چل کے ڈرہیلے سے لگا ہوا تھا۔

۲۔ رودفہ (موجودہ قاہرہ) کے پاس دریا کے نیل کے اندر ایک جزیرہ تھا جسے "جزیرہ مصر" یا "الجزیرہ" کہتے تھے۔ تاہم ذرا بعد میں دریا نے جزیرے کے شمال میں ایک نئی گلی دار دفہ بنالیا، چنانچہ رودفہ جزیرے کو بھی اپنی ام سے جدا کیا، پھر وہاں تک الصالح ابی علی کے تاجروں کو قلعہ کو غلہ اور وحہ کہا جانے لگا۔ ترائے حال میں ارض مصر میں سب سے تاجروں اور صنعتی اشیاء کے تاجروں کی آمد تھی، تاہم غلہ اور صنعتی اشیاء کے تاجروں کی آمد تھی۔

(اربعہ داروہ معارف اسلام: 15، 16، 18، 19)



مصر کے مین ٹرس (پلیو پلس) (2)



مصر کے مین ٹرس (پلیو پلس) (3)

مستقلیہ بابلیوں

حضرت عمرو بن عاصؓ نے حضرت عمار بن عبد اللہؓ کو 20ھ / 641ء میں بابلیوں سے بچنے، وہاں سے انھوں نے ڈیلتا¹ کی بلندیوں کی طرف گھڑ سوار سے روانہ کیے جنھوں نے آخر چھپا چار کا روٹیاں کیں۔ اس دوران میں خالد بابلیوں کی مخالفت و فوج قسطنطنیہ کی طرف سے دیکھتے سے نامید ہوئی اور



بابلیوں کی روٹی باور

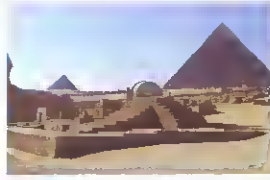
ان کے حوصلے ٹوٹ گئے، چنانچہ مصر مقتدر اور اس کے درباری ایک شب دریائے نیل پار کر کے ”جزیرہ روضہ“ کی طرف چلے گئے اور عمرو بن عاصؓ کے گھات سے گھٹ و شہید شروع کر دی۔ اسی دوران میں 23 صفر 20ھ / 14 فروری 641ء کو قرطبہ کو موت نے آگیا تھا مگر شاہ روم کی وفات کی خبر مصری رو میں تک پہنچنے سے پہلے اسلامیان شام کے ذریعے سے عمرو بن عاصؓ کے سامنے پہنچ گئی۔ اس سے مسلمانوں کے ارادے مضبوط ہوئے اور یوں ساریوں کے راہوں پر لڑائی۔ علامہ ابن عربین میں بتا رہی ہیں گئی۔

مصر میں رومی سپہ سالار قسطنطین دوم نے شمالی ڈیلتا میں جنگی تیاریاں کر رکھی تھیں، لہذا حضرت عمرو بن عاصؓ نے پہلے حصن بابلیوں کے سامنے ایک فوجی دستہ چھوڑا اور باقی لشکر کے ساتھ نیل کی شاخ و صراط کے ساتھ ساتھ فوجی قیدی کی اور جہاں کے قریب مقام اتریب سے دربار کے مستود کا زخ کیا۔ وہیں انکا افسر ان آبی دھاروں کے ماہرین کوئی مشکل محسوس ہوئی تھیں سے ڈیلتا کا چار تھا، چنانچہ وہ اہمیر لوٹ آئے۔ انھوں نے اہمیر و اتریب اور خوف کے قلعوں کی مرمت کی اور وہیں قلعہ بند ہو گئے۔ ان تدابیر کے نتیجے میں قسطنطین دوم ایک بھی سپاہی بابلیوں کی مدد کو نہ بھیج سکا۔

مسلمان بابلیوں کے سامنے سات ماہ خیر زن رہے۔ آخر کار انھوں نے ایک بلند برج کی بنائی اور وہیں کو خالی پارک شہر کی رات برجی قلعہ کی دیوار سے لگا دی (29 ذی الحجہ 20ھ / 7 دسمبر 641ء)۔ حضرت زبیر بن عوامؓ نے خود کراہندہ کی راہ میں قسطنطنیہ کی اور برجی پر سے دیوار کے اوپر چڑھے، پہنچے سے چاہرینا نے انھیں سہارا دیا حتیٰ کہ برجی کو فوجی محسوس ہوئی مگر خیریت گزری اور مسلمانوں نے نصیب ہر چڑھ کر کعبہ کے منبر سے بلند کیے۔ ان کی اس جرأت مندی سے رومی بظاہر راپس ہو گئے۔ انھوں نے ”مصلح“ کی خواہش کا برکی اور قلعہ حوالے کرنے پر رضامند ہو گئے۔ آخر کار مصلح کا معاملہ ان کی جلا وطنی پر ختم ہوا۔ جب رومی قلعہ چھوڑ کر جا رہے تھے تو وہ اپنے قبیلہ کیوں کو نہیں بھولے۔ ان خاندانوں نے

1 ڈیلتا (۵۰ میل) صرف جنگی کاغذ طرف ہے ”جڑا“ ”اڈا“ کا قلم مقام ہے۔ ہوائی اڈا عراقی، یونانی (انگلیسوں و مصریوں) نے اپنی مصر کے اس کے ”کڈیلتا“ کا نام دیا تھا جس سے لے کر ڈیلتا کی شکل میں شائوں میں قسم و زکر بحیرہ روم میں گرتا ہے۔ بعد میں ”کڈیلتا“ کی اصطلاح پر، ایک ڈیلتا کی شائوں کے لیے استعمال ہوئے گی۔ عربی میں اسے ”مڈا“ کہا جاتا ہے۔

2 ”ابا، مصر کی اس فتح کا شرم بہت کم ۵۲۰ ہے اور افریقہ روم میں ۵۲۱ ہے۔“ میں نے کہا تھا کہ اسے دیکھا تھا کہ قرآن مجید کا کلام ہے۔ (مصدقہ، جلد ۱، ص ۵۰۹)



جیزہ کے ہیرام

قیسوں کو آخری بار کوڑے لگائے اور ان کے ہاتھ کاٹ دیے۔¹
 دریں اثناء وہ میوں نے دریائے نیل کا پانی ٹوڑ دیا تھا۔ حضرت عمرو دینار
 نے نصیب پالیوں اور جزیہ کا روضہ کے درمیان اور پالیوں اور جزیہ کے
 درمیان وہ بارہ پل تعمیر کر لیے اور یہ کشتیاں پر تیرتے پلے تھے۔
 اب عمرو دینار نے دریائے نیل میں سیلاب آنے اور زمین کے پانی
 میں ڈوب جانے سے پہلے اسکندریہ کی طرف ہٹا کر کرسے میں جلدی کی
 کیونکہ سیلاب کا موسم شروع ہونے میں چند ماہ باقی رہ گئے تھے
 (تقدیر 103، 104)۔ انھوں نے فارسیوں کا علاقہ جیزہ کو ایک قریبی دستے

کے ساتھ پالیوں میں چھوڑا اور باقی فوج کے ساتھ دریائے نیل کوڑ کر کے مغرب کرچل قادی کی۔ عمرو دینار نے مناسب نہ جانا کہ اسلامی لشکر کو
 وٹلی ڈیلٹا کے شہروں اور بستیوں میں سہلے جائیں جہاں صدیوں سے نیل کی شاخیں بہ رہی تھیں۔ جب سیلاب کا موسم آتا تو نیل کے سیلابی
 دھارے خطرناک صورت اختیار کر لیتے تھے۔ اس کے برعکس انھوں نے وہی کہا جو عرب ہمیشہ سے کرتے آئے تھے۔ وہ لشکر اسلام کو صحرا کے
 کنارے کنارے سے چلے۔ اپنے پراکڑے روانہ ہوتے وقت انھوں نے اپنا فیروہ و ہوا ایشادہ روپے و یا جس میں لافندہ لگے گھنٹا بنا لیا تھا اور
 اس میں انڈے سے رنگے تھے۔

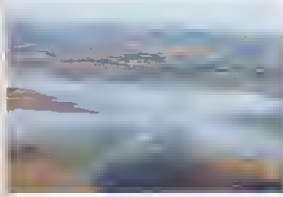


دریائے نیل کا فضائی منظر

1. مکی تمنا: اور خلائیات فیصل 1990ء کی پہلی کے آخر میں سرالین (مصری افریقہ) کے افسار بدھسکی ہتھیوں نے ڈیر لپ۔ مکی رحمت گردان بچہ مسلمانوں کے
 ہاتھ کاٹ دیتے تھے جو ان کے اٹھے چڑھتے تھے۔ اس نیکو مسلمان مسعود بنایے گئے۔
2. جیزہ: پتھر کا ہرہ کے جنوب مغرب میں نیل کے مغربی کنارے پر واقع ہے۔ 70 کی آبادی 16 لاکھ 70 ہزار ہے (1986ء) یہاں فرعون خوفو، زفرن اور منکبرا
 کے ہیرام (مقابر) اور اہل انیل واقع ہیں۔ (آکسفورڈ انکس رچرٹس آکسٹری میس 390)

فتح مقدسیہ

راستے میں سب سے پہلے حصین بقیوس آیا جو نیل کی شاخ ”رشید“ کے مشرقی کنارے تھا۔ دریا کے دوسرے کنارے واقع طروط (طرائن) کے پاس دریا پر ایک کھنڈ تھا جو زیادہ اورادنی اطردن کی خانقاہوں کو باغیوں اسکندریہ شامبراہ سے ملتا تھا۔



شیدہ (Rosetta) کا اعلیٰ منظر

رومیوں کی کوششیں شکست کے بعد جو وقت آ یا اس میں انہیں دفاعی تیاروں کا موقع مل گیا تھا۔ مسلمان دریائے نیل کی فرع رشید کو پار کر کے مشرقی کنارے گئے اور ۶2 کلومیٹر شمال میں بقیوس (موجودہ قریہ حبشیر) کے مقام تک پہنچا کر کھینچے گئے جو کہ دریائے نیل اور اس نہر کے حکم کے پاس تھا جو اشریب اور منوف کے درمیان سے گزر کر بقیوس کے شمال میں جا پہنچی تھی۔ حصین بقیوس میں رومیوں کا ایک فوجی دستہ موجود تھا اور دریائے نیل کی فرع رشید میں اگتیاں بھی تھیں۔ دھننے میں انہیں شکلی پر اور دریائے نیل کی طرف سے لیے غور دھننے کی فرصت بھی مل گئی تھی جبکہ مسلمانوں کے پاس ایک کشتی بھی تھی، تاہم رومی سپہ سالار دوسٹاٹوس کی بہادری کی کام نہ آئی۔ مسلمانوں کے پڑے زور سے کی تاب نہ لا کر وہ اپنی کشتی میں بیٹھا اور اسکندر بیک کی طرف فرار ہو گیا۔ اس نے اپنے لشکر کی طرف پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا۔ اس پر رومی لشکر نے حملہ باز کر دیا اور رکھ دیا اور وہ لوگ پانی میں کود پڑے تاکہ ان کشتیوں تک پہنچ سکیں جو شمال کی طرف فرار کے ارادے سے وہاں جمع کی گئی تھیں مگر مسلمانوں نے دریائے نیل کے اندر ان کا تعاقب کر کے ان سب کو موت کے گھاٹ اتار دیا اور ان میں سے ایک بھی بچ کر نہ بچا۔ پھر مسلمان بلا حراست بقیوس میں داخل ہوئے اور انہیں نے اور گرد کا علاقہ دھن سے پاک کر دیا۔

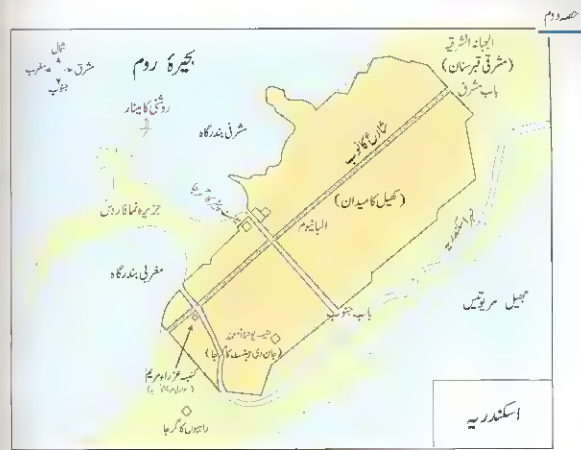
اس کے بعد عمرو بن عاص غزوہ دریائے نیل پار کر کے غری کنارے آئے اور شمال کو چلے گئے۔ مقدمہ انہیں میں شریک بن گئی دھن کا تعاقب کر رہے تھے۔ 28 کلومیٹر کی مسافت طے کر کے شریک نے رومی لشکر کے عقب پر دھاوا بول دیا۔ رومی فوج کی تعداد شریک کے چارویں سے کہیں زیادہ تھی۔ اس کے باوجود انہوں نے دھن سے دو دو ہاتھ کر کے سے گریز نہ کیا۔ رومیوں نے پلٹ کر انہیں گھیرے میں لے لیا تو شریک اور اس کے ساتھیوں نے ایک پہلے پر پناہ لی۔ انہوں نے ایک بن ٹامہ کوہ کے لیے عمرو بن عاص غزوہ کے پاس بھیجا۔ عمرو نے انہیں فوری کمک بھیجی تو رومی ان کی آمد پر غرور ہو کر بھاگ نکلے۔ وہ مقام جہاں مسلمانوں نے پناہ لی تھی ”مہرم شریک“ یعنی ”شریک کا علیہ“ کے نام



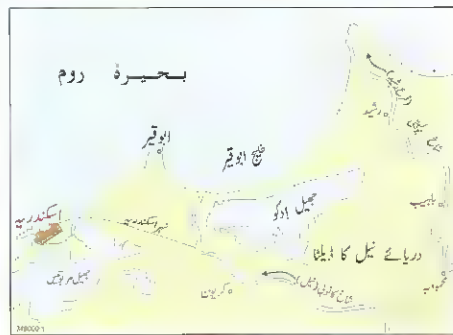
نقشہ 103

فتح اسلامی کے وقت میں: یمن اور وسطی مصر





نقشہ 105



نقشہ 108

اسکندریہ (مصر) کی فتح

فتح اسکندریہ

حضرت عمرو بن عاص جازنہ نے اسکندریہ پہنچ کر اس کی قبیل پر حملہ کیا تو اس پر نصب روٹی مچھلیوں نے مسلمانوں پر ہجاری شروع کر دی، چنانچہ اسلامی فوج شہر سے اُٹھ چلی آن صہری جہاں وہ تختیوں کی زد سے محفوظ تھی۔ اس دوران میں عمرو جازنہ نے اسکندریہ کے گرد و نواح کے علاقے پر قبضہ جمائے کی تدبیر کی۔ کچھ عرصہ وہاں ٹھہرنے کے بعد انھوں نے اسکندریہ کے باغیوں ایک دستہ قہنات کیا اور باقی فوج کے ساتھ کریون اور پھر دمنہور¹ پر دھاوا بول دیا۔ اس کے بعد مسلمانوں نے دریائے نیل پار کیا اور ڈیلٹا کے علاقے میں قہا پر حملہ آور ہوئے لیکن اس کی مضبوط قبیل کے باعصہ اسے فتح نہ کر سکے۔ اب انھوں نے جنوب کی طرف لیٹاری اور طوخ کو فتح کر رہے ہوئے وسمس² پہنچ گئے جو نیل کی شاخ دیلاط کے مشرقی جانب واقع تھا۔ وسمس فتح نہ ہوا مگر یہاں سے خاصا مال لے کر لوٹے۔

حالیہ ہی کہتا ہے کہ عمرو جازنہ اس لیٹار کے دوران میں دیلاط تک جا پہنچے تھے، پھر حصن بلیون کی طرف پلٹ آئے تھے اور میں طس کے واسطے سے لڑا اس تمام محاصرہ آرائی میں انھیں بارہ مہینے لگے تھے۔ لیکن ہمارا خیال ہے کہ اس کے بعد عمرو جازنہ صوبہ افسیہ کی فتح میں مصروف ہو گئے تھے۔

جب عمرو جازنہ بلیون میں تھے تو منطقس نے مسلح کی پیشکش کی تھی اور پھر ان شرائط پر بھی تھی:

- ① گیارہ مہینوں کے اندر انھیں اسکندریہ سے ہٹا دینا کر دیا جائے گا۔
 - ② انھیں جزیرہ اکرنا ہوگا جو فی کس 2 دینار ہوگا اور بچوں اور بوڑھوں کو فی کس تیرہ تہ ہوگا۔ (اس طرح ایک کروڑ تیس لاکھ دینار جمع ہوئے، یعنی 60 لاکھ افراد پر جزیرہ مانگا گیا۔)
 - ③ مصر کے باشندوں کو ان کے جان و مال کو ان کے علاقہ نگہ گرجوں اور صلیبوں وغیرہ کو اور ان کے شنگ و تر علاقوں کو مان حاصل ہوگی۔
- بلکہ حقیقت کے مطابق مسلح نے اسے 28 ذی قعدہ 641ھ کو دیکھا ہوئے۔ منطقس نے اس مسلح سے اس کا اپنی قوم کے سامنے اعلان نہیں کیا تھا حتیٰ کہ ذی قعدہ 642ھ 1 اکتوبر 642ء میں ایک روز ایک انھوں نے دیکھا کہ مسلمان اسکندریہ میں داخل ہو رہے ہیں۔ تب منطقس نے اپنی قوم کو سمجھا دیا کہ جنگ جاری رکھنے کی کوشش ان کے مفاد میں نہیں اور انسان کے لیے یہ بہتر ہے کہ وہ دودھ دینار کے عوض ایک سال کے لیے دین و جان و مال کی امان حاصل کر لے جبکہ عمرو بن لکچوں اور بوڑھوں اور لڑائی کی استطاعت نہ رکھنے والوں کو فی کس تیس۔

1 وشنہور: مصر کے صوبہ پھر کا صدر مقام دمنہور پانٹنٹش (مدی) صہری میں برص پلٹس پر دیکھا جاتا تھا۔ 49ھ سے اسکندریہ جانے والی ریل یہاں ٹھہرتی ہے (اردو دائر و حارف اسلام: 437/8)۔ وشنہور نیل کی شاخ "فرخ کاؤنی" کے پاس کنارہ سے اسکندریہ سے تقریباً 80 کلومیٹر پر واقع ہے۔

2 وسمس: یہ منطقس وشنہور کا ایک قصبہ ہے (معجم البلدان: 463/2)۔ وسمس دریائے نیل کی شاخ فرخ دیلاط کے دائیں کنارہ واقع ہے۔

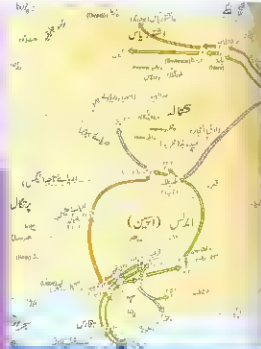
حصہ سوم

■ باب اول : فتوحات املاسیکا دوسرا مرحلہ (اسوی دمیای)

■ باب دوم : اندلس (اسپین) کی فتح

■ باب سوم : فتح سندھ

■ باب چہارم : بحیرہ روم کی فتوحات



فتوحات اسلامیہ کا دوسرا مرحلہ (اموی دور)

7

برقہ (لیبیا) اور مغرب کی فتوحات کا چارٹ

مسلمانوں کی برقہ اور مغرب کی طرف پیش قدمی کے دوران میں اہل افریقہ کی قیادت میں جان کے زچہ قربانی دے کر زیادہ پتیلیں لڑی گئیں جن کا یہاں ہم مختصر ذکر کیے دیتے ہیں:

نمبر شمار	خلیفہ	دائی مصر	جنگ	سہ سالار
1	عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ	عمر بن عباس رضی اللہ عنہ	① برقہ و طرابلس 23ھ، 644ھ، ② زویلہ 23ھ ③ اسیان 23ھ	① عمرو بن عباس رضی اللہ عنہ ② عتبہ بن ثابت رضی اللہ عنہ ③ ہریر بن اوطا رضی اللہ عنہ
2	عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ	عبداللہ بن سعد بن ابی	① صیحه 27ھ، 648ھ ② سبیلہ 29ھ، 650ھ	① عبداللہ بن سعد بن ابی سرح رضی اللہ عنہ ② عبداللہ بن سعد بن ابی سرح رضی اللہ عنہ
3	سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ	① معاویہ بن خدیج ② سلسلہ بن قنڈ	① زمرہ و جزیرہ 47ھ، 668ھ ② افریقیہ 49ھ، 669ھ	① معاویہ بن خدیج ② قتیبہ بن لیث رضی اللہ عنہ ③ ابراہیم بن ہار
4	یزید بن معاویہ رضی اللہ عنہ	سلسلہ بن قنڈ	① طبرستہ آگے سراسرائی 62ھ، 662ھ	① قتیبہ بن لیث رضی اللہ عنہ
5	عبدالملک بن مروان	عبدالعزیز بن مروان	① جنزہ 69ھ، 688ھ ② مٹان لے کر بحر سے پہلے کابلہ بحرین	① زبیر بن قیس رضی اللہ عنہ ② مٹان بن نمان
			③ کابلہ 78ھ، 697ھ	
6	ولید بن عبدالملک	عبدالعزیز بن مروان	① حجاز اور سرس رائی کی فتح 85ھ، 709ھ	① موی بن شمیر

فتح طرابلس

ماہِ شوال 2۹/ ۵2۹ بمطابق ۱۵ ستمبر ۵42ء میں اسکندر یہ فتح ہوا جبکہ برقت^۱ رومی عہد سے اسکندریہ کے باجگت تھا، چنانچہ حضرت عمرو بن عاصؓ نے 19 شعبان 23/ ۵2۹ جون ۵44ء کو برقت کی طرف پیش قدمی کی۔ رومیوں نے اس کا نام چٹاپوس رکھا ہوا تھا جس کے معنی ان کی زبان میں ”چٹا شکر“ ہیں اور وہ درج و بل تھے، طیشیر (طکرہ)، بہرین (قرنہ)، بریق (دن غازی)، بولونیا (سوسر) اور بارش (مرج)۔

طرابلس پہنچنے سے پہلے بحر بیروٹا نے برقت سے تقریباً نصف میل کا ایک ٹکڑا دے کر صوبہ قرآن^۲ میں ڈوب گیا۔^۳ کی طرف بھجھا۔ طیشیر، بولونیا، ڈوبلہ، فتح



قرآن (لیویا) میں پختہ نام لکھا

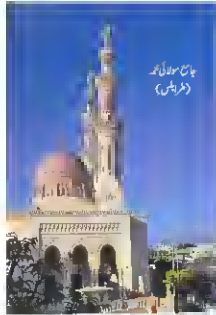


دن قادی کا پتہ بحر (لیویا)

۱۔ برقت، عرب مصطفیٰ نبیام لیبیا کے ایک شہر (موجودہ الریح) اور اس کے گرد و پیش کے علاقے، یعنی برقاہ (Cyrenaica) کے لیے استعمال کرتے تھے جو ایک جزیرہ نما ہے اور مشرقی بحیرہ روم میں لگا ہوا ہے اور پہلے کرش لکیر (Syria) کے درمیان واقع ہے۔ اس کے جنوب میں مشرقی لیبیا کا دریچہ و خلیج سیرا ہے، اس جزیرہ نما میں شمال اقصیٰ (سیزیرا) ہے جس کی بلند ترین پہاڑی سرحد (Cyrene) کرکا کا قروہ (یا) کے ٹکڑوں کے جنوب میں واقع ہے اور 888 میل دروٹی ہے۔ الریح کے سامنے بنی قادی کا ساحل مہمان ہے۔ پہاڑی درہ میں یہاں چٹاپوس، یعنی پانچ بستیوں (عربی میں اعلاش) کہلاتی تھی جس میں سرحد اپولونیا (مصر کی سوسر)، برک بارقت (الریح)، یوسیریس (زرنیکہ) بنی غازی، اور توجہ (توکرہ) اس زمانے میں شاہنشاہوں سے مطوب Ptolemas (طیشیر) اور Domis (دریش) وجود میں آئے۔ 1811ء میں یہاں اطالوی حملہ آور ہوئے تاہم وہ مکمل 1931ء میں برقت پر قبضہ کر سکے۔ اطالوی وزیر 1942ء تک برقت (برقاہ) پر قابض رہے۔ (اردو دائرہ معارفہ اسلام: 4/ 425)

۲۔ قرآن: لیبیا کا یہ صوبہ طرابلس کے جنوب میں صحرا سے اقصیٰ کی سطح مرتفع کا ایک حصہ ہے۔ یہ شمال میں جبل افسودا، جزال الخرقہ اور مروج الاسود اور جنوب مغرب میں طاروق (الواہز) کی سطح مرتفع تاہلی کے مشرقی بازو سے گھرا ہوا ہے۔ اس کا 90 فیصد رقبہ لٹی وین صحرا ہے۔ نداس، نرزل اور مہا اس کے مشہور وادیے ہیں۔ قرآن کا رقبہ ایک لاکھ 86 ہزار مربع میل ہے۔ (اردو دائرہ معارفہ اسلام: 353/ 15 - السنہ فی الاقلام)

۳۔ ڈوبلہ: یہ جنوبی لیبیا کے صحرائی راستوں کا عظیم ہے، علاقہ شیبہ میں واقع ہے۔ ڈوبلہ (بھال اور سی ڈوبلہ) قرآن کے دارالحکومت، آذان (دھان) سے اس دنیا کی مسافت پر باوا اسودان کی سرحد پر واقع تھا۔ یہاں کے رہنے والے اپنی مسلمان تھے۔ یہاں گرامان، کوٹے اور بھرے سے جڑا آئے۔ چوڑا اور طام ڈوبلہ سے دسار کو بچھتے جاتے تھے۔ لوٹس میں واقع ڈوبلہ المہدیہ یا ”ڈوبلہ“ عہدہ قائد المہدی (محمّدی 322ھ) نے تعمیر کرایا تھا اور یہ اس کے دارالحکومت مہدیہ (لوٹس) کے خانات میں تھا۔ (اردو دائرہ معارفہ اسلام: 10/ 316)



جائے عبادت
(طرابلس)

طرابلس الغرب (لیبیا کا طرابلس یا ٹریپولی)

طرابلس الغرب بحیرہ روم کی مشرقی حدود اور لیبیا کا دارالحکومت ہے۔ آبادی تقریباً 10 لاکھ ہے۔ لیبیا کا دوسرا دارالحکومت بنغازی ہے۔ 400 میل شرق میں ہے۔ طرابلس یا طرابلس (نپولی میں Trpolis) یونانیوں کے زمانے میں یونانیوں کے سردار اور (Oea) اور لیبس (Leptis) کے علاقے کے لیے استعمال ہوا تھا۔ یونانیوں کے بعد اس پر اہل قرطاج کا قبضہ ہوا اور 106 ق م میں یہاں رومیوں کا تسلط ہو گیا۔ تیسری صدی عیسوی میں اس علاقے کو عربوں نے فتح کر لیا۔ 711ء میں اسے امویوں نے فتح کر لیا۔ 911ء میں اسے فاطمیوں نے فتح کر لیا۔ 1042ء میں اسے نورمنوں نے فتح کر لیا۔ 1146ء میں اسے صلیبیوں نے فتح کر لیا۔ 1510ء میں اسے عثمانیوں نے فتح کر لیا۔ 1849ء میں اسے فرانسیسیوں نے فتح کر لیا۔ 1942ء میں اسے جرمنوں نے فتح کر لیا۔ 1943ء میں اسے برطانویوں نے فتح کر لیا۔ 1949ء میں اسے مصریوں نے فتح کر لیا۔ 1951ء میں اسے لیبیائیوں نے فتح کر لیا۔ 1969ء میں اسے قذافیوں نے فتح کر لیا۔ 1971ء میں اسے قذافیوں نے فتح کر لیا۔ 1979ء میں اسے قذافیوں نے فتح کر لیا۔ 1981ء میں اسے قذافیوں نے فتح کر لیا۔ 1983ء میں اسے قذافیوں نے فتح کر لیا۔ 1985ء میں اسے قذافیوں نے فتح کر لیا۔ 1987ء میں اسے قذافیوں نے فتح کر لیا۔ 1989ء میں اسے قذافیوں نے فتح کر لیا۔ 1991ء میں اسے قذافیوں نے فتح کر لیا۔ 1993ء میں اسے قذافیوں نے فتح کر لیا۔ 1995ء میں اسے قذافیوں نے فتح کر لیا۔ 1997ء میں اسے قذافیوں نے فتح کر لیا۔ 1999ء میں اسے قذافیوں نے فتح کر لیا۔ 2001ء میں اسے قذافیوں نے فتح کر لیا۔ 2003ء میں اسے قذافیوں نے فتح کر لیا۔ 2005ء میں اسے قذافیوں نے فتح کر لیا۔ 2007ء میں اسے قذافیوں نے فتح کر لیا۔ 2009ء میں اسے قذافیوں نے فتح کر لیا۔ 2011ء میں اسے قذافیوں نے فتح کر لیا۔ 2013ء میں اسے قذافیوں نے فتح کر لیا۔ 2015ء میں اسے قذافیوں نے فتح کر لیا۔ 2017ء میں اسے قذافیوں نے فتح کر لیا۔ 2019ء میں اسے قذافیوں نے فتح کر لیا۔ 2021ء میں اسے قذافیوں نے فتح کر لیا۔ 2023ء میں اسے قذافیوں نے فتح کر لیا۔ 2025ء میں اسے قذافیوں نے فتح کر لیا۔



برقہ (لیبیا) اور طرابلس کی فوجیات

کر کے کامیاب ہوئے۔ ادھر عمرو بن لوط نے 23ھ (644ء) میں سرٹ¹، ہلدہ اور طرابلس کے بعد دیگرے فتح کر لیے، پھر حضرت زہیر بن قوام بنی نضیر کو صیرات² کی فتح پر روانہ کیا۔ انھوں نے صیراہ والوں کو شکست فانی دی۔ اس لڑائی میں عمرو بن لوط بھی ان کے پیچھے چلے آئے اور انھوں نے مل کر شریں فتح کر لیا جو نفوس نامی پہاڑیوں پر آباد تھا۔ اب انھوں نے نمر بن ارمطہ بنی نضیر کو دوران³ کی فتح پر بھیجا۔ نمر بن لوط نے 23ھ (644ء) ہی میں دوران فتح کر لیا۔ وریں لڑائی، عمرو بن ناس بن لوط بنی نضیر کو خطاب بن لوط کے حکم پر اپنے صدر مقام لسطہ کا لوٹ آئے کیونکہ امیر المومنین بڑا تہذیبی اسلامی سلطنت میں مزید توسیع نہیں چاہتے تھے۔ عمرو بن ناس بن لوط نے پیچھے برقیہ میں عقبہ بن لوط کو نائب مقرر کیا۔



پالس، کھد، تونس (لیویا)

صیرا بن لوطیہ کے، وریں لوط

1. سرٹ (سرٹ): یہ پچھراہم کے ساحل پر بنے اور طرابلس، مغرب کے لائن واقع ہے (معجم البلدان، 208/3)۔ سرٹ پچھراہم کی قسمی فتح کے ساحل پر واقع ہے۔ اسے بنی نضیر (Site) کا قلعہ قرار دیا جاتا ہے۔ اس قلعہ کا ایک قدیم نام سیرٹن (Syrten) بھی ہے۔ (آسٹور، انشیکس، ریفلیکس ڈی مشرقی افریقہ، ص 28/4)۔
2. صیرا بن لوطیہ کا پچھراہم کے ساحل پر واقع ہے اور محاذی اثر اور ایک انتظامی مرکز ہے۔ (زاویہ، طرابلس اور صیرا بن لوط کے دائیں واقع ہے۔) صیرا بن لوطیہ کا قلعہ
3. وریں لوطیہ کی فتح پر عمرو بن لوط نے نمر بن ارمطہ کو دوران کی فتح پر بھیجا۔ نمر بن لوط نے 23ھ (644ء) ہی میں دوران فتح کر لیا۔ وریں لڑائی، عمرو بن ناس بن لوط بنی نضیر کو خطاب بن لوط کے حکم پر اپنے صدر مقام لسطہ کا لوٹ آئے کیونکہ امیر المومنین بڑا تہذیبی اسلامی سلطنت میں مزید توسیع نہیں چاہتے تھے۔ عمرو بن ناس بن لوط نے پیچھے برقیہ میں عقبہ بن لوط کو نائب مقرر کیا۔

(معجم البلدان، 366/5، أطلاس المملكة العربية السعودية، والحدود)



تینیس، بالچراٹر اور مراکش کی فتح

امیرالمومنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں مغرب کی طرف اسلامی فتوحات کا دوسرا دور 27 اور 647ء میں شروع ہوا تاکہ مصر کو مغرب کی طرف سے درپیش رہی خطے کا خطرہ زائل ہو جائے، چنانچہ 20 ہزار کا اسلامی لشکر عبداللہ بن سعد بن ابی سرح بنیوکی کی قیادت میں فتح کے پھر برے ہوا تانہیندہ¹ پہنچ گیا جس مقام کے قریب تھا جہاں بعد میں قیروان آباد ہوا۔ وہاں کے روئی حاکم نے جبر سے صلح کے لیے 25 لاکھ دینار کی پیشکش کی۔ عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ نے پیشکش قبول کر لی اور لوٹ آئے۔

بعد میں تخریر نے مہدیشی کی تو عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ 29 اور 649ء میں پلٹ کر گئے اور سیوط² کے مقام پر امنیت کا ست دہی۔ جرجہ، بارماکما اور اس کی بجلی گرفتار کر لی گئی۔ مسلمانوں نے اہل علاقہ کی جانب سے تانان کی ادائیگی قبول کر لی اور صحران کے ہاتھ میں چادڑ کر واپس آ گئے۔ مسلمانوں کا یہاں جزیہ قبول کرنا اور اہل شرک و ایمان دنیا اس امر کا مانع نہ ہوتا تھا کہ جبہ سے ان کا مقصد محض اپنی سلطنت کو وسعت دینا نہیں تھا بلکہ وہ عجمیت اسلام کی راہ میں پیش آمدہ خطرات دور کرنا چاہتے تھے۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد میں بربروں نے دوسری بار مہدیشی کی تو انھوں نے 45 اور 665ء میں معاویہ بن عبد مناف سکونی کو بنامست فرو کرنے کے لیے بھیجا۔ انھوں نے 47 اور 667ء میں جرجہ³ فتح کر لیا، پھر وہ قیروان کے علاقے میں چٹار کرتے ہوئے

1 منبہ: بنی افریقہ اور صحرائے عجم میں کماری پانی کی پھٹی چھتیں مسجد کھلاتی ہیں جن سے ٹھک حاصل ہوا ہے۔ منبہ: مسند ابی ہاشم قیروان (تونس) کے جنوب مشرق میں واقع ہے۔ (المسند فی الاحلام، صفحہ 6) تونس کا دوروں میں مومنا چتر لکھا جاتا ہے۔

2 منبہ: یا منبہ: افریقہ کا پھر منبہ: وہی تکران تخریر کا (اراقموت تھا (معجم البلدان: 1877/3)۔ منبہ: یا "عائیر" قدیم تونس کا ایک شہر ہے جو قیروان سے 81 میل دور جنوب مغرب میں ہے۔ 18 دہائی کے پہلی تخریر (Gregorios) سے جنگ عظیم میں شروع ہوئی اور اس سے ایک سال پہلے جرجہ نے قیروان شہر سے اپنی آزادی کا اعلان کر دیا تھا کیا جاتا ہے کہ جرجہ عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں ۱۰۰۰۔ یہ غیر اقلیت ہے کہ افریقہ تخریر نے اپنے دارالحکومت کے طور پر قیروان کے بجائے منبہ کو منتخب کیا جو (اردو دائرہ معارف اسلام: 63/2/12) منبہ (القدسین کا مرکز ہے۔ یہاں وہی تخریر منبہ (Sufatula) کے گھر ہیں۔ (المسند فی الاحلام)

3 تخریر: یا مغرب (شمالی افریقہ) کا سب سے بڑا جزیرہ ہے۔ اس کا رقبہ 514 مربع کلومیٹر ہے۔ یہ تونس کی فتح کا (Gabea) قدیم Little Syrtis میں (العصر) میں واقع ہے۔ اس کے مغرب میں بحر ہیرا اور آٹا کے الخطر اور مشرق میں آٹا کے نام ہے۔ جزیرہ کے گرد سحر سے تم گرا پانی ہے، چنانچہ 283 ق م میں پہلی کارٹجی جنگ (Punic War) کے دوران میں ایک روئی بڑا سمندری جہز کے وقت جرجہ کی دیت پر چڑھا کر لایا تھا۔ پہلی صدی مسیح میں جب برقیہ (جنت افریقہ) کو لایا گیا تو جنت سے یروانی بھاگ کر جرجہ آ گئے تھے۔ اس کے بعد یہ جزیرہ کے بعد دیکھ دیا۔ سفیراٹس (مغرب (Tppoliano)، دہال قوم اور لاطینی حکومت کے زیر اثر اور ۱۱95ء سے 1432ء تک عظیم (سکی) اور راجون (Aragon) کے کئی تکران بار بار جرجہ پر حملہ آور ہوتے رہے۔ سولہویں صدی مسیح میں جرجہ اسپین اور عثمانوں کے مابین جنگ کا مرکز بنا، باقی کر شمالی افریقہ اور مغرب نے 31 جولائی 1580ء کی جنگ جرجہ میں سپرانی جرجہ کو چھوڑ دیا۔ سپرانی حملہ آوروں کی پٹیلوں سے یہاں برقیہ افریقہ (تونس) کو چھوڑ دیا کا قہر) فتح کیا گیا۔ اگلی صدیوں میں جرجہ افریقہ اور مغرب کے مابین تقاسمی کی کج راست کا بازار تھا جی "سامہ" نے 1848ء میں تقاسمی کی تجارت پر پابندی لگا دی۔ (اردو دائرہ معارف اسلام: 145، 147/7)

لشکر کی قیادت میں آئیں پہنچے جو امیر معاویہؓ نے روانہ کیا تھا۔ راستے میں نو مسلم بربر بھی ان کے ساتھ شامل ہو گئے۔ عقبہ بن نضیر سر پہنچ کر 400 کلو سواروں کے ہمراہ نطع اور اعلیٰ دوران کو نکلتے دسے کر دوسری بار اناطولیہ پر چڑھ کر دیار میں پھر انھوں نے جرمہ فتح کر کے جنوب کو یافا کی اور زلیخہ تک کا واز کا علاقہ فتح کر لیا۔ اس کے بعد اپنی فرودگاہ (مستقر) سفیر اس (موجودہ ندراس) کوٹ آئے۔



قرطاج (کارٹیج) کے کھنڈر



رشدی کا چراغ (الاسکندریہ)



پالمیرا کے مائیکل (پالمیرا)

عقیدہ بن کا فوج ٹائٹلو کی شہادت

اب عقیدہ ٹائٹلو نے ماسیل سے ذورجیل ٹوسرہ کے جنوب کی طرف سے لکھنؤ کی کمی۔ وہ قرہان کے ختام تک پہنچ گئے اور انھوں نے وہاں اس شہر کی بنیاد رکھی۔ اس کے بعد عقیدہ بن نافع ٹائٹلو چند سال اس ولایت (صوبے) سے دور رہے (جبکہ وہ اٹلیا جزیرہ ان کے چالیس بیٹے۔) پھر 62ھ 681ء میں یزید بن معاویہ نے دوبارہ انھیں ولایت (افریقہ) پر مامور کیا۔ عقیدہ ٹائٹلو نے واپس آ کر المغرب کے 3 کے جہاد کا آغاز کیا حتیٰ کہ وہ البحر المحیط (بحر اوقیانوس) کے ساحل پر پہنچ گئے۔ 7 مئی مراکش سے فارغ ہو کر عقیدہ ٹائٹلو نے قرہان کی جانب واپسی کا ارادہ کیا۔ انھوں نے زیادہ تر فوج آگے روانہ کی اور 300 مجاہدین کے ساتھ ان کے پیچھے آئے۔ راستے میں بربروں اور روہیلوں کی ایک جمیعت نے انھیں گھیر لیا۔



مسجد حسن ثانی (دارالجماء)

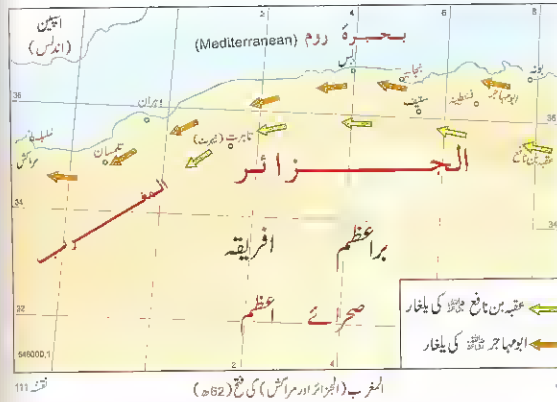
مراکش (Morocco): ثانی فریقہ کا ملک مراکش (المملکۃ المغربیہ بالمغرب) کثیرہ رہا۔ آج کے شمال مغربی افریقہ میں اس کے ماسیلوں پر افریقہ کے مغرب میں اور موریتانیہ کے شمال میں واقع ہے۔ اس کا رقبہ 7 لاکھ 70 ہزار 850 مربع کلومیٹر اور آبادی تقریباً پانچ کروڑ ہے۔ موجودہ دارالحکومت ریباط ہے اور قاسم دارالجماء (کاسابانکا)، مکناس، مہاجر، وجہ اور تلمسان اہم شہر ہیں۔ اس میں کوہستان اٹلس کے نیچے وسط اٹلس، اٹلس المتوسط اور اٹلس ایشیائی (تاجک) پہلے ہوئے ہیں۔ شمال میں جبل ریابط اور مغرب میں ماسیل اوقیانوس کا مینان اور جنوب میں صحرا (صحرائہ صحرائہ) واقع ہے۔ آج بھی مدنی عیسوی سے اس پر اور کئی مراہطوں،

1 المغرب: یہ نام عرب مصنفین افریقہ (ثانی فریقہ) کے اس علاقے کے لیے استعمال کرتے ہیں جسے بربرستان یا فریقہ کوچک (Africa Minor) کہتے ہیں۔ ارسطو میں طرف اٹلس (لیبیا)، اٹلس، الجزائر اور مراکش شامل ہیں۔ بعض اہل مشرق، ہسپانیہ (انڈلس) کو بھی المغرب میں شامل کرتے ہیں۔ بعض مصنفین (دن وول) وجرہ (نئے صحر اور بربر) (مشرقی لیبیا) کو بھی المغرب میں شمار کیا ہے، تاہم اہل فطرت کہنا ہے کہ المغرب کے آگے صحر اور بربر کو اپنے ملک کا حصہ نہیں کرنے۔ المغرب کو عرب میں صدوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ افریقہ (مشرقی لیبیا و تونس)، المغرب الادیم (الجزائر)، اور المغرب الاقصی (مراکش)، (آزور وائرہ معارف اسلامیہ: 390/21)۔ ان دنوں المغرب بحر اوقیانوس کی لگا لگا سے مراکش، الجزائر، تونس، لیبیا اور مصر پر مشتمل ہے، چنانچہ 1989ء میں ان ملکوں پر مشترک اتحاد المغرب العربی کا قیام عمل میں آیا، تاہم کوئی شہر اسے المغرب سے مراد ملک مراکش ہے۔ (المندھج فی الاعلام، ص: 538، مئی فریل: 17)

2 62ھ میں عقیدہ بن نافع ٹائٹلو جہاد کے لیے مغرب کو روانہ ہوئے۔ انھوں نے اپنا نہ داربر اور فیلچ (تجیر) کے مقامات پر رہائش کو کھستہ دی اور تمام مراکش کو فتح کرتے ہوئے بحر کلمات (اطلانک) (اندلس) کے ساحل تک پہنچ گئے۔ ماسیل پر عقیدہ ٹائٹلو نے اپنا گھوڑا سمندر میں اٹل کر کہا "اٹلیا" ہے سمندر اگر میرے راستے میں حائل نہ ہو جاتا تو جہاں تک زمین تھی، میں جہی راہ میں جہاد کرتا چلا جاتا۔" (تاریخ اسلام، اکبر شاہ عثمانیہ، ج 1: 662، 661) (662، 661) "شکوہ" کے ایک قصہ کے دوسرے مصرعوں میں، "ما اقبل خستہ نے اسی دینے کی طرف اشارہ کیا ہے۔

دشمن تو رشتہ ہیں رہا بھی نہ چھوڑے ہم نے
مخیر خطرات میں دوڑا دیے چھوڑے ہم نے
بحر خطرات (چھوڑے تینوں) کے ساحل پر جہاں عقیدہ ٹائٹلو نے گھوڑا سمندر میں ڈالا تھا، وہ مقام ان دنوں شرف الحظ کا ہے۔ (سزبانہ محمود لکالی)

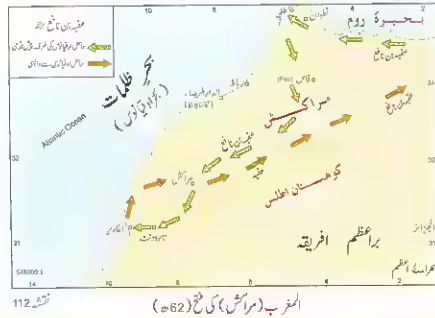
مختبرہ قیطان اور ان کے تمام ساتھی لڑتے ہوئے شہید ہو گئے، مگر بربروں نے ایک بہت بڑی فوج اکٹھی کر لی تو مسلمان طرابلس کی طرف پہنچا ہو گئے۔
بربر سردار کسلہ ۱ محرم 684ھ ۱ ستمبر 683ء میں قیطان پر قابض ہو گیا۔ پانچ سال اس علاقے پر اس کا تسلط رہا۔
688/۱۰69ء میں طیفہ عبدالملک بن مردان نے برق سے ڈیہریہ میں قیطان کو شکست دینی کا حکم دیا۔ ڈیہریہ کی چٹان قدی کی خبر سننے ہی کسلہ
قیطان چوڑ کر بھاگ نکلا۔ ڈیہریہ نے اس کا تعاقب کر کے کس کے مقام پر بربروں کو شکست کا شوق دی۔ کسلہ اور اس کی بیٹی فوج ماری گئی۔ وہاں ہی ہر
ڈیہریہ کو رہائیوں کے سلسلے کا سامنا کرنا پڑا جو اپنا کھمبہ کی طرف سے برق پر چڑھا گئے تھے۔ ڈیہریہ میں قیطان بیناں درد کی جنگ میں کھارے
لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔ (690/۱۰71ء)



۶۔ دانی الطربط ایما ہر چارے اپنے چاہنے میں بن تاج طائفہ کو رعیت کی بنی کہ بربری تو مسلم کسلہ سے ہو چکا رہتا۔ کسلہ کو ایما ہر چارے مسلمان کیا تھا اور وہ
اس کے موافق سے وقت تھے۔ لیکن مختبرہ قیطان نے ان کی اس بات پر زور دیا کہ وہ قیطان کو بدستور اپنی فوج کے ایک چھوٹے حصے پر فائدہ دے دیا۔ مغرب
(مراکش) کی فتح سے وہاں ہی بہت مختبرہ قیطان چھوٹے سے لشکر کے ہوا، جو اس کے مقام پر پہنچے تو وہی اور بربری مقابلے پر اثر آئے۔ کسلہ بھی موقع پا کر ان
سے چھوٹا اور ایک مسلم لشکر چڑھا لیا جس نے چاروں طرف سے مسلمانوں کی گھل گھل بھجیت کو گھیر لیا۔ مختبرہ اور ان کے ساتھی چاہے بہت زیادہ شجاعت دیتے ہوئے ایک ایک
کر کے شہید ہو گئے۔ (تاریخ اسلام ۱۲۱۱ کیرتہ مناس نجیب آبادی، 682/691ء)

قرطاج کی بنیاد اور مراکش کی از سر نو فتح

77ھ/696ء میں حسان بن نمیر نے 40 ہزار کے لشکر کے ساتھ قرطاج کا رخ کیا اور مراکش کو شکست دے کر قرطاج پر قبضہ کر لیا (78ھ/697ء)۔ مگر بربروں نے کاہن کی قیادت میں وادی سکناہ کی جنگ میں حسان کو شکست دی اور انہیں قابض¹ تک لے آیا۔ اسی ناکامی میں رومی پھر قرطاج پر آن قابض ہوئے لیکن حسان بن نمیر کو 40 ہزار کی کمک ملی گئی تو وہ 84ھ/703ء میں لوٹ کر قرطاج ورجوئے اور انجم کے مقام پر کاہن کو شکست دی۔ کاہن ماری کی اور حسان نے وہ بارہ قرطاج فتح کر لیا۔ اس کے بعد وہ وقلی لوٹ آئے۔ ان کی جگہ 88ھ/706ء میں سبکی بن نصیر² کو افریقیہ و مغرب کا گورنر مقرر کیا گیا تو انھوں نے توحات کا دائرہ مراکش (المغرب) اور ایٹلس تک پھیلایا دیا۔



1. قابض: فتح کا اس پر واضح نوٹ ہے۔ یہاں یہ عمومی تاخیر ہر صدی ق م سے قبل تک پھیلنے لگے جیسے۔ (المستجد فی الاصل)۔
2. ماری: بنی نصر بن عبد الرحمن بن جعفر بن عبد الملک کے بنی نصر بن سلاویوں میں سے ایک تھا۔ وہ 84ھ/640ء میں پیدا ہوا۔ اس کا باپ نصیر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی فریق میں افریقیہ میں ماری کے معاویہ کی طرف سے قریش پر چڑھائی کی اور وہاں ان کے عیب کے طور پر کام کیا۔ ماریہ کی جنگ میں شرکت کے بعد ماری عراق میں خلیفہ عبد الملک کے بھائی بشر بن مروان کا وزیر اور نصیر رہا۔ 78ھ میں است والی افریقیہ بنا دیا گیا۔ ماری نے زیر قبضہ ہمارا و زانیہ کنام اور مصباحہ کو فتح کیا۔ اس کے بیٹے معاویہ نے خود اشراف میں مقام (جزیرہ کسل) کا ایک شرف کیا اور جزیرہ ماریہ (اکلی) پر حملہ کر کے اس کے بعض شہروں کو فتح کیا۔ معاویہ بن ماری کو (سپاہی جزائر) سیرت (Majorca) اور مروت (Minorca) کا فوج بھیجا گیا تھا۔ یہ خلیفہ ولید بن عبد الملک کے 86ھ یا 89ھ میں ماری کو واپس نصیر عبد الملک بن مروان کی ہاتھی سے آڑا کر کے افریقیہ و مغرب کا مستقل گورنر بنا دیا۔ فتح انڈس کے بعد ماری کا ارادہ تھا کہ عرب کو فتح کرے جو اسے برساتی تھلنے شام پہنچے مگر خلیفہ ولید کو تنہا نہیں ہوئی اور اس نے محمد بن مسلمہ کو ماری کو واپس آنے کا حکم دے دیا (ارو و دائرہ معارف اسلام)۔

انڈلس (اسپین) کی فتح

1

فتح انڈلس کا پس منظر



مہمگراہیہ کا ایک منظر

جب مغرب (شمالی افریقہ) کی فتح مکمل ہوئی، اس وقت انڈلس (اسپین) کی کاتھ سلطنت داخلی تنازعات اور انتشار کا شکار تھی۔ کچھ عرصہ پہلے راڈریگ (Radrigo) نے سائبیٹا (شمالی اسپین) ویرا (طیبلہ) کے کمسن بیٹے وگڈ (Achia) سے تخت بھین لیا تھا، چنانچہ وگڈ اور اس کے حامیوں کے لیے اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں رہ گیا تھا کہ وہ اپنی حکومت وانداز واپس لینے کے لیے مسلمانوں سے مدد طلب کریں۔ اس سلسلے میں جس شخص نے مسلمانوں سے گفت و شنید کی، وہ کاتھ حکومت کی طرف سے حاکم سپہ² کاؤٹ جیٹین تھا۔ یہ امر طاری بن کر اس کے سمندر پار انڈلس میں اپنی فوج اتارنے کا سبب بنا۔ انڈلس میں پہلی فتح کے بعد مسلمانوں نے دیکھا کہ اگر انھوں نے باقی علاقے فتح کیے بغیر چھوڑ دیے تو وہاں ان کی کیناں جاسے گی اور اس سے انڈلس کے بہت قریب ہونے کے باعث بلا و غریب متاثر ہو سکتے تھے۔

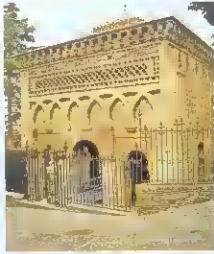
فتح انڈلس میں کاؤٹ جیٹین کا کردار

اسپین میں رواج تھا کہ امر اور داخلی کام اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کو دار الحکومت طلیطلہ (Toledo) کے شاہی محل میں بھیج دیے جتے تاکہ وہ شادی

1 اسپین، مغرب یوٹی گلف اسپینا (Espana) اسپینیا (اسپین) کو عام طور پر انڈلس کہتے تھے۔ یہ دراصل ہسپانیہ کے جنوبی حصے کا نام تھا جس پر کچھ مدت بعد وندال قوم قابض رہی اور انھوں نے مغربہ علاقے کا نام وندالیسیہ (Vandalicia) رکھ دیا۔ اسی کو عربوں نے انڈلس کہا شروع کر دیا۔ (انٹیکلو پیڈیا تاریخ عالم 17/12) انڈلس کی نسبت سے آج کل اسپین کے جنوبی صوبے کا نام اندلوسیا (Andalusia) ہے جس میں قرطبہ، اصفیہ اور گردنہ کے تاریخی شہروں ہیں۔ اس وقت انڈلس اور اسپین کی وجہ سے تسمیہ کے حوالے سے گفتگو ہیں۔ "سب سے پہلے جس قوم نے یہ سرزمین آباد کیا وہ "انڈلس" کہلاتی تھی چنانچہ ان کے نام سے گلف موسم 14 ہجری میں عرب درکر "انڈلس" کہلا دیا۔ تصدیقی اسے انڈلس کے نام پر اختیار کیا (Espana) کہتے ہیں جسے یہاں ٹولی دئی گئی تھی۔ یہی کیا جاتا ہے کہ یہ ایک ہسپانیہ انڈلس کی طلیطلہ کے نام سے موسوم ہے۔ یہ بھی انھوں نے زمانے میں یہاں حکمران تھا اور یہی کہتے ہیں کہ اس کا نام انڈلس دینے پانچھ دنوں کے نام پر رکھا گیا ہے۔

2 سبوت (Ceuta): یہ مراکش کے شمالی ساحل پر ایک ہسپانوی علاقہ ہے۔ اسپین نے اس پر 1980ء میں قبضہ کیا تھا۔ سبوت ایک آزاد بندرگاہ اور فوجی پھاؤنی ہے جو مشرق میں بحر اوقیانوس کے دہانے پر واقع ہے (آکسفورڈ انگریزی دیکشنری)۔ پانچویں صدی ق م میں ایل قرطاج نے مراکش کے ساحلوں پر جو سات ڈیڑھ سو سال کا حکم کیا ان میں سے ایک سبوت (Septem) کا سبوت بھی تھا۔ ہسپانویوں سے پہلے 1495ء میں پرگنہاں نے سبوت پر قبضہ کیا تھا (اردو دائرہ معارف اسلام)۔ 314-308/20ء۔ سبوت برقیہ سے مراکش کا حصہ ہے مگر اسپین مغربی طاقتوں کی پست پستی کی بنا پر اس پر قابض ہے۔

آداب کچھ نہیں۔ کاؤنٹ جوئین کی بیٹی ٹورنڈا کو بھی شادی تھی میں رہنا پڑا۔ وہ بہت خوبصورت، دلنیز تھی۔ اس نے اپنے باپ سے شکایت کی کہ ٹاور دارک (عربی میں روزِ بقیہ) نے اس کی عزت لوٹ لی ہے۔ جوئین نے رازدارک پر ناراضی ظاہر کی اور طارق بن زیاد سے رابطہ کر کے مسلمانوں کو انٹرس پر مسئلے کی زنجیر دی اور اس سلسلے میں تعاون کی پیشکش کی۔ طارق اس وقت طبرقہ کا حاکم تھا۔ طارق، جوئین کے قتلوں پر حیرتزداد رہتا تھا لیکن ان کے انتقام کے باعث وہ ان پر کاغذ نہیں نہ دوسکا۔ ایک دن اچانک جوئین بغیر کسی اطلاع کے پاس پہنچا اور اس کے سامنے آئے اسے پارکر کے اگلے میں داخل ہونے کا منصوبہ پیش کیا۔ طارق اپنے امیر موئی بن نصیر کے پاس قہر دان پہنچا۔ موئی نے اس کا منصوبہ سامنی خلیفہ دامید بن مہوالفک کی خدمت میں پیش پہنچایا اور خلیفہ کی رضا مندی حاصل کر کے¹ طرفہ بن مالک کی قیادت میں 500 چاہان روانہ کیے جن میں 100 کھڑ سوار تھے تاکہ جوئین کے پکان کی صفائی کا اعجاز دہو سکے اور پھر مسلمان اس کے ہمراہ بڑی پلٹ کر گئیں۔ اس لشکر نے انٹرس کے ساحل پر کئی کامیاب کارروائیاں کیں۔ اور طرفہ جس جگہ ساحل پر آباد آج تک اس کے نام سے معروف ہے۔² طرفہ کا مالی اور تھیر مال ہیئت کے ساتھ لوٹا اور اس نے جوئین کی فراہم کردہ اطلاعات کی تصدیق کی۔



سیدہ سحرہ (خلیفہ) کی قبر پر ہے

خلیفہ: چہر میڈرڈ کے جنوب میں دریا کے (Tagus) پر واقع ہے۔ اس نے مہم انٹرس (92ء تا 997ء تا 1492ء) میں شرکت کی۔ پانچویں صدی عہری میں ملک الطوائف کے در میں یہ قلعہ واپس کا دار الحکومت رہا (المستعمر فی الأندلس، ص: 257)۔ زمینوں نے "تلم" (Toletum) کو 193 ق م میں فتح کیا تھا۔ ان کے مہم میں انہیں میں سمیت کا دور دورہ ہوا۔ 418ء میں طبرقہ پر فسیوٹی (Visigoth) قبیلے ہوئے، انھوں نے طبرقہ کو اپنے تحت بنا لیا اور جب شاور کار نے 557ء میں سمیتے کو قتل کیا تو پھر پھر انھوں نے اسے اپنا دار الحکومت بنایا اور 632/12ء میں مسیحیت کو (Mezquita de Cristo de la Luz) طبرقہ کی قس مسجدوں میں سے پانی ماندا اور مسجد ہے۔ یہ مسجد صرف لال مسلمانوں کی آبادی "ہینڈ" میں واقع تھی اور "سیدہ سحرہ" کہا جاتی تھی۔ کوئی رسم اللہ میں اس کے بعد دروازے پر پتھر لٹایا گیا ہے۔ یہ تمام اہل لائیں انہیں امیر امین حدی نے اپنے سرساکے سے پتھر تھک کر رکھی، اس کے لیے وہ اللہ سے رحمت کا خواہنا ہے۔ یہ اللہ کی مدد سے موئی بن علی، امیر قرطبت کے زیرِ ہدایت 390ء میں مکمل ہوئی۔ 1089ء میں الفونس ششم نے طبرقہ فتح کیا تو اسے گرجا قرار دے دیا گیا۔ 1188ء میں الفونس ششم نے "سیدہ سحرہ" پکان کے پتھر کو سے دی اور پھر اس کا نام کلساے طیب (Ermita de la Santa Cruz) قرار دیا۔ (کلی پٹریا)

1. موئی بن نصیر کے خدا کے جراب میں امیر المومنین نے لکھا: "مسلمانوں کو جنگ کی ہنگام تک سحرہ کو سحرہ اور انہیں سحرہ کے طریقہ قرطبت میں نہ ڈالو۔" "میں نے سحرہ کو سحرہ کہا۔" "سحرہ زبانی دیکھ لیں اور وہ صرف ایک شخص (آپاٹے) ہے جو عوام (رہائے) کو لگ کر رہی ہے۔" طبرقہ رائے نے جزیہ میں لکھا: "اگر سحرہ مال دیکھی جی ہے بھی تم نے پکان کے پتھر چھاپا بار سے بھیج کر وہاں کی مخلوط حاصل کرو۔" (المکمل فی التاریخ لابن الأثیر: 267/4)
2. ہنرل مارتی از زمر طرفہ بن مالک معارفی موئی بن نصیر کا موٹی (آزاد کردہ غلام) تھا۔ وہ رمضان 311/ جولائی 718ء میں جس مقام پر آج قائم ہے جہاں طرفہ کہتے تھے اور اب اس کو طرفہ کہتے ہیں۔ (برورد از مسلوب اسلامیہ: 457/12)

طارق بن زیاد کی یلغار

ابن سنیٰ بن نصیر نے 7 ہزار کا لشکر چاکر کیا جس میں اکثر بربر تھے۔ لشکر کی قیادت طارق بن زیاد کو تو نہیں کی جو رائج قول کے مطابق بربر تھا۔ بلکہ سمندر پار یہ حملہ 5 رجب 92ھ / 28 اپریل 711ء کو کیا گیا۔ اسلامی لشکر بحری جہازوں میں سوار تھا جن میں چار جہاز کاؤف جہازین کے تھے۔ مسلمان ساحل اندلس پر پہنچا یا کالپہ (Calpe) کے پاس اترے جس کا نام اس وقت سے ”جبل الطارق“ معروف ہے۔

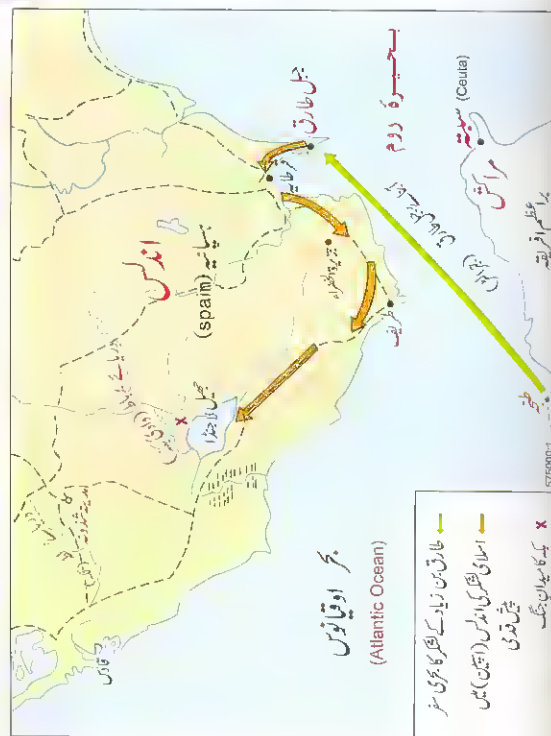
اس وقت راڈرک انجلی شمال میں پینلہ ڈے لہا کے علاقے میں مصروف پیکار تھا جہاں خوارے کے باشندوں نے وئسکس (Vascos) کی قیادت میں بغاوت کر رکھی تھی۔ ابھر طارق فوری طور پر اسے لشکر کا ایک ایسے مقام پر لے گیا جس کے گرد ایک دیوار تھی جسے سردار عرب کا نام دیا گیا۔ آٹھویں صدی عجمی میں اسے ایلوٹھ نے اس دیوار کی باقیات کا مشاہدہ کیا۔ طارق نے وہاں سبت (مراکش) سے آئے والے جہازوں

جبل الطارق (جزیرہ)؛ انجین اور المغرب (مراکش) کے مابین آٹھائے جبل طارق سے جو عرب دور افریقہ کے براعظموں کو ایک دوسرے سے جھا کرتی ہے اور تھوڑا دم کو کھڑا تھا تو اس سے ملتی ہے۔ اس آٹھائے کی چوڑائی 14 کلومیٹر اور لمبائی 60 کلومیٹر ہے۔ اس کا نام قلعہ اندلس طارق بن زیاد کے نام پر رکھا گیا۔ جزیرہ انجین میں 22 ہزار جبل الطارق (جزیرہ) پر اس کا نام شہر کوادے ہے۔ (المستجد فی الاصلاح، ص: 198-197)

جبل الطارق پہنچ کر انجین میں 22 ہزار جبل الطارق (جزیرہ) پر اس کا نام شہر کوادے ہے۔ (المستجد فی الاصلاح، ص: 198-197) جبل الطارق شہر بھلی غریبی جہاز چارم نے فتح کر لیا 733ء / 1333ھ کے بعد اس پر مراکش کے خوسرین بادشاہ جرجرنا کا قلعہ رکھی کر 860ء / 1462ء میں اس پر بدیری چارم شہر فتح کیا۔ 1704ء میں جبل الطارق برطانیہ کے ہاتھ آ گیا (دواؤنر و معارف اسلام، ص: 1027)۔ جبل الطارق (جزیرہ) برطانوی قبضہ اب تک برقرار ہے۔



جبل الطارق (جزیرہ)؛ انجین اور المغرب (مراکش) کے مابین آٹھائے جبل طارق سے جو عرب دور افریقہ کے براعظموں کو ایک دوسرے سے جھا کرتی ہے اور تھوڑا دم کو کھڑا تھا تو اس سے ملتی ہے۔ اس آٹھائے کی چوڑائی 14 کلومیٹر اور لمبائی 60 کلومیٹر ہے۔ اس کا نام قلعہ اندلس طارق بن زیاد کے نام پر رکھا گیا۔ جزیرہ انجین میں 22 ہزار جبل الطارق (جزیرہ) پر اس کا نام شہر کوادے ہے۔ (المستجد فی الاصلاح، ص: 198-197)



وادی بکہ کی جنگ (۱۹۲۲ء) اور فتح (مدینہ) شہزادہ

کے لیے ایک بزرگ، بھی غیر کرمانی تھی۔

اس طرح یہ مقام مسلمانوں کے لیے جتنی خطرناظر ہے، بہت موزوں تھا جو ایک طرف سمندر کے ذریعے سے ساحل افریقہ پر واقع ہے۔ تاہم اور دوسری طرف اسے پہاڑوں نے گھیر رکھا تھا، جنہیں عبور کرنا کا تھوڑا فوج کے لیے مشکل تھا۔ طارق نے عبدالملک بن ابی عامر کی قیادت میں ایک چھاپہ مار دستہ تھیل الطارق کے قوت میں پہنچ کر قرطاج (Carthage) پر قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد انہوں نے مغرب کی طرف قبضہ قدمی کر کے اس علاقے پر تسلط بنالیا جو بعد میں جزیرہ الطارفہ^۱ کے نام سے مشہور ہوا۔ پھر ایک کا تھوڑا فوج کے ساتھ ان کی مغرب ہو گئی جس کا ماہار یوگوتھا۔ بالآخر مسلمانوں نے کشتی لشکر کا مقابلہ کر دیا۔

راڈرک کوخبری تو وہیٹ کرطیف (Toledo) آیا اور اس نے ادھر دوسرے فوجیں اکٹھی کر کے بہت بڑا لشکر تیار کیا جس کی قیادت 40 ہزار اور ایک لاکھ کے درمیان تھی۔ اس لشکر ہزار کے ساتھ راڈرک قرطیبہ کی طرف بڑھا۔ ادھر موسیٰ بن شیمیر نے قرطیبہ بن مالک کی قیادت میں 5 ہزار کی کمک بھیج دی جن میں اکثر شہسوار تھے۔ اس طرح مسلمانوں کی تعداد 12 ہزار ہو گئی۔ دوسرا لشکر راڈرک نے اپنے لشکر کے ہمراہ مدینہ شہد کا لڑنا کیا۔ ادھر سے طارق، طرف سے ہوتے ہوئے شہد (Siddonia) کی طرف بڑھا جی کہ قبیلہ جنڈا نظر آئے گی جو ایک کشادہ



مدینہ شہد میں سارا مارکا کرطیف کوخبری کر دیا جو پہلے ایک کتبہ سیدھا، کچھ سے پہلے یہاں ایک کا تھک تھوڑا۔



جزیرہ الطارفہ (Algiers) کی خوب رنگ بھادی

۱ جزیرہ الطارفہ: یہ شہر ان دنوں لیبیا (Algiers) کہلاتا ہے۔ اس کا عربی نام Helia Vanda (سبز جزیرہ) سے ماخوذ ہے۔ دوسری حد میں اسے الیہا پرم کہتے تھے۔ کشتی تھیل میں لیبیا اس نام کے دو شہروں کا ذکر ہے، ایک تو جزیرے پر واقع تھا جو بعد میں دربان ہو گیا اور دوسرا اللندون ملک سمندر سے 38 میل صحت کر تھا جس کی اہمیت اور نام بڑا رہا۔ جزیرہ الطارفہ ایک پہاڑی پر آباد ہے جو ساحل بحر تک پہنچی ہے۔ وہی افسل (تھوڑا دریا) بحر کے درمیان ہے جہاں ہے۔ اس کا نام پہاڑی زبان میں پاتی ہے۔ جزیرہ الطارفہ اس کے دو شرق میں ساحل سمندر پر صید تھی۔ اس کا نام صید ہزار ایت رکھا گیا تھا کیونکہ یہاں ناری بن زیاد کے درمکان عرب اور بربر کھیل اپنے اپنے پہنچنے کے نتیجے میں ہوتے تھے۔ ناریوں نے 245 ہجری میں اسے غلام کیا تھا۔ 743ء میں الفاتح بڑا دوم (شاہ کھیلار) نے میں لہی شہر لڑائی کے بعد اسے فتح کر لیا۔ 771/7369ء میں سلطان غرناطہ نے اسے دوبارہ فتح کر لیا مگر چند سال بعد جہانیں نے اس پر قبضہ کر کے مسلمانوں کا علاقہ بنالیا آخر چند کم کر دیا۔ (دور وازم معارف اسلامیہ، 237: 239)

میدان میں بھری ہوئی ہے اور اس میدان کے پارگوہ (Resin) واقع ہے۔ طاق چیش تھی کرتے ہوئے دریائے برہا (Barabate) کے کنارے پہنچا۔ اس طرح مسلمانوں نے اس تمام ساحلی علاقے پر قبضہ کر لیا جو تقریباً 80 کلومیٹر کی لمبائی اور 15 کلومیٹر کی چوڑائی میں افغانی ساحل کے بالمشاں پھیلا ہوا تھا۔

وادی بڈہ کا تاریخ ساز محرکہ

دونوں لشکروں میں اتوار 28 رمضان 92ھ / 19 جولائی 711ء کو

[illegible]

ادراک میدان جنگ میں مارا گیا۔ بعض نے ذکر کیا ہے کہ راولپنڈی میں شہل میں لڑی جانے والی جنگ میں قتل ہوا جس میں وہ "سگولادی" کی کور تھیں (Segouela de los Cornejos) کے مقام پر ممیوں کی فصیر کے مقابل آیا تھا۔ وادی برطانیہ جنگ میں کئی ہزار مسیحی مارے گئے جبکہ تین ہزار مسلمان شہید ہوئے۔

[illegible]

جنگ نہ پایا (یا جنگ بکد) کسی خاص مقام پر لڑی گئی، اس حوالے سے تاریخی روایات کا اختلاف اس وجہ سے ہے کہ یہ جنگ وسیع علاقے میں گئی رہی تھی یا صرف ایک مقام پر دوڑوں فوجوں میں رزم آزمائی ہوئی تھی۔^۱

اس فقہ عظیم کے بعد عرب اور برسرِ مسلمان جنگ اعلیٰ کے پہلو میں جیتی و جیتی شامل ہونے لگے۔ اس طرح طارق بن زیاد کے لشکر میں خاصا اضافہ ہو گیا۔ طارق نے یہ چند شہزادہ کی طرف پیش قدمی کی اور جنگ کر کے اسے فتح کر لیا، پھر انھوں نے امداد (Almodovar) پر

بشارت نبوی اور طارق بن زیاد کا ایمان افرودہ خلیف

اور اس میں پیش قدمی کرتے ہوئے ایک رات طارق کو خواب تھا کہ نبی ﷺ اور چاروں خلفاء باپنی پر چلتے نظر آئے۔ وہ طارق کے پاس سے گزرنے لگے تو نبی ﷺ نے اسے حج کی بشارت دی اور ہم دیکھ مسلمانوں سے نبی اختیار کرے اور محمد پورا کرے (وفیات الاعیان: 320/5)۔ عرب اور گرجوں میں تہ میر (قیس زاد) رازاک کی طرف سے قائم تھا۔ جب طارق اپنے لشکر کے سربراہی لادوں سے آؤ تو تہ میر نے رازاک کو لکھا: "بنیادی سرزمین میں ایک ایسی قوم آئی ہے کہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں وہ آسمان سے اتارے جانا یا زمین سے نکلے ہیں" (وفیات الاعیان: 324/5)۔ جب طارق بنیوں کے قریب پہنچے تو انھوں نے اپنی فوج کے سامنے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے مسلمانوں کو جہاد اور شہادت کی ترغیب دلائی اور کہا: "اے لوگو! اب راد فرار کیا ہے؟ مسترد و محارم سے پیچھے ہے اور بنیوں تمہارے آگے۔ اللہ کی قسم! تمہارے لیے صدفِ صبر کے سوا کوئی چار نہیں۔ جان لو کہ تم جس چیز پر وفاء میں اس قدر بے وقت ہو کہ تم طرف لوگوں کے دھڑلوان پر پیچھے جی اسے بے وقت نہیں ہوتے۔ تمہارا دشمن اسے لشکرِ راستے اور دافِ خوراک کے ساتھ تمہارے مقابلے میں نکلا ہے۔ اور تمہارے پاس کچھ نہیں سوائے اپنی تلواروں کے۔ بنیوں اگر تمہاری احتیاج کے دن لیے ہو گئے تو تمہارے لیے غوراک نہیں دی ہے جو تم اپنے دشمن کے ہاتھوں سے بھیجیں لو۔ اگر تم یہاں کوئی معرکہ کر رہے ہو تو تمہاری ہمارا آواز چلائے گی اور تمہاری عزت کے بجائے تمہارے دلوں پر دشمن کا رعب پڑ جائے گا۔ اس سرکش قوم کی کامیابی کے نتیجے میں تمہیں جسی دولت و وسعتی سے دیا ہوتا ہے گا اس سے اپنے آپ کو بچاؤ۔ دشمن نے اپنے قلعہ بند شہر تمہارے سامنے ڈال دیا ہے۔ اگر تم ہاتھ کی بازی لگائے کہ تمہارے جو کچھ تم اس موقع سے فائدہ اٹھا سکتے ہو۔ تمہیں انھیں اپنے کسی خطرے میں نہیں ڈال رہا جس میں کوئی سے خودکمر بستہ کروں۔ اس چیز پر ہمارا میں اللہ کا شکر پانچ کر کے اور اس کے دین کو فروغ دینے پر اللہ کی طرف سے ثواب تمہارے لیے مقدور ہو چکا ہے۔ بنیوں کے فوجی حلیہ اور مسلمانوں کے علاوہ خاص تمہارے لیے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے کامیابی تمہاری قسمت میں لکھ دی ہے، اس پر وہیں جاتوں میں تمہارا ذکر ہوگا۔ یاد رکھو! میں تمہیں جس چیز کی وصیت دیتا ہوں اس پر خود لیکھ کبریا ہوں۔ میں میدانِ جنگ میں اس قوم کے سرکش رازاک پر خود حملہ آور ہوں گا اور ان شاء اللہ تعالیٰ اسے قتل کر ڈالوں گا۔ تم میرے ساتھ ہی صبر کرو۔ اگر اس کی پادشاهت کے بعد میں مارا جاؤں تو تمہیں کسی اور ذی قیام کا حکم کی ضرورت نہیں رہے گی۔ اور اگر میں اس تک پہنچنے سے پہلے ہلاک ہو جاؤں تو میرے عزم کی بھی وادی کرتے ہوئے جنگ جاری رکھنا اور سب مل کر اس پر پلہ بول دینا۔ اس کے کٹل کے بعد اس چیز پر ہمارا ہی فتح کا کام پانچ لکھنا ہو چکا ہے۔ رازاک کے بعد اس کی قوم مسلح ہو جائے گی" (وفیات الاعیان: 322, 324/5)

۱ اہلِ علم ان لکھتے ہیں: "دوڑوں فوجوں میں میدانِ شریف میں جنگ ہوئی" (تاریخ ابنِ خلدون ۲: ۹۴/۴)۔ عربیوں کو اگرچہ یہی Xeres تھا ہے۔

کامیاب میخاکواری اور وہاں سے قمریہ (Carmona) پلٹ آئے۔ اس کے بعد انھوں نے ایشبیلہ (Sevilla) کا رخ کیا۔ اہل ایشبیلہ نے جڑے گی شراب پر چڑھ کر لڑی کہ اس اور اہل میں گتھ دستہ لکھا سچا (Ecija) میں اکٹھے ہو چکے تھے۔ طارق نے آگے بڑھ کر استرج فتح کر لیا۔ وہاں سے طارق نے کئی دستے مختلف سمتوں میں روانہ کیے:

۱۰ غلبنہ ولید کے آزاد کردہ غلام مغنیہ رومی کو 7 ستمبر ۱۸۷۱ء کے ساتھ قرطبہ کی طرف بھیجا گیا۔ مغنیہ نے تین ماہ کے محاصرے کے بعد شہر فتح کر لیا۔ ۱۱ جولین کے ایک سالار کو مالطہ (Malaga) بھیجا گیا جس نے فتح کر لیا۔ ۱۲ ایک اور ستہ ایلویہ (Elvira)

[illegible]

جہانگیر (اشیہ)

دنیا کا بلند ترین بنار تھا۔ شاہ فرغانہ و سمنے فتح اسٹیبل سے پہلے ۱۶ بنار کے تحفہ کا حکم دیا تھا، چنانچہ مسجد گر جا تا لی گئی تھی یہ بنار محفوظ رہا۔ (دیکھ پیڑا)

۱۔ ایلبر (Elvira): اس کا نام قدیم عربی زبان میں Elberon (اسٹامپس) سے اخذ ہے۔ اسٹامپ (مونی) عہد میں قریب وہاں آیا ہوئے چپ واپکے صوبے کا نام بھی تھا جو بعد میں گریٹا کا علاقہ بنا۔ 400ء کے اخیر کو مسلسل زلزلوں میں گریٹا اور صومالیات میں پرتگالیوں کی وجہ سے ایلبر و ہاشمے کے چیمپز کو فرط غم چلنے لگے اور جو کچھ میں سے پھر یہاں بن گیا۔ عدا ایلبر (قطیفیہ) گریٹا کے شمال مغرب میں - 10 میل بعد تھا۔ اب اس کا نام فرط غم چل ایلبر (Serra de Alvira) ہے۔ نیز ایلبر اب ایلبر کی شکل میں بنی ہے۔ (اورادو و مارتا اسٹامپس 713)

روایت کیا گیا، اس نے اس شہر پر قبضہ کر لیا۔ (۳) طارق نے اصل لشکر کے ساتھ قلعہ دارالحکومت طلیطلہ کی طرف چھٹ قدمی کی۔ طارق اپنی جہان (Jean) کی طرف بڑھا اور وادی الکبیر^۱ کو منجیدار (Menjibar) کے مقام پر عبور کر کے منزلیں مارنے لگے۔ طلیطلہ جا پہنچا۔ اہل شہر فرار ہو گئے اور مسلمان انہیں کسی مزاحمت کے طلیطلہ میں داخل ہو گئے۔ طارق مقررہ دین کے مقابلے میں نکلا۔ اس نے وادی الجہاد^۲ کو چاکر کے لہذا نہ تک ان کا چھٹا کیا اور طلیطلہ پلٹ آیا۔ طارق نے سردیاں دین گزاریں۔



قصر الفصہ (بائیں)

بالتقریب: یہ قلعہ (Gibrafaro) کے دامن میں واقع ماضی پھر دوم، ایک بڑا شہر اور بندرگاہ ہے۔ اس شہر میں سے وہاں کے رملہ (عربی "رملہ") گزرتا ہے جسے کھول دینے (وادی الدیو) کہتے ہیں۔ اس کا نام "Malaga" کا معرب ہے جس کی مخلوق شیوں نے ڈالی تھی۔ ملک الفدائف کے بعد میں یہاں دھوم دھواں رہے ہیں۔ ۴۴۹ھ / ۱۰۵۶ء میں خاندان طنجیزی پر نہیں لے لیا اور یہاں کا پھر یہاں عربوں اور مسلمانوں اور طنجیزی رہے تھے۔ کرفی اور ازا چلائے نہت تاکہ بندی کے بعد ۱۸۸۷ء تک، کہ یہ شہر مسلمانوں سے تھپا گیا۔ اندر کی پانچ وادیوں اور پانچ دروازوں والی جگہ سمجھ لیا میں نہ دیں ہو سکتی ہے جبکہ یہاں کا اسلامی دروازہ قصر اب تک الفصہ (Alcazar) کہلاتا ہے۔ اندر، عورتی لہو سے تھپا شہر چھ لڑ چھ سب سے تکی کچھ ہے۔ (اورودادہ حارف اسلام ۳۷۱/۱۵)

۱۔ وادی الکبیر: جاگن کا ایک شہر اور رہا ہے۔ "وا" وادی (جس کو وادی (Guadi) یا وادی (Guad) کہتے ہیں) کے شہر اور یاں بشیروں کے پاس میں آتا ہے، جگہ: وادی الکبیر (Guadalequivia)، درامی آنا (Guadiana)، وادی افران (Guadromán)، وادی آشی (Guadix)، وادی الکبیر شمال مشرقی سے جنوب مغرب کو پہنچے۔ دسے خریدنیوں میں جا گرتا ہے۔ وادی الفدائف (Guadalquivia)، وادی شین (Guadalquivia)، اور مغرب، فوش اور پتے سے آئے لہا رہا ہے۔ فطیل (Genil) اس کے اہم معاون ہیں۔ وادی الکبیر کے کنارے الفصہ (Alcalá)، قرطبہ، عبیدہ (Ubeda)، حصن المدور (Almadover)، حصن لور (Lora del Río)، ایشلیہ اور حصن الفصہ (Aznalcózar) نامی شہر واقع ہیں (اورودادہ حارف اسلام ۳۷۱/۱۵)۔ ۵۶۳-۵۶۷ء کے مابین انہوں نے اپنی شہر تھپا شہر فطیل، شہر وادی الکبیر کا ذکر میں کیا ہے۔

آپ دروازے کبیرا نیمے کنارے کوئی
رکھ رہا ہے کسی اور زمانے کا خراب

۲۔ وادی الجہاد (Guadalajara)، یہاں تک کہ نام کے مابین کا صدر مقام ہے جو فطیل (Castile) کی شمال مشرقی سطح پر واقع ہے۔ یہ وہاں کے جاس (Henares) کے کنارے آباد ہے جس کو عرب دار الجہاد کے نام سے پکارتے تھے۔ اس شہر کا معنی افریقہ تھی کہتے تھے۔ ۴۲۹ھ / ۱۰۳۱ء میں اس پر جمائیں کا قبضہ ہو گیا۔ مؤرخ جیوہذ بن ابراہیم الفدائف، محدث معینہ صمدہ، الجہاد (م ۴۲۷ھ) اور فاضل شہزادہ الفدائف (م ۳۸۲ھ) مشہور دوئے (اورودادہ حارف اسلام ۳۷۱/۱۵)۔ ۶۹۴/۲۲ء کا اولی الجہاد (وادی الجہاد)، دارالحکومت منبازا کے نال مشرق میں ہے۔ آبادی ۷۵ ہزار کے لگ بھگ ہے جبکہ نام سے مغربی سینکڑوں شہر (ال جہاد) ۱۳۰۰ء کی آبادی کا شمار ریاست جاسکو (Jalisco) کا دارالحکومت ہے۔ (آکسفورڈ گیس ریفرنس ڈکشنری)

مہدی بن نصیر کی لشکر کشی

انڈس پہ طاری کی یلغار کے 14 ماہ بعد رمضان 93ھ 1 جون 712ء میں مہدی بن نصیر 18 ہزار کا لشکر لے کر جبل طارق کے ساحل پر اتارے۔ ان کے لشکر میں زیادہ تر عرب تھے۔ جبل طارق سے انھوں نے جزیرہ شہزاد کا رخ کیا، پھر انھوں نے ایشیلیہ اور وہاں سے مغربی انڈس کی طرف یلغار کرنے کا فیصلہ کیا۔ یوں ان کی لشکر کشی طاری کی لشکر کشی سے مختلف سمت میں ہوئی تھی۔

مہدی مغرب میں مار سہ شہزادہ¹ پہنچے، پھر انھوں نے قلعہ رواقی فتح کیا جسے قلعہ وادی ایوڈیا قلعہ جاوکی کہا جاتا ہے۔ ہسپانوی زبان میں اس کا نام Alcata de Guadiara ہے۔ اس کے بعد انھوں نے قرمونہ (Carmona)، ایشیلیہ اور پھر ماروہ (Merida) پر لشکر کشی کی۔ یوں لہجہ (Alicante) اور ماروہ کے مابین شاہراہ² مہدی کے نام سے مشہور ہوئی۔

ماروہ میں جیسا ہیون کی ایک فوج بھی تھی۔ انھیں روایات کے مطابق اس کی قیادت داؤدک کرد ہاتھ ماروہ مہدی نے اسے ہمارے کے بعد اہل شمال 94ھ 1 جولائی 713ء میں فتح کرایا۔ انھوں نے ماروہ میں ایک ماہ آرام کیا۔

دریں اثنا ایشیلیہ میں ذمی جیسا ہیون نے بیٹھ کر دی اور وہاں قیمتاں متعلق وستے کے تقریباً 80 افراد خرید کر دیے۔ باقی اپنی جائیں چلا کر مہدی کے پاس ماروہ پہنچے آئے۔ یہ مہدی کی فوجی چہریت کے لیے خطرے کی گھنٹی تھی، لہذا انھوں نے اپنے بیٹے عبدالمعز کو ایشیلیہ بھیجا جس نے ہتھکڑیاں لگا کر وہاں بھیج کر دیا۔ اس دوران میں ملہ میں باغی کبھی اٹھتے ہو گئے۔ عبدالمعز نے لشکر کشی کر کے انھیں بھی جہز کر



قرمونہ شہر کا ایک منظر



ماروہ میں وادی گوادیلانا (Guadiana) پر دی گئی

۱ شہزادہ یا مہینہ شہزادہ: یہ پہاڑ کے قصبہ مغرب میں صوبہ مالابا ایک شہر ہے جو جزیرہ انڈس اور ایشیلیہ سے تقریباً برابر فاصلے پر ہے۔ اسلامی دور میں یہاں کا نام صوبہ کا صوبہ مقام تھا۔ (دروہ واکوہ صراف اسلامیا: 20/20)

۲ شاہراہ (Merida): یہ نام اس کے لاطینی نام "اسمریتا" (Emrita) سے اخذ ہے۔ ماروہ جنوب مغربی اٹکن میں صوبہ بادجوز (Badjoz) میں ہے۔ یہ دریا کے گاہا (وادی آرت) کے دائیں کنارے واقع ہے۔ گوارا بنانے کے نزدیک یا پینٹا Augustia Emerita کی قیادت 23 مئی 1228ء کو ہوئی تھی۔ ماروہ 1228ء میں شاہ لیون الفاسطیج نے مسلمانوں سے فتح کیا۔ (دروہ واکوہ صراف اسلامیا: 32/18)



دیا۔ بچے کچھ عہدائیں نے ماروہ سے تقریباً چھ سو کلومیٹر شمال میں ہیرادی فرانسیا کی گھاٹیوں میں پانڈلی۔

مہی نے طارق کے پاس کا صد بھیجا کہ وہ ماروہ اور طلیطلہ کے مابین اس کی فوج سے آٹے، چنانچہ دونوں کی ملاقات درپائے تاج۔ (Tagus) پر واقع ظہیر و (Telavera) کے مقام پر ہوئی۔ مہی نے مقدمہ انجمن کی قیادت طارق کے چرکی اور پھر دونوں نے ماروہ سے شلفند (Salamanca) کی طرف پیش قدمی کی۔ وہ ایک مہی کے پاس سے گزرے جو ادلی مہی (Valmuza) کے نام سے مشہور ہوئی، پھر وہ ہیرادی فرانسیا کی شمالی چوٹیوں کے پیچھے بیہ براندی کے سرچشموں کی وحلانوں کے ساتھ ساتھ آگے بڑھتے گئے۔ مہی کی اس پیش قدمی کے دوران میں مہی فوج ”سنگولادی اوس کورنچس“ کے سامنے اسلامی لشکر پر حملہ آور ہوئی جو کہ تیر تاس (Tamames) اور بار اوس نامی مہی کے قریب واقع تھا۔ یہ بیسپاؤی عیسائیوں اور مسلمانوں کے مابین دوسرا بڑا معرکہ تھا۔ اس غریز پر جنگ میں مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی۔ ایک روایت کے مطابق راک اس جنگ میں مروان بن مہدی بن ثکیر کے انھوں نے تھا۔

مروان کی آمد ہوئی اور مہی بن نصیر طلیطلہ واپس آ گئے۔ اور جب موسم سرما کا اختتام کو پہنچا تو انھوں نے اپنے لشکر طارق کی قیادت میں فتح کیے اور مرقتط (Zaragoza) کی طرف پیش قدمی کی جو دریائے ایبر (Ebro) کے کنارے واقع ہے۔ مرقتط والوں نے 712/13ء میں مہی سے امان حاصل کر کے اطاعت کر لی، پھر مہی نے شمال کی طرف یٹاخر کی اور دھق (Huesca)، لاروہ (Lariedo) اور مرکتط فتح کر لیے۔ اس کے بعد انھوں نے کاتالونیا (Catalonia) اور برشلونہ^۱ کی طرف جنگی مہمات بھیجیں بلکہ ان عساکر نے کمال (فرانس)^۲ میں داخل

۱ ظہیر و، ہسپانوی ”عم“ کا روایتی لارینا“ ہے قصہ مہی اور مہی نصر و برشلونہ (Caesarobriga) کہتے تھے۔ یہ درپائے تاج کے کنارے طلیطلہ سے کوئی ایک سو میل مغرب میں آیا ہے۔ عربی عہد کے برج آٹا بھی یہاں موجود ہیں۔ اس کا دوسرا نام ”عمار و ادا لانا“ ہواں لڈا کر کے خوب میں 20 میل پر واقع ہے۔ اسے قدیم مہی میں آگستور بکا (Augustobriga) کہتے تھے۔ (اروہ واکرو معارف اسلامیا 527/12)

۲ برشلونہ (Barcelona): براکن کی مددگاہ ہے جو ساحل بحیرہ مد پر واقع ہے۔ بارسلونا سو چکیا لونا کا دارالحکومت ہے۔ اس کی آبادی 40 لاکھ سے زیادہ ہے۔ یہ ملک کا سب سے بڑا شہر ہے۔ (المسند فی الاصلاح ص 120)۔ 230ء میں اہل برشلونہ نے وہاں کی اسلامی فوج کو فتح کر کے خوب مغرب کی جانب پیش قدمی کی۔ سلطان عبدالرحمن بن علی کے یہ سال، عبدالرحمن نے 231ء میں پانچویں کو قرار دانی مرادی اور اقر اطاعت لے کر ہر ہست اس کے دانی کے پیر و کرئی۔ طلیطلہ فتح ہوئی (350ء تا 366ء)۔ کے عہد میں برشلونہ میں بکارت ہوئی تو وہاں کے حاکم بلی بن محمد نے ان کی سرکوبی کی اور عیسائیوں کا اقرار اطاعت پر مجبور ہوا، بڑا (جرج اسلام) (اکبر شاہ خاں نجیب آبادی: 173/172)۔ برشلونہ (برشلونہ یا برشلونہ) عبدالعزیز بن مرئی نے 985ء تا 986ء میں فتح کیا۔ 985ء میں 801ء میں شارف فرانس شاربہمان (Charlemagne) کے بچے ہوئی نے اس پر قبضہ کر لیا۔ 985/375ء میں عادیب منصور نے اسے فتح کر لیا مگر 987ء میں پھر ہسپانیوں کے تسلط میں چلا گیا (اروہ واکرو معارف اسلامیا: 410/14)۔ اس کے بعد ریاست برشلونہ ایسا اسلامی تسلط سے آزاد رہی۔ 1092ء میں بارسلونا میں مائی واکرک مکمل مشفق ہو گئے۔

۳ گالی (Gaul): قدیم یورپ کا ایک علاقہ ہے جس میں جب فرانس، فلیم، ڈوب مغربی نیڈرلینڈ، ڈوب مغربی ہولینڈ اور غالی اہل شامل تھے۔ کوہستان ابیس کے خوب کا کال دہیوں نے 222 ق م میں فتح کیا اور ابیس کے کمال بلیٹس یوز نے 51-98 ق م میں فتح کر لیا اور پھر گالی پانچ صدیوں تک یہاں رہی تاہم اسے غالی کال کا دہلی صوبہ Gallia Narbonensis کہلاتا تھا (آکسفورڈ انکسٹریکشن وکٹریٹس ڈکشنری)، دوسری جنگ عظیم کے بعد فرانس بھی دہلیتاری چارلس ڈی گال نے فرانس کو متحد کیا۔ ان دونوں دہلیں گاسٹ پائی برما اقتدار ہے۔

[illegible]

(اورنگ آباد، معارف اسلام: 828، 824/1D - وکی پیڈیا)

- [illegible]

فوج حاکم کرتا چلا گیا۔ اس نے ابرہہ کے کنارے ٹھکنس کے لشکر کو شکست دی اور پھر برفیسکا (Briwesca)، اناہیہ، لین¹ اور اسرق تک فوج حاکم حاصل کرتا چلا گیا۔ ان سب پر مسلمانوں کا قبضہ ہو گیا۔ اس کے بعد طارق نے صوبہ (Ejea) کے تیسرا مائین کو طاعت پر مجبور کر دیا۔
 مونی بن نصیر نے اپنے لشکر کے ہمراہ دریائے ابرہہ کے دائیں کنارے کے ساتھ ساتھ چش قدی کی - انھوں نے حصن ہارو (Villa Baruz) فتح کر لیا، پھر شمال میں استوریاس کا رخ کیا جولہ (Oviedo) کے قریب واقع تھا اور اس پر فتح کا پرچم اُڑا دیا۔ انھوں نے ادھر اُدھر کی جنگی مہمات راندی۔ اسلامی لشکر فوج حاکم حاصل کر سکتے تھے کہ وہ بحر اوقیانوس کے ساحل پر مآذنت پہنچائی جا چکے۔ ادھر وہی لے چش قدی کر کے حبس و ن پر قبضہ کر لیا اور وہ بھی ساحل اوقیانوس تک فتح کے پھر سے لہرائے چلے گئے۔
 اندلس کی فوج حاکم سے تاریخ جو کر مونی نے شمال میں فرانس کے اندر داخل ہو کر ساحل سمندر کے ساتھ ساتھ لشکر کشی کا ارادہ کیا تا کہ مغرب کی طرف سے خطیبہ پر یلغار کر کے اسے فتح کیا جائے۔ خلیفہ ولید بن عبدالملک کو مونی کے اس ارادے کا پتہ چلا تو اس نے مسلمانوں کے نقصان کے پیش نظر پہلے ہی وہ قاصد بھیج کر مونی کو فوج حاکم مزید جاری رکھنے سے روک دیا اور تاکید کی کہ وہ دربار خلافت میں حاضر ہو۔ یوں مجبور ہو کر مونی نے ”جی مونی“ میں سے واپسی کی راہ لی۔ اور طارق بھی ان سے آگاہ جو شمال مغربی کو پستانی علاقے سے لوٹ رہا تھا، پھر وہیں خلیفہ اور قرطبہ سے ہوتے ہوئے ایشیلیہ پہنچے۔ مونی نے ایشیلیہ کو اندلس کا دارالحکومت قرار دیا۔ اس کے بعد وہ طارق کے ہمراہ آجائے جنہا الخلاق مہور کر کے افریقیہ چلے آئے اور پھر دمشق کی راہ لی۔

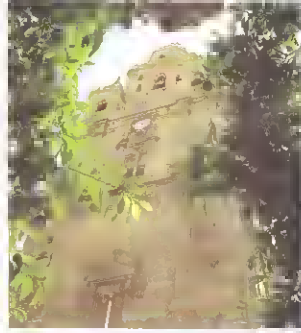


ایشیلیہ (القرطبہ) Alcazar de Sevilla / اہل بیت (ع) کی قبرستان شہر مدینہ میں ہے۔ اہل بیت (ع) کی قبرستان شہر مدینہ میں ہے۔

۱ لینا: شمال مغربی اسپین کا شہر مانیس میں رہا۔ لین کا دارالحکومت تھا اور ان دنوں سویڈنی دارالحکومت ہے۔ مانیس کی رہائش لین کا تعلق کا سیلا لینا راجن میں شامل ہے۔ (آکسفورڈ انگریزی ریفرنس ڈکشنری، ص 620)

مہدی بن نصیر اور طارق نے اندلس کے شمال مغربی کونے پر قبضہ کر لیا تھا، سپانچہ، سپانچہ بیسائین نے پیلایو (Pelayo) نامی شخص کو اپنا حاکم بنایا (108ھ/727ء) اور اس نے اونجا (Onga) کے پہاڑی علاقے پر تسلط بنا لیا۔ ان لوگوں نے "کوڈاڈنگا" (Cova donga) نامی گاروں (سپر وچائی) میں پناہ لی۔ مسلمانوں نے ان سے صرف نظر کیا، چنانچہ وہ اچھین میں مسلمانوں کے خلاف تحریک مزاحمت کے پیرو بن گئے۔ سپانچہ کے مسلمانوں سے واپس لینے کی اس تحریک نے بتدریج ڈور کچلا، چنانچہ پہلے جبل میں بیسائین نے لیون، واپس لیا، پھر قلعوں کے علاقے میں کھٹار کی جنگی ریاست نے جھم لیا جس نے ہالا فرمز میں اندلس سے اسلام اور مسلمانوں کو نکال دیا۔

طارق بن زیاد کے سرزمین انڈس پر بازنطینیوں نے کرمی کے ہر لوہا کی داہلی تک تین برس گزرے۔ مہدی بن نصیر کے فرزند عبدالمعز نے مشرق کی طرف فتوحات جاری رکھیں اور اس کے ہاتھوں مرسیہ (Murcia) فتح ہو گیا۔



مرسیہ کا گرگیا مارتا، 1350ء، جس ایک مسجد کی جگہ پر تعمیر ہوا

1۔ مرسیہ: یہ جنوب مشرقی اسپین میں رہا ہے سمیرا (سمیرا) کی بادشاہی میں واقع ہے۔ اس کے جنوب مشرق میں 40 میل دور سمیرا روم کے ساحل پر قرطاجہ (قرطاجہ) نامی بندرگاہ ہے۔ اموی دور میں غریبہ سو پندرہ صدی مقام تھا۔ باہر ہوا زمین تالی کے بعد 825/826ء میں تعمیر ہوا سامانی سلطنت کی شکست د رکھنے پر مرسیہ ایک چھوٹی سی ریاست کا پایہ تخت بنا اور اس کے علاقہ (Slave) کے لیے تینوں راجہ، کچھ مرسیہ (Valencia) سے تھے۔ 484ء/1091ء میں مراٹھی چھ راجہ راجا نے اسے قبضہ کر لیا۔ ان کے بعد مرسیہ پر مودون، ہسپانیائی تاراجین، مریش اور علامہ (خضر) قابض رہے جن کی 640ء/1143ء میں یہ خضر انڈس کے تسلط میں چلا گیا۔ (اردو دار و مدار، اسلامیہ 452-449/20)

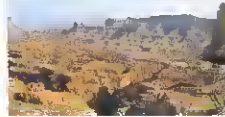


سندھ اور وسط ایشیا کی فتح

محمد بن قاسم رضی اللہ عنہ کی سندھ پر یلغار

[illegible]

بوسنیا یا بھجپور کے گھنڈر



نہرا ان (پانسان) کے خبب و فرار

[illegible][illegible]



تختِ مہدی کا محلِ اقامت
(کھربانہ، دہلی)

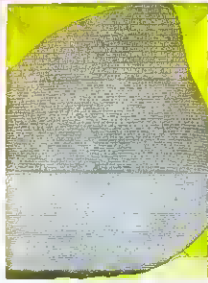
سندھ کی ایک شاخ میران خانی پارک جہاں عبدالرحیم سندھ داہر بن چلے گئے ساتھ خنزیر جنگ ہوئی۔ داہر اپنے ہاتھی پر سوار تھا۔ گھمسان کارن پر اتار دہماری سے اتر کر پیل کمان کھینچنے لگا۔ اس کا ہاتھ ایک چاچہ نے اسے کھینچ کر دیا اور اس کی فوج نے شکست کھا لی۔ محمد بن قاسم نے سندھ کے دارالحکومت راوار¹ پر قبضہ کر لیا۔ پھر شہر لواتی کے بعد برہمن آجوتھ جو گیا، وہاں دشمن کے 8 چارواگر ہلاک ہوئے۔ اس کے بعد راہور، بکرہ اور ساہنہ راہوروں نے صلح کر لی، پھر اسلامی لشکر سندھ کی طرف بڑھا تو اس کے باشندوں نے خراج کی ادائیگی کے علاوہ اس شرط پر صلح کر لی کہ ان کے اتوں سے کوئی تعرض نہیں کیا جائے گا۔ محمد بن قاسم نے ان کی یہ شرائط قبول کر لیں، پھر انھوں نے متحدہ پر لشکر کشی کی جو دریائے نیاس² کے پاس تھا۔ اس کے بعد درہائے نیاس پارک کے ملتان پر پہنچے۔ ملتان والوں نے شہر یہ عزت کی اور خنزیر جنگ کے بعد انھوں نے پتھریار ڈال دیے۔ مسلمانوں کو یہاں سے تیرہ ماہ تک محنت حاصل ہوئی۔

خرج کی وفات کے بعد محمد بن قاسم ملتان سے راہور اور پھر بکرہ روانہ ہوئے، پھر انھوں نے کیرت پر چڑھائی کی۔ اور جب سلیمان بن عبدالملک منصب خلافت پر فائز ہوا تو اس نے صالح بن عبدالرحمن کو عراق کی حکمرانی تفویض کی اور محمد بن قاسم کو مصر وول کر دیا۔ صالح کے قلم سے محمد بن قاسم کو گرفتار کر کے عراق لایا گیا جہاں صالح نے اسے واسط³ کے قہر خانے میں ڈال دیا اور قید کر دیں انھیں اذیت دے دے کر ہلاک کر دیا گیا۔



- 1 اڑوہ: یہ سندھ کا قدیم شہر ہے۔ سندھ کا دارالحکومت راوار پارک اور تھیں بلکہ اڑوہ یا اڑور (ہزار) تھا۔ راجہ راجہ 10 رمضان 93ھ 712ء کی جنگ راوار میں مارا گیا تھا جبکہ اس کا پادشہ اراد آفریں (85ھ 714ء) سے پہلے ہی ہوا۔ سکندر اعظم نے اڑوہ کے راجہ "مہمہناٹوں" کو شکست دی تھی۔ چوتھی صدی میں ہجرت مانجھ نے اسے سٹانے (832ء) میں راہ کا ذکر کیا ہے۔ مسلمانوں اور میں رہا ہے سندھ نے اپنا راستہ بدل لیا جس سے ملتان کی دکن جاتی رہی اس شہر کے آثار اب بھی تک مشہور ہیں۔ اسے دہلی میں چھ ساتھ کی مسافت پر موجود ہیں۔ یہاں، راجہ دہلی کے قلعہ کی دیواروں کے آثار ختم ہوتے ہیں۔ (اردو ترجمہ حلیہ اسلام 347/19، 475، 474/12)
- 2 دریائے نیاس: اس سے مراد آج تو دریائے گنگا ہے یا دریا کے پاس کی پرانی گڑھ "کھربانہ" ہے جو پانچوہ کے پاس سے گزرتا ہے اور خراج قیادہ اور جال پر جو والا کے درمیان درہائے پنجاب میں جاگتا ہے۔ (کمانستان وائٹ ہس، ص 34، 35)
- 3 واسط: یہ گڑھ اور قلعہ کے مابین وادیوں سے چھایا چلنے والے خراج کے قلعے پر ہے۔ اسے گورخرانی قلعہ بنی صفت نے 85-86ھ میں تھیرا کر لیا۔ محمد بن قاسم نے اسے سندھ کے بعد خراج کے لیے ایک ڈاچی واسطہ لگایا تھا (مجمع البلدان 384/15) اس کا نام واسطہ (دورستان) خود خراج نے جوڑا کیا کیونکہ یہ گڑھ اور قلعہ کے علاوہ 14 ہزار سے زائد عمارتوں کا قلعہ بنی تھا۔ محمد بن قاسم واسطہ نام کے میں سے زیادہ شہر تھے، لہذا اسے کو واسطہ لکھا۔ خود خراج واسطہ لکھی واسطہ عراق کے تھے۔ واسطہ لکھا جی روڑے کے طرفی کنارے پر رہا ہوا تھا اس کے باطنی مشرقی کنارے پر کھوکا شہر آباد تھا۔ بعد میں واسطہ اور کھوکا شہر کو جوڑ دیا گیا۔ شہر میں گئے۔ چہرہ دی صدی بعد میں واسطہ کے ڈوال کی ابتدا ہوئی۔ اس کی وجہ یہاں کی شاخوں کے پانی کے بہاؤ کا تغیر و تحول تھا۔ مہدی بن صمدی کے نصف اول کا ایک جنگ خراج گڑھ لکھتا ہے کہ یہ واسطہ صمدی واسطہ ہے اور وہاں کی تعمیر (شہر) دجلہ کے کنارے کے زمیں کی گھٹیں بہتہ صمدی ہیں (اردو دائرہ معارف اسلام 577/22)۔ واسطہ کے گھنڈہ رانی کے شمال مشرق میں وادی کی اس شاخ کے مشرقی کنارے پر ہیں جو کجرات نامہ کے مقام سے نکلتی ہے۔ (دل لاپتہ، ڈاکٹر ذیل ص 1)

[illegible][illegible]



مجریدہ علم مصیبت کی نگار (دکنی سید احمد ادا)



الجزیرہ کی تاریخی تصویر

پھر 34ھ/654ء میں ساسانیوں نے اُسے "پاس" اور "الاصواری" کی بحری جنگ ہوئی۔ مسلمان 200 بحری جہازوں میں سوار تھے جبکہ رومی جہازوں کی تعداد 700۳500 تھی۔ مسلمانوں نے اپنے جہازوں کو ایک دوسرے سے مل کر اس طرح جنگ لڑی کہ رومن کے جہاز کوئی مرکزہ مار سکے۔ انھوں نے رومی بحری بیڑا آٹھ گنا چاہ کر دیا اور یہ بحری لڑائی میں مسلمانوں کی پہلی فتح تھی۔ اس کے بعد 42ھ/662ء میں قیصر روم کو شمس نے مدینہ کو اپنا مرکز بنایا اور وہاں سے اپنے منہضرمہ ملک لکھنؤ، مصر اور افریقہ کے دفاع کی تدبیریں کرنے لگا۔

اور مسلمانوں نے روم سلطنت کے علاقوں پر بار بار یلغار کی، مثلاً: 43ھ/663ء کی سرزیموں میں نصر بن ارعاج کی قیادت میں غزوہ شصتین لڑا گیا، پھر ان کے ذمہ قیامت 44ھ میں ایک بحری جنگ ہوئی۔ 46ھ/666ء میں مالک بن نضیر و بن حبیہ کی سپہ سالاری میں روم کے ساتھ میں ایک شامیہ (سرمائی جنگ) لڑی گئی۔ ایک اور شامیہ 47ھ میں مالک بن نضیر و انصوری کی قیادت میں سرزمین روم پر چلی ہوئی، پھر 48ھ/668ء میں ایک صائدہ (گرمانی جنگ) میدان بن شمس افراسی کی قیادت میں، مالک بن نضیر و کی بحری لڑائی اور مصر کی طرف سے حبیہ بن عامر جی کے بحری حملے کے واقعات چلے آئے۔

حضرت امیر معاویہؓ نے 49ھ/669ء میں سفیان بن عوف کی قیادت میں شصتین کی فتح کے لیے ایک بحری مہم بھیجی۔ مسلمان شصتین کی بندرگاہ تک جا پہنچے۔ اسی جنگ میں حضرت ابو ایوب انصاریؓ نے شصتین کی سفینوں کے پیچھے جام شہادت نوش فرمایا۔ اس دوران میں مسلمانوں نے ازمیر²، لیبیا، جزیرہ رودس³،

1 لیبیا (Lybia) پر چوٹی زد (ایڈیٹس کوکب) کے ساحل پر قدیم طاقت ہے۔ اس کے بالکل شمال 665ء میں 13 اصواری (مستونوں) کی بحری جنگ میں عربوں نے فتح پائی اور رودسیوں کی بحری ایلاد و رومی کا تہہ و گہا (البحر فی الاصواری) "ذات الصواری کے سر کے میں اسلامی فوج کی قیادت یہاں تک کہ انہی نے افریقہ کی سرحد کو پہنچ کر رہے تھے۔

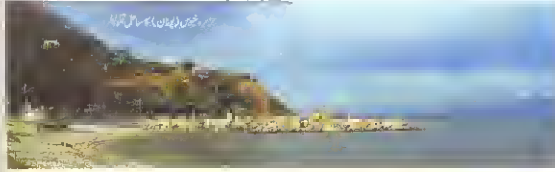
2 ازمیر، جسے آج کل کے ساحل پر ترکی کا بحر اوقیانوس ہے۔ یہ صوبائی دارالحکومت ہے۔ ازمیر میں کئی بڑے دفاتر آئے۔ 1921ء اور 1922ء میں یہاں خانہ جنگی اور آئینی دہائی کے واقعات چلے آئے۔ (المصباح فی الاحادیث)۔ 1922ء میں پہلی قیام کے دوران میں یہاں مسلمانوں پر بڑے مظالم ڈھائے۔

3 رودس: یہ پہلی قیام اور دود (Dodecanese) میں ان طویل کے چوٹی ساحل سے اردو میں اور ہے۔ مسلمانوں نے 52ھ میں اسے فتح کیا اور اس کے دہر پر پٹی چمے (Closus of Rhodes) کو نو زکوہ و زکوہ کے ایک ہی کے چمے چمے۔ چودہویں صدی میں رودس مسیحی چمچوں (Knights Templers) مرکز بن گیا، انھوں نے ازمیر پر قبضہ کرنے کے علاوہ استند پر اور دہر پر قبضہ کیا۔ 1440ء میں ملک بحری بیڑے سے رودس کا دفاع کامیاب کیا۔ 1480ء میں سلطان محمد فاتح نے اس کا محاصرہ کیا لیکن اس پر باقاعدہ حملہ چند دسمبر 1521ء میں مکمل ہوا۔ 1912ء کی جنگ بیلقان میں اس پر آئی جی ایس ہو گیا۔ 1947ء میں اتحادیوں نے اسے بیلقان کے حوالے کر دیا اور اب یہ پہلی طاقتور ملک کا صدر مقام ہے۔ (امروز اور ماضی: حقائق اسلام: 390، 379/10)

کوس¹، کیوس² اور ارداو³۔ پرتیبند کر لیا اور یہ مقامات ان کی مزید پیش قدمی کے مراکز بن گئے۔ 54ھ 673ء میں مسلمانوں نے قسطنطینہ کے طویل محاصرے کا آغاز کیا۔ دوسروں میں محاصرہ آغا لیتے، پھر کرینیوں میں جا محاصرہ کرتے۔ یہ محاصرہ 60ھ 679ء تک جاری رہا۔ اسی برس امیر معاویہ جنگ لڑنے قبضہ قسطنطین چہارم کے ساتھ 30 برس کے لیے صلح کر لی۔

99-98ھ 717-716ء میں مساکر اسلام نے ایک بار پھر قسطنطینہ کا محاصرہ کیا۔ اس حملے میں مسلمانوں کے 1800 ہجری ہجرت تک تھے مگر ناسازگار موسمی حالات اور نفرت بڑھائی⁴ کے باعث شہر فتح نہ ہو سکا۔ اس صورت حال کے پیش نظر حضرت عمر بن عبدالعزیز خلیفہ نے مسلمین میں عبدالملک کو واپس بلانے کا حکم دیا۔ مسلمانوں کی بڑی قوت کے آغاز کا سبب اس وقت معاویہ بن ابی سفیان بنی ہاشم کے مرید صاحب دو حضرت عمر بن خطاب بنی ہاشم کی طرف سے شام کے واپس تھے۔

مغرب میں اعراس میں اسلامی حکومت قائم ہو چکی تھی۔ وہاں مسلمانوں کا بڑی بیڑا بھی تھا جو بحیرہ روم میں کارروائیاں کرتا تھا۔ اس بحیرہ روم کے مشرق، جنوبی اور مغربی ساحلوں پر مسلمانوں کا تسلط تھا۔ انھوں نے اپنے بڑی بیڑوں کو وسعت دینے کا کام جاری رکھا اور پہلے بڑا بحیرہ روم کی جنگوں اور پھر اٹلی کے جنوبی اور مغربی ساحلوں اور مشرقی وسطیٰ مغربی ساحلوں اور ساحل فرانس کی جنگوں میں بڑی بڑے استعمال کیے حتیٰ کہ وہ اٹلی کے ساحل پر مراکز میٹروپولیٹن تک پیش قدمی کرتے چلے گئے۔ مسلمانوں نے روم پر بھی حملہ کیا اور اپ جہاں انھیں 25 ہزار محتال موہنے کی قیاد میں سا 14 ہزار سپہ کی اور جنگی پر بھیج کر دیا۔



1 کوس (Cos): (Dodecanese) میں شامل ہے جزیرہ رودوس کے مغرب میں واقع ہے۔

2 کیوس (Chios): چیکہ یا آئینوں میں ساحل ترکی کے نزدیک واقع جزیرہ ہے۔ مغرب اسے 'سافوس' کے نام سے جانتے تھے۔ (المعجم فی الاصل)

3 ارداو: قسطنطینہ کے مغرب واقع جزیرہ ارداو بتاؤہ بنی امیہ نے معاویہ سے 54ھ میں فتح کیا اور معاویہ جنگ لڑنے وہاں آگوں کو آگیا۔ آغا اردائش کا نام تھا بنی ہاشم اور فتح بھی شریک ہوئے تھے اور، ہیں تمام رشتہ نے فتح کو قرآن پر حاصل (معجم البلدان: 162/1)۔ شام کا ایک جزیرہ بھی ارداو کہلاتا ہے جو عربوں کی بغاوت کے انتقال ساحل کے قریب واقع ہے۔ اسی نام تک میں پہلی سلطنت کا دار الحکومت رہا۔ (المعجم فی الاصل)

4 نفرت بڑھائی: اٹالیا رالیٹا نی (Greek Fire): یہ دھماکہ خیز موائیہ جو جن کے جزیری جہازوں اور بحیراتہ دھماکہ آگ لگانے کے لیے استعمال ہوتا تھا۔ آگ شعلہ زدن ہتھیار کے درجے سے لگائی جاتی تھی۔ اسے نفرت بڑھائی (کریم کاثر) کا نام اس لیے دیا جاتا تھا کہ اسے سب سے پہلے یونانوں نے محاصرہ قسطنطینہ (673-78) میں استعمال کیا تھا۔ پانی سے مسموم ہونے کی بہ مہاجرہ کریم افشا تھا اور ناپا یہ شت (Naphtha) یعنی خام پٹرولیم اور اس لیے بھیہ جوتے (Quick lime) کا آمیزہ ہوتا تھا۔ (آکسفورڈ انکس ریفرنس ڈکشنری، ص: 614)

[illegible]

یہ بات پیش نظر رہے کہ مؤرخین نے تیسرے درجہ کی جنگ کا ردوائیوں کو غزوات یا جنگیں کہا ہے، ان میں سے اکثر باقاعدہ فتوحات نہیں بلکہ چھاپہ مار کارروائیاں تھیں جن کا مقصد دشمن پر اپنا زعب، بٹھانا اور مالی شہیت کا حصول تھا۔ اسی لیے غیر مسلم مؤرخین نے انہیں "غزوات" (سندری ڈاکے) قرار دیا ہے، حالانکہ ایسا ہرگز نہیں تھا۔ یہ تو دو ملکوں کے درمیان جنگیں تھیں اور جنگوں میں ہر فریق دوسرے کی املاک چھیننے کی کوشش کرتا ہے۔ جس طرح مسلمان رومیوں کی املاک پر چھاپے مارنے لگے، اسی طرح رومی مسلمانوں کے ممالکوں اور ذریعہ علاقوں پر چھاپے مار کارروائیاں کرتے تھے اور ان کے بڑی جہاز بھیجنے لیتے تھے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ مسلمانوں نے ابتدا میں جو چھاپے مار کارروائیاں کیں وہ بعد میں مستقل فتوحات میں بدل گئیں۔ اس قسم کی فتوحات کے بارے میں ہمیں اس طرح کی تفصیلات نہیں ہیں جس طرح عراق، ایران، شام اور مصر کی فتوحات سے متعلق میسر ہیں۔

مسلمانوں نے تیسرے درجہ کے درجہ اولیٰ فتح کیے (دور دراز فتحیں)۔

- ① قبرص: یہ شام کی طرف سے 653ء میں فتح ہوا۔
- ② رودس: یہ بھی شام کی طرف سے 672ء میں فتح کیا گیا۔
- ③ کرینٹ: یہاں 825ء میں اسکندریہ کی طرف سے اسلام کا پرچم اڑایا گیا۔
- ④ مقلایہ (کسلی): مقلایہ کی فتح 927ء میں سورہ (تونس) کی طرف سے عمل میں آئی۔
- ⑤ مالٹا: اسے بھی تونس کی طرف سے 869ء میں فتح کیا گیا۔
- ⑥ جزائر مالارک: یہ جزیرے 902ء میں فتح ہوئے۔
- ⑦ سارڈینیا: اس جزیرے کی فتح 405ء میں عمل میں لائی گئی۔



کرامان کی جامع مسجد



کرامان (قبرص) کی جامع مسجد

قُبُورِ اُور رُوڈس کی فتح

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے قبرص کی جنگ 27ھ 647ء میں لڑی۔ اس سے پہلے مسلمان بحیرہ روم میں داخل نہیں ہوئے تھے۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس جنگ کی اجازت لینے کے لیے قصص سے انہیں یہ یاد کرانے کے لیے کہ قبرص ہمارے قریب واقع ہے، اس مضمون کا ذکر لکھا تھا: "قصص کے قصوں میں سے ایک قصہ کے لوگ قبرص کے کنوئیں کے بھونکنے اور غرغروں کے پاگدیس کی آواز میں سنتے ہیں۔" حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے غرغروں میں سے انہیں کو لکھا کہ وہ انہیں بحیرہ روم کی خصوصیات لکھ کر بھیجیں۔ جب عمرو رضی اللہ عنہ نے امیر المومنین کو جواب لکھا: "یہ (سندر) ایک بہت بڑی مخلوق ہے جس پر بہت چھوٹی مخلوق (نسل انسانی) سواری کرتی ہے۔ اوپر آسمان ہوتا ہے اور نیچے پانی۔ اگر سندر میں گہرا آواز جائے تو لوگوں کو بول آتا ہے اور اگر اس میں طوفان اٹھے تو عقل گم ہو جاتی ہے۔ سندر میں مسافر کا لپٹن گم ہوتا اور جنگ یاد چاتا ہے۔ اور سندر (میں) کشتی کا سوار ٹکڑی پر کیڑے کے مانند ہوتا ہے۔ اگر ٹکڑی جنگ جائے تو وہ ڈوب جاتا ہے اور اگر کنارے جائے تو وہ خوشی سے چمک اٹھتا ہے۔"

امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو سندر کی سفر کی اجازت نہ دی۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے 27ھ 647ء میں انہیں اجازت دے دی تاہم انہوں نے سندر کی جنگ کے بارے میں مزید غمگینان حاصل کرنے کے لیے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو لکھا: "اگر آپ جہاز پر سوار ہوں اور آپ کے ہمراہ آپ کی اہلیہ بھی ہو تو آپ کو بحری سفر کی اجازت ہے، اور اگر اہل نہ ہو تو بحری سفر نہ کریں۔" اور یہی وجہ امت کی کہ اس جنگ میں وہی لوگ شریک ہوں تو اپنے ادا سے ارا اختیار سے حرکت کریں۔

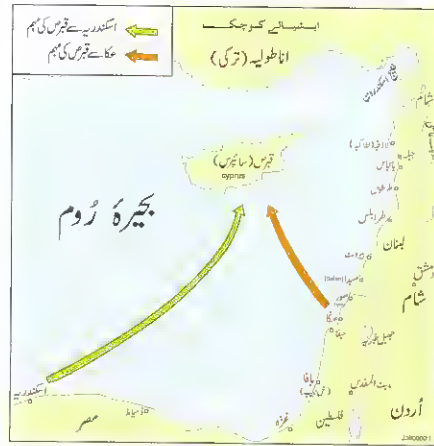
حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنا بحری بیڑا اٹھانے سے روک دیا جس میں بہت سے جہاز تھے۔ ان کی اہلیہ فاضلہ بنت فطر بھی ان کے ساتھ تھیں۔ معاویہ بن حاتم نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شریک فرماتے تھے اور ان کی بیوی ام حرام بنت ملحان انصار بن ہشام بھی مصر تھیں۔ ان کے علاوہ انیسماء بنت جحش بھی شریک تھیں۔ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے موسم سرما کے اختتام پر عکا سے لشکر اٹھائے وقت شہر کی تسخیر کی اور مصر سے عبداللہ بن سعد بن ابی سرح رضی اللہ عنہ بھی ان کے پیچھے تو انہوں نے مل کر قبرص پر لشکر کشی کی۔ جب وہ قبرص کے پاس جا کر لشکر انداز ہوئے تو وہاں کے حاکم نے مسلمانوں کو 7200 دربارہ کرانے کی شہر پر صلح کر لی۔ اس نے رومیوں سے بھی ایسی ہی شرط پر صلح کر رکھی تھی۔ اس طرح وہ اس شرط پر دوبارہ اخراج اور کرتا تھا کہ مسلمان اہل قبرص کو رومیوں کے ساتھ مصالحت سے منع نہیں کریں گے۔ اس مہم سے واپسی پر ام حرام بنت ملحان جہاز سے اتر کر سوار کی کے ساتھ رہے جنہیں تو گر پڑا اور وفات پا گئیں۔ رسول اللہ ﷺ نے پہلے ہی انہیں بذریعہ دی یہ خبر دے دی تھی۔ 32ھ 652ء میں اہل قبرص نے

1 صحیح البخاری: الجہاد و التہذیب باب الدعاء بالجهاد والشهادة للرجال والنساء، حدیث: 2785، وصحیح مسلم: الاسرار باب فصل العزیز فی الجہاد، حدیث: 1912۔

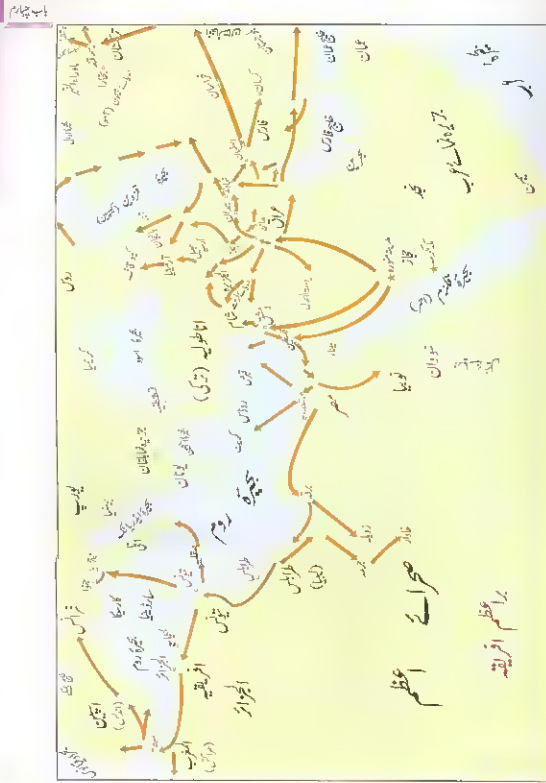
مسلمانوں کے خلاف جنگ میں رومیوں کی جہازوں سے مدد کی، چنانچہ امیر معاویہؓ نے 33ھ میں 500 جہازوں کے ساتھ مدد کر کے قبرص فتح کر لیا، پھر انہوں نے قبرص والوں کی صلح بحال کر دی۔ قبرص پر قبضہ کرنے والے اسلامی لشکر کی آخری 12 جہاز تھیں۔ انہوں نے وہاں مسجدیں بنائیں اور حکام کے مسلمانوں کی ایک جماعت نے وہاں بچھ کر ایک شہر آباد کیا۔ پھر جب وہاں بغاوت ہوئی تو اس جزیے سے پرکئی لڑائیاں لڑی گئیں جن کی نتیجہات ۸۲ھ سے پانچ تئیس تھیں۔ اور جب معاویہؓ نے ۱۰۰ ق کے پانچے تو ان کے فرزند یزیدؓ نے قبرص میں قہنہات پیش، شام واکس بلا لیا اور وہاں آباد کردہ شہر سمارکرو سینے کا حکم دیا۔

روڈس

حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ روم کے عہد میں چناہ بنی ابی امیہؓ نے 52ھ 672ء میں روڈس پر یغار کی اور اسے فتح کر لیا۔ سلطان سات سال اس جزیے میں ایک گھنے میں تعمیر رہے۔ اس دوران میں انہوں نے 54ھ 673ء میں قسطنطنیہ کے قریب واقع جزیرہ اردو (کریکوس) بھی فتح کر لیا۔ پھر جب امیر معاویہؓ نے ۱۰۰ ق کے پانچے تو ان کے فرزند یزیدؓ نے چناہ بنی ابی امیہؓ کو حکم دیا کہ وہ قلعہ سمارکرو کے وہاں چلے آئیں جیسے کہ انہوں نے قبرص میں کیا تھا۔



عکا اور اسکندریہ سے فتح قبرص



اقریطش یا کریٹ (Crete) کی فتح

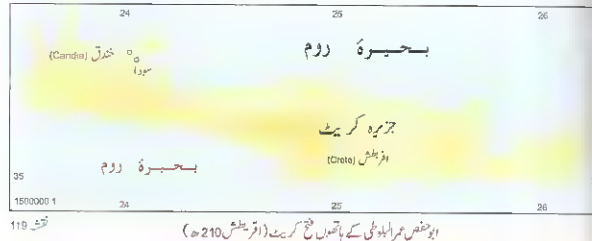
اسلام میں سب سے پہلے جس نے کریٹ پر حملہ کیا وہ جنارہ بن ابی امیر ازدی تھے جنہوں نے عہد معاویہ 674ھ/55ء میں اس جزیرے پر
 بٹاری کی۔ پھر محمد بن زیاد بن معاویہ بن جناد نے کریٹ کا
 قبضہ کر لیا، تاہم وہ اس وقت شام لوٹ آئے
 جب مسلمانوں کا محاصرہ قسطنطنیہ (679ھ/60ء)
 ناکام رہا۔ جنارہ نے 80ھ/699ء میں رملت کی۔
 پھر عہد بنی ہاشم (یا "بنی عبیدہ") نے کریٹ پر
 لشکر کشی کی جسے بارون الرشید نے ساحل شام کا وادی
 نامور کیا تھا۔ عہد بنی ہاشم نے کریٹ فتح کر لیا (190ھ/805ء)، پھر مسلمان اسے چھڑ کر چلے آئے۔
 211ھ/826ء میں مسلمانوں نے دس یا بیس بھری
 جہاز کریٹ روانہ کیے جو کثیر تعداد میں قیدیوں اور مال
 قیدیوں کے ساتھ واپس آئے۔ اس مہم میں انہوں نے
 اس جزیرے کو انہی طرح کھٹکا تھا۔
 کریٹ کی 111 فتح جس کے نتیجے میں یہاں مسلمانوں
 کی حکومت قائم ہوئی، اس کے متعلق ہمارے پاس
 تصدیق دہانے نہیں ہیں جن سے اس فتح کے واقعات
 کی تصدیق کی جاسکتی ہے۔ دراصل انکس کے امیر
 قلم بن ہشام اسدی کے عہد میں 13 رمضان
 202ھ/125 مارچ 819ء کو روہ کے کنارے آباد علاقہ

۱۔ اٹلس الفو حات الاسلام (عربی) میں "عہد بنی ہاشم" میں جنارہ کے انہوں کریٹ کے قبضہ کی فتح کا ذکر ہے جو درست نہیں
 کیونکہ جنارہ 80ھ میں رملت کر لیا، جبکہ راجہ بنی ہاشم نے 99ھ سے 98ھ تک تھا۔

”اربعین اقصیٰ“ کے لوگوں نے امیر کے خلاف بغاوت کر دی لیکن شامی فوجوں نے ان پر قابو پا لیا اور تین دنوں میں دس ہزار سے زائد پاشی جاگ کر رہے۔ جو باقی بچے دو ہفتے ہو گئے۔ ان میں سے ایک گروہ مسند پامار کے مغرب (مراکش) کے شرفاں میں جا بسا۔ اس دوران میں دوسرے گروہ کا کیا مشر ہوا اس میں مؤرخین کے درمیان اختلاف ہے۔

کہا جاتا ہے کہ 15 ہزار (مقالہ اندازے کے مطابق 4 ہزار) باغی 40 ہزاروں میں سوار ہو کر اسکندریہ روانہ ہوئے۔ ان دنوں بحیرہ روم کے ممالک پر جو قبضے اٹھ رہے تھے وہ ان میں کور پڑے تھے کہ انہیں حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی قیادت میں وہ اسکندریہ پر قابض ہو گئے اور حکومت کرنے لگے۔ ان کے بارے میں تواریخ میں اختلاف ہے۔ بعض مؤرخین کہتے ہیں کہ یہ لوگ اعلیٰ تھے مگر ان کو اربعین اقصیٰ کی بغاوت سے کوئی تعلق نہیں تھا۔

خلیفہ مامون مسمیٰ نے 210ھ / 825ء میں اپنے سپہ سالار عبداللہ بن طارق کو فرما سونے کا ایک لشکر دے کر بھیجا جس نے ان پر غلبہ پا کر ان سے اسکندریہ پر چھین لیا۔ اعلیٰ پانچوں نے اس وعدے پر ایمان طلب کی کہ وہ مملکت روم کے اطراف کے کسی علاقے کی طرف نکل جائیں گے۔ ان کی



نقشہ 119

ایہ نقشہ شمال اطلالی کے باقیوں فتح کر رہا ہے (قریباً 210ھ)

۱۔ سلطان امروسی بن شام کے سپہ سالار (190ھ-206ھ) نے اپنے طریقہ اور رابطہ کے غامض اور ترقی پزیر فوج میں بحری کیا کیا تھا۔ بحیرہ روم میں ان کی اس بحری فوج کی فتح، خلا، کے دور کو شروع کرنے، جو قریب شہر میں وادی الکفر کے جنوبی کنارے کے صفی (القبض) میں آباد تھے قبرسلانی پر حملہ کر کے امیر حکم کی مدد لی کا بیان کر رہا۔ درجہ ان کا امیر کے حکم پر ان کے چچا زاد بھائی آج بھی کھدا لہے جس سے ان کے گھر کو وادی الکفر یا کیا اور جنوبی علاقے میں جا کر آگ لگا دی۔ قبرسلانی کا حصار کرنے والے انہوں نے یہ دیکھا تو وہ اپنے مکانوں کو بچانے کے لیے اس طرف دوڑے اور شہر انہوں سے خالی ہو گیا۔ امیر تکم نے اپنے محافظ دھننے کے ساتھ انہیں کا پی کیا۔ اصر سے ان کی فوج نے اور اصر سے امیر نے انہیں کو غیب گن کہا اور ہزاروں باغی گرفتار کر لیے گئے۔

اسے حکم اس قدر مضبوط اور مستحکم حواصی تھا کہ جب انہوں نے قبرسلانی کو حصار کر لیا تو وہ برگز پر زبان نہ بولا بلکہ امیر نے اپنے خدا کا حسن سے پاؤں میں لٹانے کے لیے خوشہ دار ملے کھایا۔ اس نے جرات کر کے کہا کہ انہوں نے قبرسلانی کے گولڈن ڈاگ لگا دی ہے اور وہ لوگوں کو قتل کرتے رہتے ہیں۔ چلے آئے تو، اصر اب کو قتل لگے اور زینتہ کرنے کی سوچی۔ امیر نے جواب دیا: ”اے اصر! اگر میں اپنے انہوں میں خوشہ دار ملے گا تو انہوں کو ہراساں کرتے وقت کیسے چلے گا کہ یہ ہڈیاں کا سر سے لٹا کر انہیں اسامہ اور کبریتہ ملے گی۔“ (113-114/2)



”مسیحیہ پیلار“ اور ”پلچ سوار“ (کرینٹ)

درخواست قبول کر لی گئی اور انھوں نے اتریںٹش پہلے جانا پسند کیا۔ اس جزیرے کی زمین سلطنت روم میں زیرِ تیر ترین تھی۔ وہ چالیس جہازوں میں کرینٹ کے ساحل پر آکر رہے۔ اس بنا پر ان کا قائد ایڈمٹس (مراقبہ) بھی کہلایا۔ وہاں انھوں نے ایک بلند میدان کو اپنا مرکز بنایا جس کے ارد گرد کولویوں کی حلقہ پانچ لکڑی کر لی جسے خاراس (Charan) یعنی ”لوہا“ کہا جاتا تھا۔ پھر وہ ایک زیادہ مضبوط چٹان چٹان ہو گئے اور اس کے چاروں طرف ایک خندق کھود لی۔ اس خندق کو متائی یونانی زبان میں Candia یا

Chandar کہا گیا۔ یہ مقام جزیرے کے شمالی ساحل کے مغرب میں خلیج سوارہ میں واقع تھا۔¹ عجیب بات یہ ہے کہ وہ لوگ جزیرے کے شمالی ساحل پر لشکر امانڈا ہوئے، حالانکہ وہ جزیرے سے آئے تھے۔ کرینٹ کا جنوبی ساحل جس لوہیت کا ہے اس کے چٹان پھر یہ ممکن نہیں تھا کہ وہ اس پر اپنا مرکز بنائے۔ انھیں پہلے امانڈس اور پھر اسکندر دیہ سے نکلنے پر مجبور کیا گیا تھا، لہذا

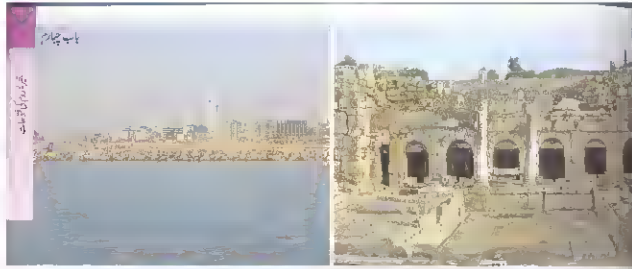
وہ جزیرے کے اس حصے پر آکر رہے جسے انھوں نے قیام کے لیے بہترین خیال کیا۔ ایڈمٹس نے کرینٹ (ایڈمٹس) کے 29 شہروں کو فتح کر لیا اور جزیرے کی فتح کی تکمیل 230ھ/844ء میں ہوئی۔ وہاں انھوں نے 40 متنازع آباد کیے۔ چونکہ ان لوگوں کی تعداد کم تھی اور پیچھے مراکز اسلام سے ان کے رابطے کٹ چکے تھے، لہذا انھوں نے اہل جزیرے سے سربازی رشتہ استوار کر لیے، ان کی عورتوں سے شادیاں کیں۔ یوں خاصی تعداد میں بچے جنے قائم کیا جس کے باپ ان کی مسلمان تھے اور ان کی مائیں کرائی تھیں۔ انھوں نے کرینٹ کے جنگلوں کی لکڑی استعمال کر کے اپنے بحری جہازوں کو مضبوط بنایا اور اس جزیرے کو مرکز بنا کر ارد گرد کے اہل جزیروں پر دخلی مہمات سر کیں۔ جزیری سلطنت کی مملہ ادبی میں تھے۔

رومی بادشاہوں نے دوبار کرینٹ داہیں لینے کی کوشش کی مگر ناکام رہے۔ پہلی کوشش میں رومی سپہ سالار داسیان مسلمانوں کے ہاتھوں قید ہو گیا۔ دوسری کم میں ان کا سپہ سالار چہاز میں جیل کر فرار ہو گیا مگر مسلمانوں نے قناب کر کے اسے گرفتار کر لیا اور مار ڈالا۔ رومی سلطنت کی طرف سے مستحق خطرے کے پیش نظر ان مسلمانوں نے مصر کی باقی اقطاع کر لی جو کہ ان دنوں سلطنت عباسیہ کی مملہ ادبی میں تھا۔

214ھ/829ء میں کرینٹ کے بحری جہازوں کو جزیرہ قاضوس² کے قریب رومی جہاز سے پرچ حاصل ہوئی، پھر مسلمانوں نے انہا طویلہ کے ساحل پر حملہ کر دیا اور جزائر سیسیگر (Cyclades) اور دیگر رومی جزائر پر دھماکے مارے۔ قیصر قیوٹیلوس (214-214ھ/829-401ء) اور مائیکل سوم (52-228ھ/840-66ء) کے ادوار میں جزیرہ ”مسطحین“ پر حملے کیے گئے۔ پھر 23 مئی 229ھ/18 مارچ 843ء کو رومی سپہ سالار قیصر کیلیست ایک بارے بحری جہازوں کے ساتھ کرینٹ پر حملہ آور ہوا۔ شروٹ میں اسے فتح حاصل ہوئی مگر پھر وہ کھست کھا کر بھاگ نکلا اور کرینٹ کے اسلامی جہازوں کی وہ بارہ سلطنت قسطنطنیہ کے ساحلوں پر دھماکے بیٹھے گی۔

1 یونان کے جزیرہ ”کولوس“ میں ”مستحق“ کو Chania کہا جاتا ہے اور اسے خلیج سوارہ پر واقع جزیرہ ”سودا“ (Souda) کے مغرب میں رکھا جاتا ہے۔ (ریفرنس: آف، قیوٹیلوس، 117)

2 قاضوس: بحر ہرقریس میں واقع یہ جزیرہ مدین زنگوں کے پاس داکتراب یونان میں شامل ہے۔ (ریفرنس: آف، قیوٹیلوس، 117)



شام کی بندرگاہ طرابلس

قدیم کورنتھ کے آثار

یوم کورنٹھ 238ھ/22 مئی 852ء کو 3000 رومی بحری جہازوں نے صیلاط کی بندرگاہ پر دھاوا بولا کیونکہ مصر کرینٹ کے مسلمانوں کے لیے مرکز کا کام دیتا تھا۔ رومیوں نے مسلمانوں کی محافظ فوج کی غیر موجودگی میں 1000 عورتوں کو قیدی بنا لیا جن میں سے 125 مسلمان تھیں۔ انہوں نے شہر میں لوٹ مار کی، اور اس کی مسجد اور گنجا ہلا دیے۔ پھر وہ صیلاط سے نکل کر ہشتم تبتیس پر حملہ آور ہوئے، وہاں بھی لوٹ مار کی اور پھر اپنے علاقے کی طرف لوٹ گئے۔

248ھ/862ء میں کرینٹ کے بحری بیڑے نے جزیرہ آئوس پر حملہ کیا اور 252ھ/866ء میں جزیرہ ٹیڈن پر دھاوا کیا جو آئوس کے قریب ایک چھوٹا جزیرہ ہے۔ اسے انہوں نے اپنا ایلا بنا لیا۔ رومی کرینٹ کے مسلمانوں کی ان چھاپہ باز مہمات کو روکنے میں ناکام رہے۔ 266ھ/879ء میں رومی بیڑے نے ٹیڈاٹس اریا کی قیادت میں کرینٹ کے بیڑے کو بلچ کورنتھ کی جنگ میں شہر جزیرہ پر دھاوا کر مسلمانوں کی بحری مہمات 20 سال تک رک رکیں۔ اس کے بعد انہوں نے پھر خلافت پکڑی، جس کی جنگ یقینی اور دیکھ بھرم سرورنگ دھاوے مارے۔

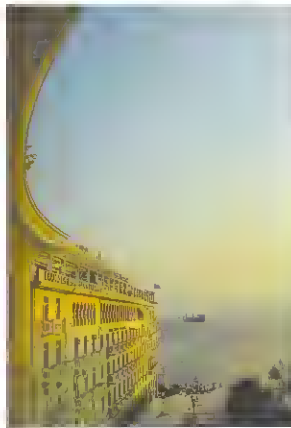
شام کی بندرگاہ طرابلس میں لبرٹریا کی کے لڑو قیادت جو اسلامی بحری بیڑا قیادت تھا، اس کے قیادت سے کرینٹ کے بحری بیڑے نے 291ھ/904ء میں بحالی کے سائل پر سالونیکا اور

یوم کورنٹھ 238ھ/22 مئی 852ء کو 3000 رومی بحری جہازوں نے صیلاط کی بندرگاہ پر دھاوا بولا کیونکہ مصر کرینٹ کے مسلمانوں کے لیے مرکز کا کام دیتا تھا۔ رومیوں نے مسلمانوں کی محافظ فوج کی غیر موجودگی میں 1000 عورتوں کو قیدی بنا لیا جن میں سے 125 مسلمان تھیں۔ انہوں نے شہر میں لوٹ مار کی، اور اس کی مسجد اور گنجا ہلا دیے۔ پھر وہ صیلاط سے نکل کر ہشتم تبتیس پر حملہ آور ہوئے، وہاں بھی لوٹ مار کی اور پھر اپنے علاقے کی طرف لوٹ گئے۔

248ھ/862ء میں کرینٹ کے بحری بیڑے نے جزیرہ آئوس پر حملہ کیا اور 252ھ/866ء میں جزیرہ ٹیڈن پر دھاوا کیا جو آئوس کے قریب ایک چھوٹا جزیرہ ہے۔ اسے انہوں نے اپنا ایلا بنا لیا۔ رومی کرینٹ کے مسلمانوں کی ان چھاپہ باز مہمات کو روکنے میں ناکام رہے۔ 266ھ/879ء میں رومی بیڑے نے ٹیڈاٹس اریا کی قیادت میں کرینٹ کے بیڑے کو بلچ کورنتھ کی جنگ میں شہر جزیرہ پر دھاوا کر مسلمانوں کی بحری مہمات 20 سال تک رک رکیں۔ اس کے بعد انہوں نے پھر خلافت پکڑی، جس کی جنگ یقینی اور دیکھ بھرم سرورنگ دھاوے مارے۔

شام کی بندرگاہ طرابلس میں لبرٹریا کی کے لڑو قیادت جو اسلامی بحری بیڑا قیادت تھا، اس کے قیادت سے کرینٹ کے بحری بیڑے نے 291ھ/904ء میں بحالی کے سائل پر سالونیکا اور

- 1 کورنتھ، بلچ کورنتھ ای نام کے شہر سے موسم ہے جو جزیرہ ٹیڈاٹس کے شمالی ساحل پر واقع ہے۔ بلچ کورنتھ اس جزیرہ کو وسطی یونان سے الگ کرتی ہے۔ جدید کورنتھ شہر قدیم کورنتھ کے شمال مشرق میں 1858ء میں آباد کیا گیا جبکہ قدیم کورنتھ قدیم یونان کی ایک مشہور بحری ریاست تھا جہاں مسیحیت کے بانی حضرت یسوع مسیح نے اپنی تعلیمات کا پتہ چڑھایا تھا۔ (آکسفورڈ انگلش ریکٹریکشن ڈکشنری، ص: 319)
- 2 طرابلس: ساحل مغربی کرینٹ اور چٹانی اٹلس اقلیت طرابلس (مغربی) میں "طرابلس" کی جگہ "طروس" درج ہے، حالانکہ طروس ترکی (ایلاط) کی بندرگاہ مرین کے شمال مشرق میں ساحل سے بہت گراؤ ہے جبکہ طروس شام کی بندرگاہ ہے جو انیس اور صید کے ساحلی شہروں کے درمیان واقع ہے (ریکٹریکشن ڈکشنری، ص: 358)



سما لونیچا (پہنان) کا سائل

ساکا پر یلغار کی جس میں 22 ہزار قیدی مسلمانوں کے ہاتھ لگے جو طرابلس الشام اور اللند ق (کریمٹ) کے بازاروں میں فروخت کر دیے گئے۔

[illegible]

مسلمانوں کے مرکز شریفہ قریہ درویش خان قریہ باغیا۔ یوں درویش نے قریہ واپس لے لیا۔ ایک وقت مسلمانوں کی یہاں کھائی کرتے ایک ہمدی نے لڑاکا غریب ہوا تھا۔ مسلمان شکست کھانے کے قریہ درویش خان راوی بن قسطنطین نے ۱۰۰۰ قریہ واپس ہوا۔ یوں ہمدی نے شہب کے اتھو سے جازسہ کی حکومت چھین لی۔ اس کے بعد ۱۰۳۵ء ۱۰۳۶ء میں درویش نے قریہ قریہ باغیا۔^۲ یوں مشرقی کھیرہ درم دم یں دوبارہ یہاں کی سندھوی برتری قائم ہو گئی۔

لیموس (Limnos): یہ جزیرہ ترکی اور یونان کے درمیان واقع ہے۔ اس کے شمال میں بحیرہ نمروسیس ہے اور جنوب میں بحیرہ ایجین (ایونیائی)۔ اس میں صدیوں
مختلف تہذیبوں کے زمرہ جہز رہا۔ حکمران یہ یونان میں شامل ہے۔ (ایٹرنل ٹریل آف دی ورلڈ: 117)

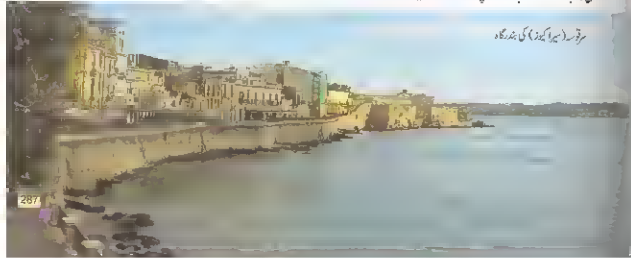
یہ بڑے ہی محاذ پر ہے کہ قریش خالی کر دے یا نہ لگے۔ اس کے بعد بھی مسلمانوں کا قریش پر تسلط اور غلبہ قائم رہا۔ 69ھ میں عقیقہ الحب بنہ میں مروان اور حشیر بن قیسین دوم نے مسلمان قریش کا خزانہ باہر نکال دیا۔ اس کے لیے کھانہ معادہ بنے، بالائی طبقہ ویدر جانی نے 125ھ میں جنس ترقی یافتہوں کا حلقہ بدر کے شام ڈال دیا۔ مزید بن وید نے انھیں بھیس گیا اور 146: 247ھ میں (معارف اسلامہ: 247/1)



بوس کے ہر من کرے میں ساتھ کھ کے سنوں کا تیک صہ
جس ہر ہر کھ کھائی صہ کھائی کھ کھائی کھ کھائی ہے

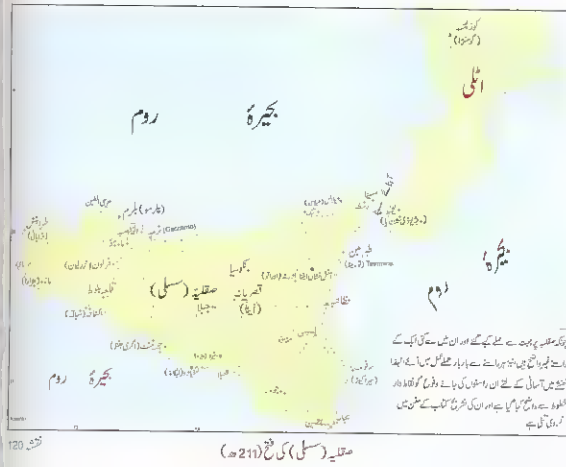
بوس کے ہر من کرے میں ساتھ کھ کے سنوں کا تیک صہ
جس ہر ہر کھ کھائی صہ کھائی کھ کھائی کھ کھائی ہے

فلذہ ذابہ بن عبد الملک کے عہد میں محمد بن اور لیس الصاری نے 102ھ / 720ھ میں صقلیہ کی جنگ لڑی اور کثیر غنائم اور جنگی قیدیوں کے ساتھ لوٹے۔ اس کے بعد ہشام بن عبد الملک کے عہد میں 108ھ / 726ھ میں کیم بن حواری نے صقلیہ پر دھاوا کیا اور اگلے سال بشر بن صفوان صقلیہ کی جنگ کے بعد کثیر تعداد میں قیدیوں کے ہمراہ لوٹے، پھر 113ھ / 731ھ میں متحیر بن حارث قرطبی نے صقلیہ کے ساحل پر جنگ لڑی لیکن جب وہ لوٹ رہے تھے تو اچانک طوفان آگیا اور اسی کے جہاز سمندر میں ڈوب گئے۔



قرطوبہ کی یادگار

فلپس ہشام ہی کے عہد میں عقید بن جانیج ہانگ کانگ کے پڑے صیب بن ابی عبیدہ نے 415ء 734ء میں صقلیہ پر دھاوا بولا اور رومی جہازوں کو شکست دی۔ 122ء 739ء میں صیب کا بیٹا عبدالرحمن بھی شریک تھا۔ عبدالرحمن کو اس کے باپ کے گز سوا دے دئے کا سالہ مشرق کیا اور دو گزتا مارتا سرقوسہ (Syracouse) تک پہنچ گیا جو صقلیہ کا دارالحکومت تھا۔ اہل سرقوسہ نے جزیہ کی ادائیگی پر صل کر لی۔ عبدالرحمن جزیہ لے کر اپنے باپ کے پاس چلا آیا اور بحر دونوں افریقیہ واپس آ گئے۔ بحر 130ء 747ء میں عبدالرحمن بن صیب نے صقلیہ اور افریقیہ کے وسط میں واقع جزیرہ قورصہ پر قبضہ کر لیا۔ 135ء 752ء میں عباسی دور میں عبدالرحمن نے ایک بار بحر صقلیہ پر حملہ کیا اور فتح حاصل کر کے لوٹ آیا۔ اس دوران میں مسلمان قحطوں میں مبتلا رہے، چنانچہ رومیوں نے صقلیہ پر اپنا قبضہ مستحکم کر لیا اور وہاں ہر پہاڑی پر ایک قلعہ تعمیر کر لیا۔ صقلیہ کی یہ تمام اوجہا مت مستقل قبضے کے لیے عمل میں نہیں لائی گئیں بلکہ ان کی حقیقت میں یہ بھی کہ مسلمان بھی ہم پر پگھنے ہر س کے ساحل پر



جھلیہ: اسلامی تہذیب کا گیارہ

بحیرہ روم کے وسط میں واقع اٹلی کا جزیرہ سیسیلیہ (Sicilia) یونانی، رومی اور اسلامی تہذیبوں کا گیارہ رہا۔ پہلی جنگ پونک (Punic Wars) میں روم (Syracuse) میں آیا۔ دو سو سے 209 ق م میں کرطاجی سپہ سالار ہانی ہل سے پہلی جنگ پونک (Punic Wars) میں روم کی طرح ہار گیا۔ اسلامی عہد میں ہرم (Palermo) صقلیہ کا دارالحکومت رہا۔ سترہ سو سے ابراہیم بن عبد اللہ بنی اطلب نے 220ھ تا 236ھ / 838ء تا 851ء صقلیہ پر آن جان سے حکمرانی کی تھی۔ کونستانتین (دو گلی) کے ساتھ اس نے 50 سال کے لیے رشتہ عہدہ قائم کیا اور اٹلی پہلے سے صقلیہ (صقلیہ) کی بدولت کے فاسرے اور پچ (843ء) میں مسلمانوں کی مدد کی۔ اس کے بعد ابراہیم نے سرزمین اٹلی پر مسلمانوں کی ابتدا کی اور برنکی اور طاعت پر تہذیب کر لیا جس سے بحیرہ انڈر پانک کا سارا ساحل ان کی زد میں آ گیا۔ دریں اثنا افریقہ میں غیبی (فاطمی) حکمران ہوئے اور صقلیہ بھی ان کے لشکر میں آ گیا تو اس عہدے میں مسلمانوں کی باہمی کشاکش کا آغاز ہوا۔ دسویں صدی عیسوی کے نصف آخر سے یہاں حکم پر فاطمیان برسر اقتدار آ پھر بدو ج خود مختار ہو گئے۔ اس دوران میں جزیرے کا مشرقی حصہ وچیں یا رنچینیوں کے قبضے میں رہا اور اسلامی صقلیہ ان تکی مسلمانوں کے لیے پناہ گاہ بن گیا جو افریقہ میں فاطمی اقتدار برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ کئی حکمرانوں کی پیش قدمیوں اور سازشوں کے نتیجے میں زہلی نے آلیا اور ہرم اطریق (خرابانی)، زارہ جزیرت اور اقلانیہ میں الگ الگ ریاستیں وجود میں آ گئیں۔ آخر کار ہرم (ہرمو) اور فرسہ کے حکمران ابنی شمس نے اپنے برادر بنی سے ہار کر جوہلی گئی کے دارم حکمران کا دست راہر صقلیہ کی وکیلش کروالی۔ یوں فردوسی 1081ء میں ہارم صقلیہ میں اترنے شروع ہوئے اور 1072ء میں ہرم پر قبضہ ہونے کے بعد 1091ء تک وہ تمام جزیرے پر چھا گئے۔ مشہور مسلمان جغرافیہ نویس ہرنف الا درمکی ہارم حکمران راہر (ہرم) کے دوبار سے وابستہ تھا۔ (کیا جاتا ہے کہ اس نے جغرافیہ کی کتاب نزاعہ البشانیہ صقلیہ کی تیز چاندی کے قریب پر راہر کے لیے دیا کا نقشہ کار کا جواکب طرح کا پہلا خوب تھا۔) کربچرک دم کے خلاف 640ھ تا 1242ء میں محمد بن عمار اور اس کی بیٹی نے زبردست بغاوت کی سرنگست کائی۔ نتیجے میں لوگ فرور (واقعہ "بجیا" یا "اپنا") جوہلی اٹلی منتقل کر دیے گئے۔ یہاں دہشت گردی کے گزرا کر گئے رہے۔ 1257ء میں انھوں نے آجور (فرانس) کے ہالی چارلس اول کے خلاف سر اٹھایا۔ آخر کار چارلس دم آف آجور نے اگست 1300ء میں انھیں تادیب برپا کر ڈالا۔ صقلیہ کا دفتر 25708 مربع کلومیٹر اور آجوری 51 لاکھ ہے (اردو اور معارف اسلامیہ: 149/12 - 165، 251/2، المسجد فی الاحلام)۔ انکس (آجور) اور جزیرہ اقریش (کرینے) کے علاوہ جزیرہ صقلیہ ہرپ کا جبراط طاق قمار 283 سال مرپ مسلمانوں کے زیر تسلط رہنے کے بعد وہاں مسلمانوں کے قبضے میں چلا گیا اور وہاں کے مسلمان حرف لاکھ کی طرح صے گئے۔ اسی لیے شاعر اسلام ہارمہ اقبال لکھنے سے متعلقہ "آئندہ یاقازی کا حوا" قرار دیا ہے۔ 1831ء میں کول ہرکا کرس (کرین) میں شرکت کے لیے جاتے ہوئے ان کا بڑی چھانسل کے ساحل کے نزدیک سے گرا تو انھوں نے "صقلیہ (جزیرہ سیسیلی)" کے عنوان سے جزیرہ کو نام کیا۔ اس کے پندرہ چھ لکھ کیچے۔

دوے اب دل کھلی کے اسے دچا خوشایہ بار
دو نظر آتا ہے چہنپ چازی کا حوا
تھا یہاں ہچکندہ ان صورا نقیبوں کا سبھی
تھر پاڑی گاؤ تھا جن کے ستیوں کا سبھی
آہا اسے سسلی مصدر کی ہے قہ سے آہر
رہما کی طرح اس پانی کے صورا میں ہے ک
لفظوں سے جس کے لذت گیر اب تہ سبھی ہے
کیا وہ مجھ پر اب ہیٹ کے لیے خاموش ہے
(نکاحیہ اقبال، بانگ درا، 133)

جھلیہ: اسلامی تہذیب کا گیارہ



بلے ہلاتے اور مالی پختہ حاصل کر کے اپنے مرکز لوٹ آتے۔ چونکہ دو بڑی مملکتیں روم اور خلافت اسلامیہ میں عداوت اور جنگوں کا سلسلہ چل رہا تھا لہذا قسطنطنیہ میں بھی بڑے بڑے کاروائی چلی تھیں۔

اسد بن فرات کا حملہ

211ھ/826ء میں قیصر روم نے مصلیٰ کی حکومت پر قسطنطنیہ کو مامور کیا جس کا لقب سپہ سالار تھا۔ اس نے وہاں ایک بھڑا تیار کیا اور پینیس



قیروان (نولس) کی ایک سہر



سورہ (نولس) کی جانتی سہر

(Euphemius) کی قیادت میں اسے ساحل افریقیہ پر وحشاہ بولنے کا حکم دیا۔ وہ افریقیہ ساحل پر ماس حصر پر قابض ہو گیا۔ پھر قیصر روم کے پاس پونیس کے خلاف حکایت پہنچی تو اس نے قسطنطنیہ کو حکم دیا کہ پونیس کو معزول کر کے سزا دے۔ اس پر پونیس نے بغاوت کر دی اور سر قوسہ پر قبضہ کر کے قسطنطنیہ کو قتل کر دیا۔ اس دوران میں بلاط (چاقو) نامی اموی سپہ سالار پونیس کے خلاف اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کا چلچلا زناہ بیٹا نائل اس کی مدد کر رہا تھا جو پارسو مصلیٰ کا حکمران تھا۔ بلاط نے پونیس کو شکست دی، اس کے ایک ہزار سپاہی ہلاک کر دیے اور سر قوسہ پر قابض ہو گیا۔ پونیس جان بچا کر قیروان پہنچ گیا اور اس نے زیادہ اللہ بن ابراہیم بن اغلب سے مدد مانگی جو وہاں خلیفہ مامون کی طرف سے گورنر تھا۔ زیادہ اللہ نے اسے سورہ کی بندرگاہ میں لشکر اعزاز دینے کو کہا حتیٰ کہ اسلامی بھڑی جو آگیا۔ زیادہ اللہ نے اپنی فوج جمع کر کے قاضی قیروان اسد بن فرات کو سپہ سالار مقرر کیا۔ قاضی اسد بن فرات قیروان سے اس عزم پر روانہ ہوئے اور سورہ سے ان کا لشکر جہازوں میں سوار ہوا۔ اس بھڑی جڑے میں ایک سو جہاز تھے اور پونیس کے جہاز ان کے علاوہ تھے۔ یہ لشکر جس میں آٹھ

نوسو گھڑسوار اور 10 ہزار پیادے تھے 15 ربیع الاول 212ھ

14 جن 827ء کو روانہ ہوا۔ 18 ربیع الاول کو 'ناز' نامی سوار (مصلیٰ) کے ساحل پر لشکر اعزاز ہوئے اور وہاں سے بلاط (چاقو) کی طرف چٹیا تھی

۱۔ نو سو: 'نولس' کی بے ہنگام فتح انتہائی عجیب ہے۔ اس کی آبادی لاکھوں ہے۔ اسے قسطنطنیہ نے ۱۱ ویں صدی ق م میں آباد کیا تھا۔ ۱۱ویں صدی میں اس نے بہت ترقی کی تھی (المصنف فی الاحزاب: سورہ کے منہب میں تقریباً ۹۵ کلیمز اور قیروان واقع ہے۔ (ریفرنس: پینس آف دی ورلڈ: ۶۶۶)

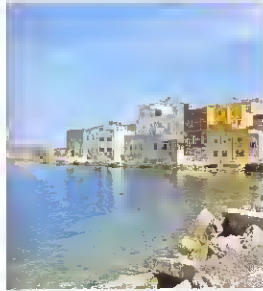
[illegible]

جرچنٹ (سکلی) کا اردو معنی

مرمت ہو جائے اور وہ اپنے اموال، جو قلعے سے باہر تھے، اندر لے جائیں۔ ادھر پہنچ کر وہ سب کو قلعے کے اندر لے گئے اور وہاں کھانا پکوا کر کھاتے کھاتے ان کے دل کو جیت لیا۔

[illegible]

الطبرانی، معجم ص ۱۸۷، ح ۴۳۷۱۵) کے حوالے سے "محمد بن ابی الحارثی"، اور دوسری جگہ "محمد بن الحارثی"، "ابن ابی الجباری"، یا گاہا بے ترجمہ نام نے اس سلطان سپہ سالار کا کام اکمل فی الواقع (437/5) کے زمانے سے "محمد بن ابی الجباری"، لکھ کر جوڑ بیٹھا ہے۔



طریش (تڑپالی) کا ساحل

نہیں گشت قاش دی۔ اس جنگ میں بے شمار عیسائی مارے گئے اور 90 ہزار عیسائی گرفتار ہوئے۔ پھر آخر 213ھ یا اہل 214ھ / فروری 829ء میں محمد بن ابی الجہری کو موت دے آیا۔ ان کی جگہ مسلمانوں نے زہیر بن یزید (یا بن یزید) کو اپنا امیر بنایا۔ زہیر کی فوج کے قیودیت کے لشکر سے کئی معرکے ہوئے۔ آخر کار قیودیت نے مسلمانوں کو ہار میں گھیرے میں لے لیا حتیٰ کہ ان کے پاس خوراک ختم ہو گئی اور وہ اپنے جانور اور کتے ذبح کر کے کھاتے رہے۔ اس دوران میں 214ھ / 829ء میں اندلس سے اسبغ بن وکیل بہت سے جہازوں میں کلمہ لے کر آئے۔ دوسری طرف سلیمان بن عافہ طریشی بحری بیڑا لے آئے۔ یہاں 300 جہازوں پر مشتمل حقدہ اسلامی بیڑا طریش (Tropant) کی بندرگاہ میں لشکر انماز ہوا۔ ساحل پر اکثر مسلمانوں نے ہار کی طرف چھٹی قدمی کی۔ راستے میں پڑنے والے تمام قلعوں پر انھوں نے قبضہ کر لیا۔ ہار کے قریب ان کی طرف بڑھتے ہوئے مسلمانوں نے قیودیت کی فوجوں کو گشت دی اور تہائی الا آخرہ 216ھ / جولائی 830ء میں ہار کے پہنچ کر حقدہ مسلمانوں کے گرو عیسائیوں کا محاصرہ کر دیا۔

بارہوی فتح

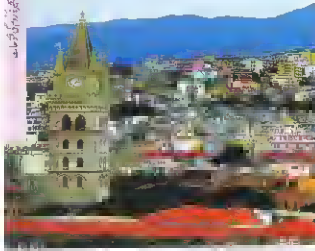
اس کے بعد مسلمانوں نے ہارم و ہارمو¹ کی بندرگاہ کا محاصرہ کر لیا۔ یہ محاصرہ تہائی الا آخرہ 215ھ / مارچ 216ھ / جولائی 830ء / اگست



پارٹیشی گر چار اسلامی دور میں مسجد بنادار اب ہارگر چار ساتھ مارا کلاوت ہے (طوس)

831ء جاری رہا۔ پھر محمد بن عیاد بن اعلیٰ کی گورنری میں یہ شہر صلیح و امان کے ساتھ فتح ہو گیا۔ بعد ازیں اسلامی لشکر نے گلیانو (Galliano) کی طرف چھٹی قدمی کی اور اس کے اردگرد کے علاقے پر قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد قیودیت سے جنگ ہوئی۔ قیودیت نے گشت کمانی اور مارا کیا۔ 221ھ / 835ء میں مسلمانوں کے ہاتھوں قلعہ کمارو کا سقوط ہوا جو کمانی ساحل پر واقع تھا۔ 223ھ / 839ء میں کمانی قلعوں نے امان طلب کی اور دو مسلح کے ساتھ فتح ہو گئے۔ ان میں حرصہ (Geragla)، قلعہ ابلوٹ (Caltabellota)، ابلوٹ (Platani)، قریون (Corleone) اور مرناڈ (Marineo) شامل تھے۔

1. ہارمو (Palermo): یہ صلیح کے شمالی ساحل پر واقع ہے۔ عربوں نے اسے ٹرم کھا ہے۔ یہ اہل کے جزیرہ سسلی کا دار الحکومت ہے۔ اسے فتح کرنے کے بعد صمدی تمیم میں آج کل کا قلعہ اس پر 254 ق م شمار دی اور 831ء میں عرب کا تیس ہونے 1072ء میں یہ جزیرہ (سسیلی) پر شامت کا دار الحکومت بنا۔
2. قلعہ ابلوٹ: یہ شہر مغربی صقلیہ میں اقلات کے شمال میں واقع ہے۔ ہلڈ (شاہلوٹا) تائی درخت) سے منسوب اس شہر عربوں نے قلعہ ابلوٹ کا نام دیا۔ یہ چنانچہ آج بھی اقلوٹی اسے Caltabellota کہتے ہیں۔



مسینا (سسیلی)

228ھ/842ء میں فضل بن یحییٰ بن جعفر ہولائی نے مسینا (Messina)¹، مسکان اور دیگر شہر فتح کر لیے۔ اور 232ھ/846ء میں فضل بن یعقوب نے سخت محاصرے کے بعد یحییٰ بن یحییٰ کو لایا۔ اسی طرح مسلمان جنگی اہلی کے شہر تارانتو (Taranto)² پر قابض ہو گئے۔ 234ھ/848ء میں مسلمانوں نے اورگوس فتح کر کے اس کا حکم مسلمان کر دیا۔ 236ھ/851ء فروری 851ء کو محمد بن عبد اللہ بن المطلب کا انتقال ہو گیا اور اس کی جگہ مسلمانوں نے عباس بن فضل کو اپنا حکمران بنالیا۔ اس نے ان لوگوں کے خلاف چہل قدمی کیا جنہوں نے ابھی تک ایمان طلب نہیں کی تھی۔ عباس نے انہیں سزا دی اور ان سے مالی قیمت حاصل کیا۔ تب ان شہروں نے بڑے بڑے اور خلاصوں کی شہرہ پر صلح کر لی۔ یوں مسلمانوں نے 238ھ/852ء میں شیر واءر قلعہ اپنی ڈور (Caltavuturo) بھی فتح کر لیے۔

فتح قسریانہ

مروقتہ، عتقیہ کا دار الحکومت تھا۔ جب مسلمانوں نے ہمارے فتح کر لیا تو وہاں نے دار الحکومت قسریانہ منتقل کر لیا کیونکہ وہ صحیحہ ترقی تھا۔ 243ھ یا 244ھ/857ء میں عباس بن فضل نے قسریانہ اور مروقتہ پر قبضہ کر لیا۔ اس دوران میں علی بن فضل بخری بیڑے کے ساتھ روانہ ہوا تو اس کا کریٹ کے بخری بیڑے سے تصادم ہو گیا جس میں 40 جہاز تھیں۔ ان میں شہید جنگ ہوئی تھی کئی تھے آخر غلطی (کریٹ کے) بیڑے کا شکست دی اور ان کے دس جہاز ملاحوں سمیت قبضے میں لے لیے اور کوٹ آئے۔

عباس نے ایک چار گڑھ سواروں اور 700 پیادوں کے ہر گروہ قوسہ کی طرف پیش قدمی جاری رکھی۔ ایک درات و جبل خدیہ تک پہنچے اور اس کے دامن میں پھنس گئے۔ عباس کے چار بارغ نے منتخب ساتھیوں کے ہمراہ جبل مہینہ کا رخ کیا اور صبح ہوئے سے پہلے اس کی فوج تک جا پہنچے۔ قلعے کے محافظ سوئے ہوئے تھے اور انہیں ان کی آہ کا پتہ ہی نہ چلا۔ سچا پوچھا فوج کے ایک کھنڈ میں سے اندر داخل ہو گئے جہاں سے پانی اخراج آتا تھا۔ اندر داخل ہوئے ہی انہوں نے اپنی تلواریں سخت کر قلعے کے محافظوں پر بلا بول دیا اور شہر کے دروازے کھول دیے۔ یوں 16 شوال 243ھ/5 فروری 858ء کو عباس کی فوج شہر میں داخل ہو گئی۔ انہوں نے شہر کی محافظ فوج موت کے گھاٹ اتار دی، وہاں ایک مسجد تعمیر کی اور اگلے روز نماز جمعہ ادا کی۔ دریں اثناء 300 جہازوں پر مشتمل وہی بیڑا مروقتہ پہنچ گیا جس کی قیادت قسطنطین کندوقیس کر رہا تھا۔ وہاں کے ساحل پر اترتے ہی عباس کی

1 مسینا: یہ اٹلی کو اس کے جزیرہ سسیلی سے الگ کرنے والی آہٹاے مسینا کے مغربی ساحل (سسیلی) پر واقع بندرگاہ ہے۔ 1908ء کے زلزلے میں یہ شہر برباد ہو گیا تھا۔ اس کی آبادی آٹھ لاکھ تھی۔ (المختار، ص 834)

2 تارانتو: یہ خوب شرقی اٹلی میں ایک بحری لاکھ ہے جس کی آبادی اڑھائی لاکھ ہے۔ اسے آٹھویں صدی ق م میں یونانیوں نے آباد کیا تھا۔ 272 ق م میں اس پر رومی قابض ہو گئے۔ (آکسفورڈ انکس ریکرس ڈکشنری، ص 1475)

فوج ان پر فوٹ ہائی اور انہیں قتل کر کے ان کے ۱۰۰ بڑی جہاز چھین لیے۔ عباس نے چہلہ عقیقہ چھری رکھا حتیٰ کہ ہیرا منی الاخرہ 247ھ 14 اگست 861ء کو اس کا انتقال ہو گیا۔

سرقسہ (سیراکیوز) کی فتح

رمضان 264ھ 1 جنوری 877ء میں امیر ابن اظہب نے سرقسہ (Syracuse) فتح کر لیا۔ انہوں نے نو ماہ اس شہر کا محاصرہ کیے رکھا تھا۔ اس جنگ میں 4 ہزار سے زیادہ روہی مارے گئے۔ سرقسہ سے اتنا مال غنیمت مسلمانوں کے ہاتھ لگا جتنا پہلے کبھی ہاتھ نہیں آیا تھا۔ مسلمان وہاں 2 ماہ تک رہے، اس کی تفصیل عجمانی اور وہاں سے چلے آئے۔ یہ واقعہ افریقیہ میں ابراہیم بن احمد بن محمد بن اظہب کی تھراپی کے زمانے میں پیش آیا۔ ہیرا منی الاخرہ 264ھ 1 جولائی 897ء میں ابراہیم بن احمد نے اپنے بیٹے ابو العباس (عبد اللہ) کو عقیقہ بھیجا۔ ابو العباس نے عقیقہ کے پانیوں کو غور سے جنگ میں نکست دی۔ ایک مؤرخ لکھتا ہے: ”وہ تیل زنی کے بل پر شیر (سرقسہ) میں داخل ہوا“ وہ اس شہر میں تک محدود نہ



س.ج (14) ہیرا منی



شیرین (کسی) کا ساحل ابراہیم بن

رہے بلکہ تمام شہر اس میں چھل گئے۔ پھر جب عقیقہ میں اس کو گیا تو اس نے آہٹ سے مسینا پارکی اور جو بی اگلی پر چلے یوں دیا۔ اس جنگ میں بے شمار روہی قتل ہوئے۔ پھر ابو العباس عقیقہ لوٹ آیا۔ 268ھ 900ء میں اس نے اپنے بڑی بیڑے کے ساتھ دمشق (دیمونٹا) کا محاصرہ کر لیا جو کئی دن جاری رہا۔ اس کے بعد اس نے آہٹ سے مسینا پار کر کے اگلی کے ساحل پر واقع رجیو (Reggio) پر دھاوا کیا اور اس پر قابض ہو گیا۔ یہاں سے کثیر مالی غنیمت ملا، پھر وہ مسینا پارکس آیا تو وہاں قسطنطین سے آجودا بکری تیار! لشکر انہماز پایا۔ ان میں گرواؤ ہو گیا۔ مسلمان کامیاب رہے اور 30 روہی جہاز ان کے ہاتھ لگے۔

تھیرینا (طیرین) کی فتح

269ھ میں عباسی خلیفہ معتز نے ابراہیم بن احمد اٹلی سے ناراض ہو کر اسے ولایت افریقیہ سے معزول کر دیا اور اس کے بیٹے ابو العباس کو اس منصب پر فائز کیا، چنانچہ ابو العباس باپ کے پاس افریقیہ چلا آیا اور ابراہیم نے افریقیہ کی تمام حکومت اپنے کے سپرد کی اور خود قوبر (قبراق) سے بڑی جہاز میں روانہ ہو کر 17 ربیع الاول 289ھ 1 کیم مارچ 902ء کو

1 قوبر، یہ ٹرس شہر اور اٹلی کے درمیان افریقیہ کا چھوٹا سا صوبہ ہے۔ اس کے علاوہ قوبر (سوان) مصر کے قوبر میں ایک قلعہ و درخیز قلعہ ہے۔ مدینہ قوبر سے نہیں ان کے واسطے یہ ایک مقام بھی تو کہلاتا ہے، نیز بکرا قوسہ (قوس قزح) (البحرین) کے ساحل پر بھی قوبر آباد ہے جسے قوبر (سوان) سے آئے والوں نے بسایا تھا۔ خود عبداللہ بن ابی بکر بن کلابی کی سرزمین بھی تو کہلاتی تھی جو کمر سے چٹانوں پر مشتمل ساحل ہے۔ (مجموع البلدان: 308/5)





ٹراپانی (مسطب) کا ساحل

ٹراپانی (مسطب) کے ساحل پر آٹھ-28 درجہ کو چار سو میں داخل ہوا۔ جن لوگوں سے ظالمانہ طور پر مال و غیرہ چھین لیا گیا تھا، اس نے وہ لوٹا۔ کونستانتین دہرہ 9 شہان 289ھ/19 مئی 902ء کو اس کے طرین یا طرین (Taormina) پر پٹارکی۔ اس جگہ خنزیر جنگ ہوئی۔ ان گت یسائی قتل اور بہت سے قید ہوئے۔ ابراہیم نے اپنے چچے لیاؤۃ اللہ بن ابراہیم اس کے قلعہ میکیش (Mikase-Miques) کی طرف اور اپنے بیٹے ابراہیم غلب کو دشمن (Demona) کی طرف پٹارکا حکم دیا۔ اہل ویش قرار ہو گئے اور مسلمان شہر پر قابض ہو گئے۔ دوسری آٹھ ابراہیم کے حکم پر اس کے بیٹے ابراہیم نے رمطہ (Rametta) پر دھاوا کیا تو اہل رمطہ نے جزیہ دینا قبول کر لیا۔ سعدون بنی قحیل کر لیا۔ سعدون نے قلعہ ڈ کر اس کے طرف پٹاکوست ایٹا کے قریب چٹان قحیل کی تو وہاں کے باشندوں نے جزیہ دینا اور قلعہ کو غنائی کرنا قبول کر لیا۔ سعدون نے قلعہ ڈ کر اس کے چھر مسند رمیش ڈال دیے۔

مسند پارتقو ریح پر پٹاخار

اب ابراہیم اپنے لشکر کے ساتھ مسینا (Messina) پہنچا اور 2 دن وہاں مقیم رہا، پھر اس نے آبنائے پارتکر کے اٹلی کے شہر قلویر (Calabria) پر لشکر کشی کی (26 رمضان 289ھ/3 ستمبر 902ء)۔ وہاں سے کستہ (Cosenza) کی طرف قحیل قحیل کی جو پٹلیج تازو کے قریب واقع تھا۔ 25 شوال 289ھ کو اس نے کستہ پر پلے ہوئے کھم ویا، اپنے چٹان اور قحیل اشرہوں کو شہر کے دورہ لوں پر انگ انگ تعینات کیا اور وہاں متحینیس غصب کرا دیں۔ اس دوران میں 18 قحیل قلعہ کو ابراہیم نے چار سو کرنا 5 سال کی عمر میں وفات پائی۔ اہل شہر کو اس کے فوت ہونے



قلعہ کرمز (قحیل)



دین اٹلی قبر میں سے پارتقو ایٹا کا حجر

۶ قرنی نے میں "لواؤۃ اللہ" کا نام کی وجہ سے "لواؤۃ اللہ" کہہ دیا ہے، جو درست نہیں۔



ٹارنٹو (تصویر: ویکی)

بنیانی رائڈر کانی کو ساتھ لیا اور آٹھ سو سالہ قلعہ کی طرف رخ کیا۔ راسخ میں انھوں نے شہر تارنٹو (Taranto) پر قبضہ کر لیا، پھر شہر اور راسخ کا پناہ حاصل کیا اور اس کے برج گرا دیے۔ لشکر اسلام قلعہ پر پہنچا تو اہل شہر نے ادا علی بڑیہ پر صلح کر لی۔ وہ اس وقت تک جڑ پیا ادا کرتے رہے جب تک مہدی (فاطمی خلافت کا بانی) افریقیہ میں مقیم رہا۔

تجزیہ (طبرستان) پر دوسرا حملہ

343ھ/954ء میں فاطمی خلیفہ المعز علی بن اللہ ابن المعز نے ابو سعید بن افسس بھی کو قلعہ کی حکومت پر فائز کیا۔ اس کے زمانے میں مسلمانوں نے 325 فی قلعہ 351ھ/261ء بمصر میں (طبرستان یا طبرستان) Tabrimna فتح کر لیا۔ یہ دیوہوں کا سب سے شاندار قلعہ تھا جو سلاطین سات ماہ کے محاصرے کے بعد فتح ہوا اور اس کا نام المعز پر رکھا گیا۔ یہاں سے 4570 قیدی خلیفہ المعز کی خدمت میں بھیجے گئے۔ مسلمانوں نے طبرستان شہر اور اس کے قلعوں میں سکونت اختیار کی۔

رومیوں کا جوابی حملہ

رومیوں کا جوابی حملہ روم کے قیصر جسٹین کی اور قیصر مسیح سے مدد طلب کی۔ اس پر سن بن ہمارے وجہ 352ھ/ اگست 963ء میں شہر کا محاصرہ کر لیا اور اس کے گرد مسجدیں نصب کر دیں۔ مسیح نے میٹیک کی قیادت میں ایک بڑا لشکر روانہ کیا جو شوال 353ھ/ اکتوبر 964ء میں سینا پہنچ گیا۔ رومی فوج کی یہ بہت بڑی تعداد تھی جو نو دن تک کچھ آدمی اور کچھ گھوڑوں کے قلعہ پر چڑھ گئے۔

رومیوں نے سینا میں قلعہ بند ہو کر اس کی فصیل مضبوط کر لی اور روم گروہند قلعہ کی، پھر یہ عظیم مسیحی لشکر روم کی طرف بڑھا۔ اس میں کئی، ارمی اور رومی شامل تھے جو کئی بار کئی قلعہ میں جڑے میں داخل ہوئے تھے جس بن ہمارے ایک فوج "مسیحی مشعل" مقس مشعل (دشمن) میں تھمات کی اور دوسری "مسیحی مشعل" مسیح دی۔ اور جرمینوں نے اپنی دو فوجیں مشعل اور دشمن کی طرف روانہ کیں اور تیسری فوج شہر اور روم کی طرف نکلی۔ اس شکست فوجی کا مقصد یہ تھا کہ روم کا محاصرہ کر کے والی اسلامی فوج کو شکست دے سکے۔ خود میٹیک نے چھ دستوں کے ساتھ مسلمانوں کو تیسرے کی کوشش کی تو روم کی طرف سے مسلمان ان پر لوٹ پڑے۔ جرمینوں میں گھسان کا ران پرائی کہ مسلمان اپنے دشمنوں میں لوٹ آئے۔

میٹیک کو اپنی کامیابی کا یقین تھا۔ اصرار سے بلند آواز سے اللہ کا پکارا اے اللہ! آدم زادوں نے مجھے دشمن کے دم دکریم پر چھوڑ دیا ہے مگر تو میرا

ساتھ نہ چھوڑنا۔ ”غرض جنگ کا بازار گرم ہوا اور ایک بجائے نے رومی سپہ سالار میتھنل اُتلی کر ڈالا۔ اس کے ساتھ ہی میتھنل ٹکستے کھا کر بھاگ نکلے۔ اس دوران میں سپاہ کٹنا چھاگئی، بالکل گرہنے لگا اور بجلی کڑکی۔ مسلمان سپہ سالاروں نے دہیوں کا حقہ قپ کیا۔ ابھر رہیوں نے جیسے جتنا میدان خیل کیا تھا وہ ڈھاڑا کر ثابت ہوا اور اس کے آگے گہری شہنشاہی۔ رومی اس شہنشاہی میں گرتے رہے اور مسلمانوں کے تیز رفتار گھوڑے انہیں پچھتے چلے گئے۔ مسلمان قیام رات چار طرف جہانگیر کو محسوس کئے گھاٹ اچار سے رہے۔ انہوں نے دہیوں کے سرکردہ لوگ گرفتار کر لیے اور انہیں مال پھینٹ میں ڈھن کا ساز و سامان، گھوڑے اور ہتھیار ملے۔ اس جنگ میں اس چڑا سے فریاد نہ سنی گئی ہوئے۔ بہت کم رومی گھوڑوں پر فرار ہو سکے۔

المعز لدین اللہ کی صلح

ان دنوں غازی غازی طغیاں لغز افریہ کی جنگوں میں مصروف تھا اور مصر فتح کر سنے کی تک دو کر رہا تھا، لہذا اس نے 356ھ/966ء میں اس شرط پر قبضہ روم دستقل سے صلح کر لی کہ مسلمان طبرمین اور وسط غازی کر دیں گے۔ یوں مسلمانوں کو طبرمین اور وسط سے اٹھنا پڑا اور وہ اس صورتحال سے طرٹ غرزد ہوئے۔ اٹھا کے وقت انھوں نے ان دڈوں شہنشاہ کو ہمار کر دیا اور آگ لگا دی۔ پھر صلیبیہ کی حکومت شہان 359ھ/970ء میں ابوالغلام کو سونپی گئی۔ ابو الغلام نے 368ھ/975ء میں حلقہ کے پانچوں کے خلاف جنگ کی اور قاعدہ رومیہ کی قیمر کا حکم دیا۔ اس نے جہاں جاری رکھا حتیٰ کہ 372ھ/982ء کی جنگ میں شہادت سے سرگرد ہو گیا۔



عقوبہ مسلمانوں کے ہاتھ سے نکل گیا

مسلمان عقوبہ پر از صحتی سو سال سے نگران تھے مگر اس دوران میں وہ باہمی اختلافات اور کشمکشوں میں الجھ گئے۔ اس سے فائدہ اٹھا کر فرنگی بادشاہ، رابرٹ¹ نے 982/ھ میں ملطیہ پر قبضہ کر لیا (عائنا) وجہ و شہر Milazo کو عرب ملطیہ کہتے تھے) پھر سز سال بعد جب 444ھ 1 اکتوبر، 1062ء میں فرنگیوں نے جوش قدی کی اور پے بہ پے شہروں کو فتح کرتے ہوئے قسریانہ پہنچ گئے جہاں ابن الجواہش نے شکست کھا کر قلعے میں پناہ لی۔ تاہم کارِ سعادت کی بنا پر عقوبہ سے کثیر تعداد میں علماء اور صلحین افریقیہ ہجرت کر گئے اور ان میں سے کچھ لوگوں نے امیر افریقیہ سے عقوبہ پر سستی کی شکایت کی۔ اس پر امیر افریقیہ نے ایک بحری بیڑا بھیجا اور اس پر ایک فوج توہمہ کی طرف روانہ کی۔ یہ موسم سرما تھا۔ اچانک سمندر میں طوفان اٹھا۔ بیڑہ جزائر فرقی ہو گئے اور ان پر سوار غازیوں میں سے بہت کم زندہ بچے۔

اب یہا نیوں کے لیے راستہ ہموار تھا۔ وہ بڑے اہمیتان سے جزیرے کے ارد گرد کے شہروں اور قصبوں کو فتح کرتے گئے اور انھیں کہیں مزاحمت پیش نہ آئی حتیٰ کہ مسلمانوں کے پاس صرف قسریانہ اور جزیرت و شہر رہ گئے۔ یہا نیوں نے ان دونوں کا محاصرہ کر لیا۔ 1088/ھ میں جزیرت نے اور 484ھ 1091ء میں قسریانہ نے ہتھیار ڈال دیے۔ اس طرح اٹلی کے شاہ رابرٹ نے چارے عقوبہ پر قبضہ کر لیا۔ مسلمان تقریباً 272 سال یہاں باہر اٹھارہ سو اور اس کے بعد روکی اور فرنگی (فارسی) اور مسلمان یہاں (تقریباً ۱۶ سو برس) اٹھتے بٹھتے رہے۔

اور کائنات ہوا زمینی جگہ پر خیمہ ۱۰۰

اٹلی کے اندر ایک مسلم ریاست "لوبرا"



سبلی (عقوبہ) یہا نیوں کے بٹھنے کے بعد پہلی دہائی کے اوائل کے نزدیک دوم کے خلاف بغاوت ہوئی۔ اس نے 1224ء میں سبلی کے تمام مسلمانوں کو جزیرے سے ہٹا دیا اور اٹلی اور با نیوں میں بہت سے مسلمان قتل کر دیے۔ صوبہ لوبرا (Lucera) منسلک کر دیا۔ یہ سب گئے تھے مشرقی رومی نگران ٹولوس دوم نے 683ء میں فتح کر کے چادہر باز کر دیا تھا اور گرد کے کھجوریں میں گھرے یہ مسلمان سبلی شاہی اٹھارہ سو پانچ تیس کر سکتے تھے۔ وہاں وہ کھلی بادشاہوں کو گھس دیتے اور فرنگی خدمات انجام دیتے رہے۔ آخر کار ان کی تعداد پندرہ تیس ہزار ہو گئی اور لوبرا کو (Lucera Saracenorum) (شاہیوں) یعنی مسلمانوں کا لوبرا) کہا جانے لگا کیونکہ شاہی میں مسلمانوں کی آخری سٹیوڈ آباد تھی۔ 75-سال تک یہ مسلمان "کراہت" پر وہاں پرکھی تھی کہ آنند (فرانس) کے بادشاہ چارلس دوم نے 1300ء میں ملطہ کے انھیں چادہر دکن کر دیا تاہم چارلس چھٹے نے بہت سوں نے افریقہ میں چاہا لی۔ ان کی کھجوریں چادہر دکن میں ان کو گھرے پالا گیا جن میں مائت مارڈینا ڈو رمانی گرجا بھی شامل ہے۔ (دیکھیں پگ)

۱۔ رابرٹ، اٹلی کی تاریخی نگران قند فرنگیوں (فرانسیسی) اور کینٹر نے نیون (تاریخ) ملطہ فرانس کے جوف فرانس کے علاقے ہارمنٹی میں 9۱2ء میں آباد ہوئے تھے۔ وہ ۱۱۹۱ء میں تھے۔ وہ کیا وہ یہی ملطہ صوبہ میں فرنگی نے سب کے نگران ہی گئے تھے۔ ہارمنٹی کے ولیم نے 1066ء میں وینڈیٹن فتح کر دیا اور ولیم فاتح کہا گیا۔ (دیکھیں ملطہ فرانس و شہر۔ 990ء فرنگ (Frank) کی سز یہ ملطہ فرانس یا افریقہ ہے جن سے قاسم القاد "فرنگ" یا "فرنگ" اور "فرنگی" وجہ میں آئے۔

مالٹا، جزائر بلیارک اور سارڈینیا کی مہمات

مسلمانوں نے مالٹا¹ 256ھ/70-869ء میں ابو الغریبن محمد بن احمد بن اغلب کی قیادت میں فتح کیا۔ انہوں نے یہاں صوفیہ کی گھڑی سے جہاز سازی کا کارخانہ (دور الصناعة للسفن) قائم کیا۔ 440ھ/1048ء کے بعد وہاں نے اس جزیرے کو واپس لینے کی کوشش کی مگر ناکام رہے۔ 483ھ/1090ء میں تارنٹوں نے مالٹا پر حملہ کیا اور فتح علاقہ کے بعد وہ اس پر بھی قابض ہو گئے، تاہم مسلمانوں کو 647ھ/1249ء تک یہاں رہنے کی اجازت حاصل رہی۔ کہا جاتا ہے کہ مسلمان اس وقت تک مالٹا میں تنگ تھے جب صوفیوں صدی چوتھی میں امیر انکو لا فالیت نے اس پر قبضہ کیا۔ اس دوران میں عربی بل مالٹا کی زبان ہو گئی تھی، حالانکہ علاقہ اور سارڈینیا میں اس کو زوال آ چکا تھا۔



مالٹا کی جہاز سازی کا کارخانہ کا پانچواں دور حکومت کا پتہ



جزائر بلیارک (میں سے)

یہ علاقہ (انڈس) کے مشرق میں سمیرا درم میں واقع تین جزیرے ہیں۔² سب سے بڑا جزیرہ صوفیہ کا (صوفیہ) ہے، پھر مائوریکا (صوفیہ) ہے اور تیسرا چھوٹا جزیرہ ہے۔ جزائر بلیارک پر پہلا حملہ وہی بن نصیر نے 89ھ/707ء میں کیا تھا، پھر امیر عبدالرحمن اوسط نے 300 ہجری جزائروں میں ان پر یافار کی (234ھ/848ء) کیلئے ہل بلیارک کے حملہ کی تیاری اور وہاں آنے جانے والے مسلمانوں کو تکلیف پہنچانے تھے۔ انہوں نے امیر سے ہم کی درخواست کی اور اپنی غلطی کا اعتراف کیا، چنانچہ 235ھ/849ء میں امیر نے انہیں معاف کر دیا۔ پھر 290ھ/902ء میں عصام خولانی انڈس سے ہجرتی جہاز میں حج کو روانہ ہوا لیکن سمندری طوفان کے باعث اسے طویل

۱ مالٹا: وسطی بحیرہ روم کا یہ جزیرہ مسیحی ۱۵۰ کلومیٹر جنوب میں ہے۔ ۱۹۹۱ء میں اس کی آبادی 3۰۰۰۰۰ 66 ہزار تھی۔ دارالحکومت ولیٹا ہے۔ اس پر شہنشاہ ہونانی فرطانی اور عرب قابض رہے۔ ۱۵۹۰ء میں ڈائن شاہ رابر نے مالٹا پر قبضہ کر لیا۔ ۱۵۳۰ء میں چارلس پنجم (شاہ کین و ہالینڈ) نے یہ جزیرہ صوفیہ بادشاہ پائیز زور دیا۔ ۱۵۶۵ء میں 3۰ ہزار عیسائی سپاہ اور ۱۸۱ ہجرتی جہازوں نے کین و، یہاں مختلف قلعوں کا محاصرہ کیا مگر شہر نے ہتھیار اٹھا کر واپس ہونا چاہا۔ ۱۷۹۸ء میں اس پر فرانسیسی اور ۱۸۱۴ء میں برطانوی قابض ہوئے۔ ۱۹۶۴ء میں مالٹا آزاد ہو گیا۔ (اکسفورڈ انکس و رفرنس، تاریخی تاریخ، ص ۱۱۱)

۲ جزائر بلیارک: وراسل ان میں تین جزیرے سمیریکا (Majorica)، مائوریکا (Minorca) اور ایبزا (Ibiza) ہیں۔ وہ چھوٹے جزیرے فورمنٹرا (Formentra) اور کابریا (Cabrera) شامل ہیں۔ عربی میں انہیں جزائر البلیار کہا جاتا ہے۔

عصرِ جزیرہ سمجھو کہ میں تنگرا غار ہونا پڑا۔ وہاں اسے ان جزائر کے حالات جاننے کا موقع ملا اور اس کے دل میں انہیں فتح کرنے کی خواہش پیدا ہوئی۔ حج سے واپسی پر اس نے امیر عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمن¹ کو جزائر بلبارک کے چشم دید حالات سے آگاہ کیا، چنانچہ اس نے عہدِ غلامانی کے ہمارے رواجِ رواہ کی جس نے جزائر بلبارک کے قلعے کیلئے بعددِ بکر سے فتح کیے۔ امیر عبداللہ نے عہدِ غلامانی کو جزائر بلبارک کا حکم مقرر کیا۔ عہدِ دہائی، بس نگران رہا اور اس کے بعد اس کے بیٹے عبداللہ کو دہائی کی حکومت ملی۔ جزائر بلبارک مسلمانوں کے تسلط میں رہے حتیٰ کہ فرنگیوں نے سلطنتِ موحدہ یں² کے آخری زمانے میں یہ جزیرے مسلمانوں سے بھیج دیے۔

جزیرہ سارڈینیا

اس کو پستانی جزیرہ³ میں پانی کی قلت ہے۔ اس میں تین آبادیاں تھیں: فیٹہ (جنوب میں)، قارہ اور کھسارہ۔ مینی بن ٹھیر نے 707ھ/89ء میں عبداللہ بن مرہ کو بھیکو افریقہ⁴ کی قوم پر مامور کیا تھا۔ عبداللہ نے سارڈینیا کے ساحل پر انہیں اس کے کئی شہر فتح کر لیے اور



والاسارڈ (سارڈینیا) کا ایک منظر

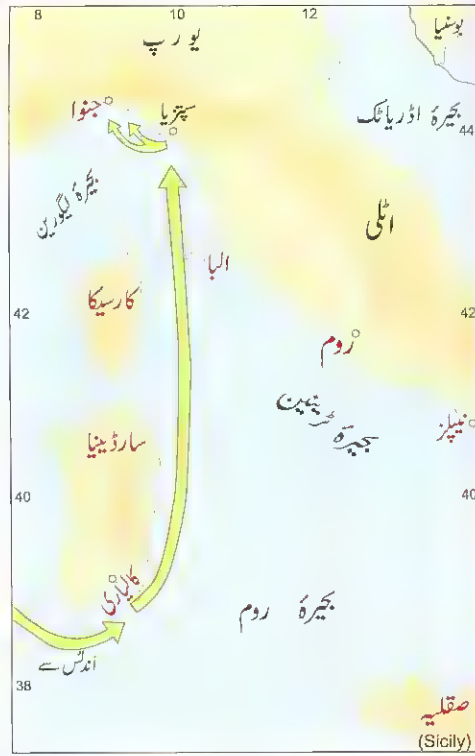
ہمارے مالِ ثیمت حاصل کیا۔ کہا جاتا ہے کہ یہ واقعہ 92ھ/711ء میں فتحِ اندلس کے بعد چلی آیا۔ باقی ہی ان کے جہاز افراد اور مالِ ثیمت کی کثرت کے باعث سمندر میں غرق ہو گئے۔ 103ھ/721ء اور 106ھ/724ء میں سارڈینیا کی دو جنگیں ہوئیں اور 117ھ/735ء میں عقبہ بن نافع بن مالک کے پوتے حبیب بن ابی عمیر نے سارڈینیا پر چڑھائی کی اور کثیر مالِ ثیمت حاصل کیا۔ بجز 135ھ/752ء میں عبدالرحمن بن حبیب الغری نے مصلحہ اور سارڈینیا پر یخاڑ کی اور وہاں سے قبضہ کی اور مالِ ثیمت چاھ آئے۔ سارڈینیا والوں نے جزیرہ ادا کرنے کی شرط پر مصلحہ کر لی۔

1 اندلس کے حاکم اموی حکمران عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمن (الواسلے 278ھ سے 300ھ تک حکومت کی۔ اس کا نام بطس الفوجات (الواسلہ) عربی) میں لٹری سے "عبداللہ بن مینی بن ٹھیر" لکھا گیا ہے۔ امیر عبداللہ کا چاہن اس کا پوتا عبدالرحمن ثالث الناصر بن محمد بن عبداللہ بن مینی نے "ملک" کا لقب اختیار کر کے اندلس میں اموی خلافت کا آغاز کیا۔

2 موحدہ یں نے مرہٹین کے بعد مغرب اور اندلس پر 515ھ/667-1121، 1269ء کے دوران میں حکومت کی۔ جنگِ عقبہ (809ھ/1212ء) میں ہمایوں کے ہاتھوں موحدہ یں کی شکست سے اندلس میں رکن کی حکومت ختم ہو گئی (المسند فی الاعمال: 553)۔ جنگِ عقبہ جس مقام پر لڑی گئی اس کا ہسپانی نام (Los Navas de Tolosa) ہے۔ مغربی نگاروں نے اسے تلہ (طلوسہ) لکھا ہے۔ تلہ قرطاج کے شمال میں صوبہ جیان (Jaen) میں واقع ہے۔ عرب نگاروں نے اسے جنگِ عقبہ لکھا ہے۔ یہ نگاروں کا معانی نام نہیں لکھا۔

3 جزیرہ سارڈینیا: یہ جزیرہ مغربی بحیرہ روم میں جزیرہ سلی کے شمال مغرب میں واقع ہے اور ان دونوں آبی میں شامل ہے۔ سارڈینیا کے شمال میں قرطاجی جزیرہ کارینیا ہے، جہاں پچیسین جہاز ادا تھا۔ سلی کے بعد سارڈینیا بھر کا دور دراز جزیرہ ہے۔ ان کا رقبہ 24 ہزار مربع کلومیٹر سے زیادہ ہے۔

4 بھیکو افریقہ: مغربی بحیرہ روم کے اسی حصے کو عرب بھیکو افریقہ کا نام دیتے تھے جس کے شمال میں سلی، سارڈینیا اور بلبارک کے جزائر ہیں اور جنوب میں افریقہ (جزیرہ الجزائر) واقع ہے۔



نقشہ 124

سارڈینیا اور جنوا کی ہم

بریں اثنا درسیوں سے یہاں مشہور تھے۔ بنائے تو رنلیوں نے 201ء/ 816ء میں ساراڈینا پر غلبہ دیا اور مالٹہ سے اس کے ساتھ لوہٹے۔ اس کے بعد جیوہن مہاتھ بھی نے 206ء/ 821ء میں ساراڈینا پر حملہ کیا مگر وہ اسے فتح نہ کر سکا۔

937ء/ 323ء میں قاضی طیف الدائم بن المہدی نے یعقوب بن اسحاق کی مرکزہ کی میں ایک بحری جہاز ساراڈینا بھیجا۔ یعقوب بن اسحاق نے اس جہاز سے کچھ کر کے وہاں قدم جمائے، کچھ باشندے قیدی بنا لیے اور ان کے جہاز چلا دیے۔ پھر ابو اسحق ارمولق خاں اعمامری والی دانیہ¹ دزاکر شہر فتح لالہ 406ء/ 15 ستمبر 1015ء میں بحری جہازوں اور 8 ہزار گھوڑوں کے ساتھ ساراڈینا کے شہر کا لہاری (Cagliari) کے پاس انڈا اور اس نے جہاز سے کچھ لہاری پر قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد اس نے مغربی اقلی کے ساحلوں پر دھوا مارا اور شہر (Spazia) پر اور دیا سے ماچا کے شمال میں واقع شہر لونی پر قبضہ کر لیا، پھر اسے مرکزہ بنا کر پاد اعمامری نے جیسا (Pisa)² دیا اور دیگر شہروں پر غلطاری۔ اس دوران میں جیسا، دزاکر اور فرگستان (قراس) کے بحری جہازوں نے اس کے خلاف اتحاد قائم کر کے اس کی ساراڈینا کی کارستہ روک لیا۔ یوں مکی، پاد اعمامری سے پہلے ساراڈینا فتح گئے اور انھوں نے دوبارہ اس پر قبضہ کر لیا۔



دزاکر (اقلی) کی راستہ ساراڈینا



کا لہاری (ساراڈینا) جیسا اعمامری کے قبضہ میں تھا

- 1 دانے پیہلے (Valencia) کے جنوب میں آج کی ایک بندرگاہ ہے۔ برائیس کے خاکہ اطراف کے محمد میں پاد اعمامری کا دار الحکومت تھا۔ اس کی ریاست میں دانیہ اور جزائر بلانک (جزائر شرق) شامل تھے۔ (المحد ص 240، ص 240)
- 2 جیسا (Pisa)۔ اقلی کے مغربی ساحل پر واقع یہ شہر قرن دہائی میں ایک بحری شہر، راستہ بند پہلے یہ بحری قوم کے تین ساحل پر واقع تھے مگر وہ آٹھ کی کا، فتح ہوئے، پہلے سے اب سمندر سے تقریباً 10 میلہ دور چلا گیا ہے۔ جیسا کا زمینچہ مشہور ہے جو 55 میلہ بلند ہے۔ یہ جہاز پاد اعمامری صوبہ کے آخر میں قبضہ کیا گیا تھا۔ (آکسٹورڈ ریلیٹو ڈسٹریکٹس ص 1104)
- 3 اقلی پر مسلمانوں کے حملوں کا آغاز 889ء کے آس پاس ہوا۔ جزیری اقلی میں انھوں نے نو آبادیاں قائم کر لی ہیں اور ایک مرکزہ اپنا دیا تھا جہاں سے کربستان انھیں کے کام روڈوں پر قبضہ کرنا چاہتا تھا۔ دانیہ کا قبضہ پہلے اس مرکزہ کا نام فرانکی (Franks) تھا گیا ہے۔ (انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا ص 189/2)
- 4 قراس (فرگستان)۔ مغربی عرب کے اس ملک کو پہلی صدی ق م میں جلیکس یاز نے فتح کر کے دی سوبہ "کال" بنا دیا تھا۔ پہلی صدی عری میں جہاز مالٹہ کے فرانکس (Franks) نے کال فتح کر لیا۔ قرن دہائی میں اس پر کچھ جہازیں رہیں تھیں کو مملوین 15 قادیان میں صدی کے دوران میں قراس ایک بڑی طاقت بن گیا۔ پندرہویں صدی میں فرانسیسی حشر عرب پر قابض رہے۔ (آکسٹورڈ ریلیٹو ڈسٹریکٹس ص 649)۔ فرانکیوں کی نسبت ہی سے "الفرنگی"، "الفرنگی"، "الفرنگی"، "الفرنگی" اور "فرگستان" کی اصطلاحات وجود میں آئیں۔